لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِہِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

الحمد للہ کہ سچائی کا فوٹو حق و باطل کا آئینہ دروغ بیفروغ کا پردہ فاش کرنے والا رسالہ

مسمّٰی بہ

الہادی

مصنفہ

متکلم ربانی مناظر لاثانی متمسک بالثقلین جناب مولوی سید سجاد حسین صاحب مصنف رسالہ سجادیہ وغیرہ

مطبوعہ انصاری پریس دہلی میں بکمال زیبائش چھپکر شائع ہوا سنہ ۱۳

کوئی کام جو قوم کی فلاح بہبود اور فائدہ رسانی کی خاطر کیا جائے ضرور قومی خدمت ہے۔ قومی ضروریات کا پورا کرنا ضرور قومی خدمت ہے۔ ضروریات قومی میں سب سے مقدم وہ ہیں جن سے تزکیہ نفس ہو۔ انسان انسان بنے صفات حمیدہ مثل علم و حلم۔ خلق و مروت۔ عجز و انکسار۔ مختصراً یہ کہ تمیز و تہذیب حاصل کرے۔ اسکا دارومدار ہے تعلیم پر۔ اور وہ تعلیم سب سے عمدہ اور ضروری ہے جو انسان کو اسکے خالق و مالک نے دی ہو۔ یہ تعلیم انہیں برگزیدہ مقدس نفوس کے ذریعہ سے ہم تک پہونچ سکتی ہے جنہیں خود خدا نے منتخب فرمایا اور محض اسی غرض مامور فرمایا کہ انسان کو انسان بنا دیں۔ آنکی تعلیم و تربیت فی الحقیقت ایسی ہے کہ آدمی آدمی بنکے ایسی تعلیم کو اور ان بزرگوارونکے ارشادات و ہدایات کو اگر آپ اپنی زبان میں یکجا دیکھنا چاہیں تو

"تہذیب اسلام" کو دیکھیں

تہذیب اسلام ۔ اسلامی تہذیب کے کامل مجموعہ کا نام ہے۔

تہذیب اسلام میں تمدن و تہذیب یعنی طرز معیشت اور زندگی بسر کرنیکے تمام اصول و قواعد پر پوری بحث کی گئی ہے۔ کوئی ادنے سے ادنے بات۔ خواہ روحانی ہو یا جسمانی۔ معاد سے متعلق ہو یا معاش سے ایسی نہیں جو ناگفتہ یا ناتمام چھوڑ دی گئی ہو۔

تہذیب اسلام سر تا سر حدیث کی کتاب ہے جسمیں جناب رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ کے تمام اقوال و سنن جمع ہیں

تہذیب اسلام ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب **حلیۃ المتقین** کا ترجمہ ہے جسے **عالیجناب مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب** دام فیوضہم نے نہایت عام فہم اور سلیس اردو میں کر دیا ہے۔ تہذیب اسلام کے ذریعہ سے ان افراد قومی کو تعلیم و تہذیب اسلام سے باخبر اور آشنا کرنا مقصود ہے جو فارسی اور عربی سے ناآشنا ہیں اور ایسے فی زمانہ بکثرت ہیں۔ کیا یہ قومی خدمت نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے بس اسکی قدر یا ناقدری قوم کے ہاتھ ہے۔ وما علینا الا البلاغ ضخامت ۵۶۰ صفحہ سے زائد تقطیع ۲۹×۲۲ کا جو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عنوان صحیفہ

چونکہ جناب مستطاب معلےٰ القاب عالی مناصب والامناقب امیر الامرا رئیس العظام
السید راجہ ابو جعفر صاحب خلف صالح راجہ سید باقر حسین صاحب مرحوم و
مغفور زائر بارگاہ حسینی تعلقدار پیر پور و اکبرپور و بیتے پور وغیرہ ضلع
فیض آباد ملک اودھ نے درباب طبع کتب دینیہ اکثر حقیر کی
امداد فرمائی ہی اور باوصف امیر کبیر و جوان عمر ہونے کے
امور دینیات میں انہماک تمام رکھتے ہیں۔

لہٰذا راجہ صاحب ممدوح کے نام نامی
واسم گرامی سے رسالہ ہٰذا کو معنون کیا

ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا و منقبت شیر خدا علیہ التحیۃ و الثنا حقیر پر تقصیر
سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم و مغفور متوطن بہٹرہ سادات واقعہ سادات
باہرہ ضلع مظفر نگر عرض پرداز ہی کہ حقیر سے جناب مولانا و مقتدانا حامی دین
اسلام السید مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان رئیس امروہہ نے
آخر مارچ ۱۹۰۸ء میں ارشاد فرمایا کہ غیر اقوام سے جو لوگ داخل اسلام ہوتے
ہیں اُنکا عموماً وہی مذہب ہوتا ہی جس کی تعلیم و تلقین کا اُنپر اثر پڑتا ہی مثلاً حضرات
اہل سنت جسکو باہتمام خود مسلمان کرتے ہیں وہ سنی ہی ہوتا ہی اور شیعہ کی تعلیم و
تربیت سے جو اسلام لاتا ہی وہ اثنا عشری ہوتا ہی - نیز درینولا اکثر و عموماً ایسے
مسلمان بلا امتیاز سنی و شیعہ دیکھے جاتے ہیں جنھوں نے بغرض اکتساب ملازمت
صرف وہی تعلیم پائی ہی جسکا تعلق چار پیسہ کی نوکری سے ہوتا ہی مذہبی اُمور سے
اُنکو قطعاً ناواقفیت ہوتی ہی - مذہب کی پابندی اور اُس کے فوائد سے بوجہ بیخبری
چنداں آگاہی نہیں ہوتی - بلکہ مذہبی رسوم و اعتقادات کو ...

جسکو جدید الاسلام اور نئی تعلیم یافتہ و پُرانے مسلمان بہ نظر انصاف دیکھکر
امتیاز فرمالیویں کہ اسلام قبول کرکے کون ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیے جسپر
گام فرسا ہو کر تا باب جنت بآسانی پہنچ سکیں۔ نظر برآں نحیف نے بہ امتثال امر عالی
ایسا ہی ایک واقعہ لکھدیا جسپر گہری نظر ڈالنے سے ہر طالب حق کو انشاء اللہ
سیدھی راہ مل جائیگی بواسطہ جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ خدا سے
ملتجی ہوں کہ یہ واقعہ اثر ہدایت پیدا کرکے گم گشتگان راہ صواب کو جادۂ نجات
دکھائے اور جناب مجتہد صاحب ادام اللہ فیوضہم کو جو باعث تحریر ہوئے ہیں
مدام گروہ ناجیۂ امامیہ کے سر پر قائم و برقرار و سایہ فگن رکھے۔ نام ان اوراق
کا الہادی رکھا گیا وما توفیق الا باللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر ✤✤

آغاز مضمون

کالج کلکتہ میں منجملہ صدہا طالبعلموں کے تین جنٹلمین (شریف آدمی)
ایک مسٹر جوزف نصرانی اور دو مسلمان یکے سید محمد ذکی شیعہ و دیگرے
شیخ عبدالوہاب سنی ایم اے کے درجے میں تعلیم پاتے تھے چونکہ ذی لیاقت و اہل
فہم لوگوں میں مذہبی چھیڑ چھاڑ معیوب سمجھی گئی ہے۔ لہذا وہ باہم ایسے ملے جلے
رہتے تھے کہ امتیاز مذاہب مشکل سے ہو سکتا تھا اتفاقات حسنہ سے ہر سہ دوست
ایک ہی جلسۂ امتحان میں کامیاب ہو کر عہدہ ہائے جلیل پر ممتاز ہوئے۔
عبدالوہاب محکمہ ریلوے میں اور محمد ذکی سول میں جج ماتحت اور مسٹر جوزف

قدرۃً تحقیقات مذہب کا مادہ ودیعت ہوا تھا وہ اکثر پادری صاحبان سے
بہ نظر تحقیق مخالفانہ تقریر کیا کرتے تھے مسئلۂ تثلیث اور جناب عیسیٰ علیہ السلام
کے ابن اللہ ہونے کو صرف بہ پابندی مذہب آبائی ظاہری طور پر مانتے ہوئے
تھے مگر طبیعت میں ایک نوع کا تذبذب تھا ہر مذہب والے کو اپنے مذہب
کی سچائی پر جیسا کہ تحتم و وثوق ہونا چاہیے وہ درجہ حاصل نہ تھا بعض اوقات
وہ مسلمانوں کے مولویوں سے بھی اُلجھ بیٹھتے تھے خدا کی وحدانیت اور آنحضرتؐ
کی نبوت پر گفتگو کرنے کے عادی تھے اتفاقات حسنہ سے اُن کا تبادلہ کالج الٰہ آباد
کا ہوا جہاں پہلے سے اُن کے قدیمی دوست شیخ عبدالوہاب ومحمد ذکی اپنی
خدمات انجام دے رہے تھے یہاں پہنچکر جناب مولوی سلامت اللہ صاحب
بنارسی سے جنکا قدیمی پیشہ نور بافی تھا مگر مدرسہ کانپور میں بہ اہتمام اہالیان
(ندوہ) علمی سند حاصل کر کے وہ مقام مذکور میں قاضی القضاۃ لکھے جاتے
تھے۔ مڈ بھیڑ ہو گئی مولوی صاحب موصوف سے ایک عرصہ تک دوستانہ
گفتگو رہی بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب کی ادلّہ قویہ نے اُن کو یقین دلا دیا
کہ تثلیث کا زنجیرہ کسی طرح قائم نہیں رہ سکتا خدا کی شان وحدانیت سے یہ امر
بعید ہے کہ وہ مثل سائر الناس جورو بچوں والا ہو کر کنبہ وقبیلہ کا شخص شمار کیا
جاسے۔
عیسائیوں کی وحدانیت جسمیں تثلیث کی شاخ لگی ہوئی ہے کسی طرح قائم

گرکے امام ابوحنیفہ کی تقلید میں باستحکام پنجہ گاڑدیے اب بجاے جوزف بندہ
کا نام محمد یوسف ہی آیندہ جو صاحب خط وکتابت فرمائیں وہ حقیر کو جدید
نام سے یاد کریں۔

یہ مضمون دیکھکر شیخ عبدالوہاب و سید محمد ذکی صاحب نے جداگانہ چٹھیاں
بطور تہنیت نامہ بھیجیں مناسب موقع سمجھکر ہر دو تحریر بجنسہ نقل کرتا ہوں

نقل چٹھی شیخ عبدالوہاب صاحب

میرے پیارے دوست شیخ محمد یوسف صاحب سلمہ'

اسلام سنت الاسلام کے بعد واضح ہو کہ آپ کا میطع اسلام ہونا
اخبار میں معائنہ کرکے جو مسرت حاصل ہوئی اُسکا بیان باوصف دوزبان
اِمکان قلم سے باہر ہی اللہ پاک نے آپ کو وہ سیدھا راستہ دکھایا کہ جس کے
مثل و مانند تمام مذاہب دنیا میں ناممکن ہی۔ غایت جوش دین و محبت اِسلامی
سے بے تکلفانہ تصدیعہ دہ ہوں کہ کل اتوار کی تعطیل ہے ٹھیک دس بجے
حقیر خانہ پر قدم رنجہ فرمائیے سید محمد ذکی صاحب کو بھی تکلیف دی گئی ہو
انشاء اللہ سب ملکر ایک دستر خوان پر کھانا کھائیں گے۔ والسلام

نقل چٹھی سیّد محمدؐ ذکی صاحب

[illegible]

معلوم کرکے تو عیکہ طبیعت کو بشاشت حاصل ہوئی اسکا بیان احاطہ امکان
سے باہر ہے نہایت تشکریہ کا موقع ہی کہ آپ نے عقل سلیم سے حقیقت وحدانیت
معلوم کرکے آنحضرتؐ کی خاتم الانبیاء ہونے کا اعتقاد کرلیا - آپ میری عادات
سے خوب واقف ہیں کہ مذہبی معاملات میں مخالفانہ گفتگو کرنا ازبس مکروہ
جانتا ہوں حتے الوسع اس جادہ پر قدم نہیں رکھتا مگر چونکہ آپ نے انقلابی
حالت پیدا کرکے کلام کے گھوڑ دوڑ کے چکر پر اشہب بیان کو خوب خوب گرمایا ہی
اور ماشاء اللہ میدان مباحثہ پر چڑھے ہوئے ہو لہذا اول چاہتا ہی کہ آپ کو
دوستانہ رائے دوں کہ اسلام کے مختلف فرقوں سے اُس فرقہ کی ضرور
تلاش کرلیجے جو کہ مقبول خدا و رسولؐ ہو - آپ نئے مسلمان ہیں اسلام کے
اندرونی قضایا پر ابھی آپ کو اطلاع نہیں ہی -

ڈرتا ہوں کہیں ایسے قافلے کے ہمراہ نہو جائیں جو کہ بوجہ عدم واقفیت
راہ و منزل بھٹک بھٹک کر سرحد مراد سے بفراسخ دور رہے گا -

چونکہ جناب اسوقت بوجہ مطیع اسلام ہونے کے میرے ایمانی تو نہیں مگر
بظاہر اسلامی بھائی کہے جاسکتے ہیں لہذا مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے
قدیم دوست کو بمقتضاے محبت اس باب میں کوئی صحیح و قابل قبول رائے
دوں - بقصد حاضری سائیس کو گاڑی تیار کرنیکا حکم دیا تھا کہ میرے اور
آپکے معزز دوست شیخ عبدالوہاب کا عنایت نامہ پہنچا جس میں فرداً آپکے
ساتھ مجھکو بھی مدعو کیا گیا ہی - اسوقت حاضری [illegible] لکھا گیا

[illegible] دیجیے گا۔
چونکہ آپ تازہ مسلمان ہیں اور جدید ملت یعنے سنیت کی محبت ابھی تک
پورے طور پر جاگزین طبیعت نہیں ہوئی ممکن ہے کہ تقریر ہونے پر آپ
امر صحیح کے ماننے میں چون وچرا نہ کریں۔ والسلام

چلتے وقت میر محمد زکی صاحب مرزا گدا حسین صاحب منصرم
سررشتہ جی کو بھی ساتھ لیتے گئے بعد مزاج پرسی وبجا آوری مراسم
عرفیہ رسمیہ نومسلم صاحب کو قبول اسلام پر تہنیت دینے لگے۔
میر محمد زکی صاحب نے شیخ محمد یوسف صاحب سے دریافت کیا کہ کچھ
اجمالی طور پر یہ تو فرما دیجیے کہ آپ تثلیث کے زنجیرہ سے کیونکر نکلے۔
محمد یوسف۔ مولوی سلامت اللہ صاحب سے اکثر گفتگو خدا کی وحدانیت
پر ہوتی رہی اول اول تو میں جنبۂ مذہب کرتا رہا جیسا کہ عام اہل مذاہب
کی عادت ہے۔ لیکن ایک دن مولوی صاحب موصوف نے ایک بڑے
محقق عیسائی کی کتاب مجھکو دکھائی جسکا ترجمہ اردو میں مسمّیٰ بہ تمدن عرب
جناب مولوی سید علی بلگرامی نے کیا ہے۔ اصل کتاب فرنچ (فرانسیسی) زبان
کی ہے ڈاکٹر گستاولی بان نے حالات عرب میں اُسکو تحریر کیا ہے ترجمہ
کے صفحۂ (۲۰ و ۲۱) پر وہ شان وحدانیت بیان کی ہے جسکو مسلمانوں
نے مانا ہے بقدر ضرورت اپنی پاکٹ بک سے اُس کے چند جملے دکھاتا ہوں
اسلام کے اعتقادات کو اگر دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اسلام ایک

مذہبی سے واقف ہی اور چند لفظوں میں اُسکو بہ صراحت بیان کر سکتا ہی
بخلاف اس کے اگر کسی عیسائی سے مسئلہ تثلیث یا مسئلہ تبدیل جنس یا مثل
اُسکے پوچھا جاے تو جب تک وہ علم کلام کا ماہر نہو اور منطق کی تمام باریکیوں
پر عبور نہ رکھتا ہو ہرگز جواب نہ دے سکیگا - یہی وجہ ہی کہ لوگوں نے اسلام
قبول کرنے میں جلدی کی دین عیسوی اس آسانی سے نہیں قبول کیا گیا -
جیسا کہ اسلام کو لوگوں نے مان لیا - نیازمند نے بہ نظر اطمینان مزید اصل
کتاب کو دیکھا ترجمہ کو صحیح پایا اپنے مذہبی عالم کامل کی تحریر سے متاثر ہوکر
میں نے بھی تائید مذہب سے دست کشی کرکے بجاے خود انصاف کیا کہ فی الواقع
یہ مسئلہ تثلیث ایسا معما اور لاحل منطق ہی کہ جسکا باوصف تحقیقات و گفت
وشنود میں بھی آجتک مطلب نہیں سمجھ سکا اُسی وقت مذہب قدیم کو خیرباد
کہکر مطیع اسلام ہوگیا -

شیخ عبدالوہاب - و سید محمد ذکی و مرزا گدا حسین - !

واہ حضرت واہ !! سبحان اللہ خدا نے آپ کو کیا ہی صحیح دماغ دیا ہی فی الواقع
اگر مثل جناب اور حضرات بھی اسطرف توجہ فرمائیں تو اسلام کے صحیح راستہ پر
چلنے کے لیے قائم ہو جائیں -

ہمکو امید ہی کہ انشاءاللہ آپ کے ترک مذہب کی وجوہات پر مطلع ہوکر دیگر
برگشتگان راہ صواب بھی راہ راست پر آئینگے [illegible]

محمد زکی سے تعجباً پوچھا کہ ہاں بھئی جناب نے عنایت نامہ میں یہ کیا تحریر فرمایا تھا

آپ میرے ایمانی بھائی تو نہیں مگر بظاہر اسلامی ہو چکے!

میں اس بدر چاچ کے جملہ کو نہیں سمجھا۔ نیز یہ فقرہ بھی بندہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ اسلام کے اُس فرقہ کو ڈھونڈیں جو کہ پسندیدۂ خدا و رسول ہی۔

دریافت طلب یہ ہی کہ کیا اسلام اور ایمان میں کوئی فرق ہی اور اسلام کی تفریق فرقوں پر ہی۔ مسلمانوں میں کوئی ایسا گروہ بھی ہی جو کہ مردود خدا ہو کر جہنم کا مالک بنے گا میں تو اِسوقت تک یہ ہی سمجھ رہا تھا کہ سب مسلمان نبی کا کلمہ پڑھنے والے ایک دوسرے کے برادر ایمانی ہیں۔

محمد زکی (ہنسکر) یہ ایسا معاملہ نہیں کہ دو باتوں میں آپ کو سمجھا سکوں۔ ابھی تو آپ مسلمان ہوے ہیں انشاءاللہ ملاقات ہوتی رہے گی۔ اگر آپ تہہ دل سے صحیح بات کے جویا ہوں گے تو مجھکو عرض کرنے میں عذر نہوگا

محمد یوسف حضرت مین نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کرکے صرف بہ اُمید نجات آپ سادات کے جد کا دامن پکڑا ہی۔ اگر اسلام میں بقول جناب بد و نیک فرقہ ہین اور حسب خیال سامی نیازمند کسی برے اور ناہنجار فرقہ میں پھنس گیا ہی چونکہ بوجہ سیادت و قدیم الاسلام ہونے کے آپ حقایق مذہب پر پوری اطلاع رکھتے ہیں لہذا وہ راہ دکھایئے جو کہ بلا خم و پیچ تا باب جنت پہونچ سکے۔ بندہ مردود طریقہ پر ایک لمحہ رہنا پسند نہیں کرتا بلا مذہب صحیح نماز و روزہ و جملہ عبادت سب اکارت ہی مقدم تحقیق حق ہی اور اس کے بعد عمل براہ کرم گستری آپ ایمان

وقت پر تو توقف نہ کیجیے - یاد آتا ہے کہ جب وقت ... مولوی سلامت اللہ صاحب
نے مجھ سے ایک آیہ قرآنی کا یہ مطلب بیان فرمایا تھا کہ اللہ کے نزدیک
پسندیدہ دین اسلام ہی اور غالبًا وہ یہ آیت ہی - اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
آپ دین و ایمان و اسلام کو جداگانہ چیزیں بتلاتے ہیں نہ معلوم خلاف قرآن
کیوں ایسا فرماتے ہیں تاوقتیکہ بتوضیح تمام مجکو نہ سمجھایا جاوے میرا فہم پیچیدہ و
دقیق بات کے سمجھنے سے قاصر ہی -
محمد زکی - مولوی سلامت اللہ نے جو آیت صحت اسلام کی سنائی تھی وہ صحیح
ہی اور بندہ نے جو تہنیت نامہ میں آپکو لکھا تھا وہ بھی درست ہی صرف
سمجھ کا پھیر ہے جناب نے عریضۂ حقیر کے مفہوم پر غائر نظر نہیں ڈالی -
بندہ نے دین کو اسلام سے جدا نہیں بتایا - بلکہ ایمان کو -
عبدالوہاب - مسکرا کر واہ حضرت واہ یہ بھی کوئی بات ہی جو دین ہی وہی ایمان
اس میں چہ میگوئی کیسی
محمد زکی - گستاخی معاف آپ نے صرف ایک علم انگریزی کو حاصل کیا ہی
اپنے مذہبی علوم نہیں پڑھے ورنہ سمجھ جاتے کہ دین و ایمان میں کوئی حد فاصل
ہی یا کہ دونوں ایک ہیں - میں نے بعنایت الٰہی اپنے مذہبی علم کو سمجھ کر پڑھا ہی
انشاء اللہ اسلام و ایمان و دین کا تین چیزیں ہونا قابل تسلیم تقریر سے ثابت
کردوں گا -

بندہ نواز سنیے دین و ایمان میں بڑا فرق ہی - دین عام ہی اور ایمان خاص

وغیرہ مشہور عالم ہین۔ اگر دین۔ اسلام ہی کے قرعہ میں ہوتا اور دیگر مذاہب سے

اُسکو کچھ لگاوٹ نہوتی تو لفظ (ادیان) جوکہ دین کی جمع ہی نہ بولا جاتا۔

رہا ایمان وہ سوائے اسلام کے کبھی دوسرے سے ملحق نہیں۔ یاد رکھیے پہلے

دین اسلام حاصل ہوتا ہی زاں بعد ایمان آیت جو آپ نے پیش کی اُسمیں بھی

دین اسلام وارد ہوا ہی۔ مطلب اُس آیہ مبارکہ کا یہ ہی کہ متعدد و متکثر ادیان

مروجۂ زمانہ سے خدا کے نزدیک دین اسلام مقبول ہی۔ اِس جگہ ایمان کا

کوئی ذکر نہیں۔ بدیں وجہ خادم نے بھی ایمان کا نیا زمانہ میں ذکر کیا تھا۔

جوزف۔ (پاکٹ سے چھٹی نکال کر) یس! یس!! یس!!! آپ نے لکھا ہی

برادر ایمانی نہیں۔ بلکہ اسلامی۔

محمد زکی۔ جناب کتاب اللہ میں اکثر مواقع پر اسلام اور ایمان مین جدائی دکھائی

گئی ہی۔ سورۂ تحریم میں ملاحظہ ہو۔ مُسلِمٰتٍ = مومِنٰتٍ۔ اول اسلام کا ذکر

ہوا۔ پھر ایمان کا۔ اسلام ایمان کا مقدمہ ہی۔ پہلے آدمی مسلم ہوتا ہی پھر مومن

مرد مومن اسلام و ایمان دو صفت کا حامل ہوتا ہی۔ اور مسلم صرف ایک اسلام

کا۔ جیسا کہ آپ اور مسٹر جوزف ہیں۔

عبدالوہاب۔ کیا خوب آپ کے نزدیک ہم ایمان دار ہی نہیں؟ تمام

ایمان کا انبار جناب ہی کی گردن پہ رکھا ہوا ہی۔

محمد زکی۔ بھائی اِن دو فریق سنی و شیعہ میں ایک ایماندار ہی اور دوسرا بے ایمان

اِس میں برا ماننے اور ترش رو ہونے کی کوئی بات نہیں سنی شیعہ کو خارج از ایمان

تو پھر جھگڑا ہی کیا ہی میں نے یہ ہی عرض کیا تھا کہ ہر مسلمان کے لیے مومن ہو نا ضروری

نہیں - اسلام اور ہی اور ایمان اور - یہ تفریق میں نے اپنی طبیعت سے نہیں کی

بلکہ خدا نے سورۃ الحجرات میں صاف لکھا ہی - قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تومنوا

ولکن قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبھم - اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان

لائے - اے محمد اُن سے کہدو کہ تم مسلمان ہو صاحب ایمان نہیں - ایمان نے

تمھارے دلوں میں گھر ہی نہیں کیا -

کتاب دُرر غُرر کے صفحہ (۱۰۴) پر حضرت امیرؑ کا یہ ارشاد نقل ہوا ہی -

(یحتاج الاسلام الی الایمان - ویحتاج الایمان الے الایقان) یعنے اسلام

ایمان کا محتاج ہی - اور ایمان یقین کا -

محمد یوسف - بھائی عبدالوہاب صاحب - میں تازہ مسلمان ہوں -

سید صاحب کی بات کا کچھ جواب نہیں دے سکتا آپ پرانے مسلمان ہیں

لوہے کو لوہا ہی خوب کاٹتا ہی جواب دیجیے - ورنہ ایمان و اسلام کے تفرقہ

کو مانیے -

عبدالوہاب حضرت میں تو سیدھا مسلمان ہوں یہ ایر پھیر کی باتیں بندہ

نہیں جانتا - علم کی بات عالم جانیں ہم کو اقوال علما کی پابندی لازم ہی -

مولوی سلامت اللہ معمولی علما میں داخل نہیں بڑے فاضل کامل اور صاحب

استعداد ہیں کئی ضلعوں میں آنکا جواب نہیں سواے علم و کمال کے ایسے

حضرت کے تمام عیبان کی روزی کھلتی ہی - واعظ ایسے بااثر ہیں کہ صد ہا چوتھے

اور چمار اُن کی صحبت سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جو کچھ اُنھوں نے

آپ کو تعلیم و تلقین کیا ہی اُسی پر جمے رہیے اِدھر اُدھر کی باتیں نہ سنیے زیادہ

چناں و چنیں میں سوائے ازیں کہ غلبہ تشویش سے پائے ثبات کو لغزش

ہو نتیجہ کیا عقلا کہہ گئے ہیں کہ جتنا چھانو گے اتنا ہی کرکرا پاؤ گے۔

مین نے علما سے سنا ہی کہ امور دینی میں عقل کو دخل نہین جو امر خلاف عقل ہو اسکو

بلاچون و چرا آنکھ بند کر کے مان لینا چاہیئے۔

محمد یوسف - لاحول ولاقوۃ الا باللہ - کیون حضرت تمام عطیات باری میں اعلی

درجہ کی اشرف و اکمل ایک ہی عقل ہی تو ہیں اُن ہی معظمہ کو آپ نے شش زن

مطلقہ معطل محض کر دیا پھر آگے رہا کیا میں یہ سمجھتا تھا کہ بناء اسلام معقول پیمانہ پر

ہی آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس سرکار میں عقل ہمیشہ بلا عوض خدمت

رخصت پر رہتی ہی افسوس میں نے بڑا دھوکا کھایا عقلمند ہو کر بے عقلوں کے

پھندے میں پھنس گیا۔

محمد زکی - جناب آپ گھبرائیں نہیں جیسا کہ آپ نے بناء اسلام کو ایک معقول پیمانہ

پر سمجھا تھا وہ بفضلہ اُسی طرح ہی - نیاز مند آپ کو پہلے لکھ چکا ہی کہ آپ نئے

مسلمان ہیں اسلام کے اندرونی قضایا پر ابھی آپ کو اطلاع نہیں - ڈرتا ہوں

کہ کہیں ایسے قافلہ کے ہمراہ نہ ہو جائیں جو کہ بوجہ عدم واقفیت راہ و منزل

بھٹک بھٹک کر سر حد مراد سے بفراسخ دور رہیگا - دیکھیے میرا مظنہ صحیح نکلا

ہی کہ (حسن و قبح اشیار عقلی ہی) پس آپ کا یہ خیال کہ بنا اسلام معقول پیمانہ پر نہیں غیر صحیح رہا۔ اگر میرے معزز دوست شیخ صاحب بُرا نہ مانیں اور مذاق دوستانہ پر محمول کریں تو اِس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ نامعقول ہیں اور میں معقول۔

عبد الوہاب۔ (مسٹر جوزف کی طرف منہ کر کے متبسم ہو کر) جناب وہم نہ کریں سید صاحب مذہب شیعہ رکھتے ہیں اِس گروہ والوں کی عادت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہی لوگوں کو سمیٹ سماٹ کر اپنے مذہب میں داخل کر لیتے ہیں اِن کے ہتّے جو چڑھ جاتا ہی اُس کو توہّمات کے پھندے میں ایسا پھنساتے ہیں کہ بالآخر نکل نہیں سکتا تڑپ تڑپ کر شکار ہو ہی جاتا ہی۔ آپ کان دھر کر اِن کی بات نہ سنیں۔

محمد یوسف۔ بھائی عبد الوہاب میں ایمان کی کہوں گا آپ انصاف سے کام نہیں لیتے اگر یہ لوگ اپنے مذہب کو ترقی دینے کے لیے خلایق کو رغبت دلاتے ہیں تو کیا بیجا کرتے ہیں ہر قوم و ملّت کا سلف سے اِسوقت تک یہ قاعدہ چلا آیا ہی کہ اپنی افزایش میں کوشش کیا کرتا ہی۔ بعض سلطنتوں میں اِس کام کے لیے محکمے ہیں تنخواہ دار لوگ شبانہ روز تعلیم و تلقین کر کے اپنے گروہ کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ دور کیوں جائیں مولانا سلامت اللہ صاحب بھی اخیر سے یہی کام کرتے ہیں۔ جس روز

توجہ اِن کی بات نہ سنوں اگر ایسا کروں تو توہمات کے جال میں پھنس گیا
یہ بات البتہ قابلِ خیال ہی - لیکن میں جہاں تک غور کر سکتا ہوں سید صاحب
کے بیان کو سراسر مطابقِ عقل پاتا ہوں اسلام اور ایمان کا آیات قرآن سے
ایسا اچھا امتیاز بتلایا ہی کہ بیساختہ داد دینے پر طبیعت آمادہ ہو جاتی ہی -

عبدالوہاب - اے حضرت بس رہنے دیجیے قرآن کے مطالب کو آپ
تازہ مسلمان کیا جانیں یہ کام علما کا ہی میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ حضرات
شیعہ تقریر سے وہ سبز باغ دکھاتے ہیں کہ انسان کی کشتیِ خیال محیطِ تفکرات
سے نکل ہی نہیں سکتی آپ اِن کی باتوں پر زیادہ فریفتہ نہ ہون ورنہ یاد
رکھنا کہ سید صاحب ضرور آپ کو جھپٹ لیں گے -

جوزف - ہر چند کہ میں اسکا قائل نہیں مگر حسب مذاق اہل ہند کہتا ہوں
کیا شیعہ کوئی منتر جنتر پھونک کر اپنے گروہ میں ملا لیتے ہیں یا کچھ تقریری ردّ و
قدح کرتے ہیں - جیسا کہ اول اول مولانا سلامت اللہ صاحب سے ایک
بحث کرنے کا اتفاق رہا -

عبدالوہاب - میں جھوٹ تو نہ بولوں گا انتر منتر کچھ نہیں کرتے مگر اِن کی
گفتگو ایسی پُر اثر ہوتی ہی کہ خواہ مخواہ طبیعت کھنچکر اُس طرف چلی جاتی ہی
اسی واسطے علماء قدماء و جدید منع فرماتے ہیں کہ اِن کی صحبت سے حذر
کرو بگوش توجہ اِن کی بات نہ سنو نہ کوئی ایسی کتاب دیکھو جس میں مذہبی

غوامض مذہب سے آگاہ نہیں اگر خدانخواستہ کہیں چوٹ لگ گئی تو جناب کا اسلام لنگڑا لولا ہو کر بیکار محض ہو جائیگا برائے خدا اس جھگڑے میں نہ پڑو آنکھ بند کرکے اللہ اللہ کیے جاؤ۔

محمد یوسف۔ ہرگاہ آپ خود تسلیم فرماتے ہیں کہ جادو ٹونہ نہیں کرتے دام تقریر میں طائر خیال کو پربستہ کرلیتے ہیں اور آپ کا گروہ ایسا بودا اور وہمی ہی کہ بحث و مباحثہ کرنے اور کتب مذہبی کے معائنہ سے روکتا ہی تو میں کیونکر سمجھوں کہ یہ لوگ راہ صواب پر نہیں۔ بھائی ذرا غور تو کرو معاملات مذہبی کے حق ناحق ہونے کا آلہ سوائے تقریر کے خواہ لسانی ہو یا کتابی اور کیا ہو سکتا ہی یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی مہر سکوت لگا کر چپ شاہ کے تکیہ میں بیٹھ رہے۔ یہ عجیب مذہب ہی کتاب دیکھی اور دین سے بیدین ہوا۔ کتابیں دیکھنے سے مذہب کی پختگی اور عقیدہ کا استحکام ہوتا ہی آپ کے بیان سے ثابت ہوا کہ کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جاتا ہی یہ مذہب ہی یا کانچ کی چوڑی۔

عبدالوہاب۔ کیوں حضرت میں نہ کہتا تھا کہ ان حضرات کی تقریر میں کاہ و کہربا کی تاثیر ہی ضرور طبیعت کھنچکر اُسطرف چلی جاتی ہی آخر وہ ہی ہوا۔ جناب نے ابھی تک میر صاحب کی خوش بیانی یا دو ایک آیات قرآنی کو دیکھا ہی اُسپر یہ عالم ہی کہ مجکو بات بات میں نوچے کھاتے ہو ذرا بھی جنبہ

ضرور اس کوشش کو غایت پر پہنچائیگا کہ مسلمانوں میں کون فرقہ صحیح ہے اگر مجھپر ثابت ہو گیا کہ سنی لوگ سیدھے راستہ پر نہیں ہیں تو صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ سارا نانا بانا تہ کرکے مولوی صاحب موصوف الصدر کے چھپر پر ڈالدونگا اور اشتہار شائع کر دونگا کہ آیندہ کوئی شخص اِن کی دوکان سے جنس اسلام کا خریدار نہ ہو اس دوکان کی ہر چیز بظاہر اچھی اور دراصل خراب اور کھوٹی ہے۔ یہ سنکر عبدالوہاب (ٹیڑھی ہوئی آنکھ اور چین بہ جبین ہوکر محمد زکی سے) حضرت! بے ڈھب آگ لگائی ایک اچھے معزز با توقیر اہل اسلام کو جس کے مطیع اسلام ہونے سے شہر بھر بلکہ گرد و نواح کے مسلمانون کو فخر تھا اچھا مغالطہ دیا نوگرفتار کا اتنی سی بات سے مشکوک و مذبذب ہوجانا کیا کوئی مشکل امر ہے آپ اسلام کی تائید تو کیا کرتے بخلاف اُسکی ترقی کو روکتے ہیں ہم مار مرکے اگر کسی کو راہ پر لاتے ہیں آپ صاحب اُس کو ایسے توہمات میں ڈالتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم مطیع اسلام ہونے کا نام نہ لے۔

محمد زکی۔ (کسیقدر رجوش سے) نیاز مند آپ کے ایراد کا اُس تیور سے جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا جس خشونت سے جناب معترض ہوے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ آپ ایسے شخص جن کی لیاقت و قابلیت پر ہمکو ناز ہے مسٹر یوسف کے ساتھ جو میری گفتگو ہوئی اُس کو بیڈھب آگ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کو دوسرے لفظوں میں فتنہ و فساد کہنا بیجا نہ ہوگا۔ بخدا میں نے نیک نیتی سے

انصاف فرمایے کہ اگر کوئی مذہب باعتبار تعلقات دنیا آپ کا سچا دوست ہو
جیسا کہ ہم تینوں عرصہ سے بوجہ قیام کالج باخود ہا متحدانہ تعلقات رکھتے ہیں تو کیا
آپ موقع پاکر اُس دوست کے لیے اصلاح عقبےٰ کی فکر نہ کریں گے جناب احدیت
اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہی (کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ) ہر گروہ
اپنے مقام پر خوش ہی مطلب یہ ہی کہ جو شخص جس مذہب پر ہی وہ اُسی کو صحیح
جانتا ہی ہم برین بنا ہیں اور جناب اپنے اپنے مذہب کو حق سمجھکر کوشش
کرتے ہیں کہ اپنی خالص دوست مسٹر یوسف کو بھی اُس نعمت میں شریک کر لیں
جو کہ ہمکو حاصل ہی چونکہ وہ میرے نزدیک غریق چاہ ضلالت ہو رہے ہیں حسب خیالی سامی
بہشت کے بالاخانہ پر بیٹھے ہوے ہیں بایں صورت اگر بہ اعتبار معتقدات خود
میں اُنکا ہاتھ پکڑ کر کنارۂ عافیت پر پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں تو کس جرم
کا مرتکب ہوتا ہوں جلدی جواب نہ دیجیے ذرا سمجھ کر کچھ کہیے۔

صاحب بہادر کی تو دوسری شان ہی۔ اب میں خود آپ سے عرض کرتا ہوں کہ
جناب چونکہ میرے دلی دوست ہیں لہذا متمنی ہوں کہ اس دولت عقبیٰ میں جو کہ خزانۂ
قدرت سے مجکو ملی ہی آپ بھی مثل بندہ پورے حصہ دار ہو جائیں اور اگر جناب
اپنے مسلک کو صحیح سمجھے ہوے ہیں تو بخدا مجکو اُس طریقے پر چلنے مین ذرا باک نہیں
بشرطیکہ آپ مجکو اطمینان دلا دیں کہ یہ راہ پرخطر اور خلاف ارشاد پیغمبر نہیں ہی
بس اب بلا جنبۂ مذہب تحقیق حق پر آمادہ ہو جائیے

[illegible]
ومراسم گویا جزو طبیعت ہوگئے ہیں انھیں کی تائید کرنے کو دل چاہتا ہی ہمارا
مذہب تو آبائی ہی آجتک کسی بات کے جانچنے تحقیقات کرنے کا اتفاق نہیں ہوا
ابتداے شعور سے کالج میں پھنس گیا۔ والدین نے بچپنے میں کلمہ تو سکھا دیا تھا
مگر اور امور دینی کی طرف توجہ نہیں دلائی تھی لڑکپن میں جس علم کو پڑھا اتنا ہی
سمجھا کہ دنیا میں جو کچھ ہی یہی ہی باقی سب ہیچ آپ کے سرتاپا کی قسم نماز اور
روزہ کے نام سے طبیعت گھبراتی ہی دوسروں کو نماز پڑھتا ہوا دیکھکر بیساختہ
ہنسی آتی ہی کہ یہ کیا قواعد ہورہی ہی روزہ رکھنے والون کو تو آپ کا نیازمند دیوانہ
جانتا ہی۔ آپ ہی سوچیں کہ ہوتے رزق کے بھوکوں مرنا پانی کے لیے مچھلی کی طرح
تڑپنا اور باوصف قدرت و امکان نہ پینا یہ کونسی عقلمندی ہی۔ بہرکیف میں تو
اسی کو دین اسی کو ایمان سمجھتا رہا کہ چار پیسہ کی نوکری کسی طرح ملجاے محنت
کرتے کرتے رات کو دن کردیا آدھی بینائی رہ گئی بہزار وقت امتحان میں کامیاب
ہوکر عہدہ پاگیا۔ اب خدمات منصبی کی بجاآوری میں اسقدر قلیل الفرصت ہوں
کہ عید بقر عید کو جو نماز پڑھ لیتا تھا وہ بھی چھوٹ گئی اور ایسے مجمع میں جانا ہماری
پوزیشن (وضع) کے بھی خلاف ہی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہم تعلیم یافتہ لوگوں
کا عوام الناس کے ساتھ یکجا ہونا کتنا بدنما ہی۔ دوست ہو اور وہ بھی کیسے رازدار
آپ سے پردہ ہی کیا ہی مجکو اسوقت تک یہ بھی معلوم نہیں کہ غسل جنابت کیونکر
کرتے ہیں علماے اسلام کی صحبت نہیں ملی ابتداے شعور سے ماسٹروں اور

کی ضرورت ہوئی چونکہ رمضان کا آخری جمعہ تھا تمام شہر اور خصوصًا میرے گھر میں
وداعی جمعہ کا بڑا اہتمام ہو رہا تھا بندہ نے بھی اہل خاندان کی خوشنودی کیلیے
شریک جماعت ہونا چاہا۔ محلہ کی مسجد کا جو مؤذن تھا اُسکو تخلیہ میں بُلاکر پوچھا کہ
میاں مدھوا ناپاک ہوکر کسطرح نہاتے ہیں اُسنے اِدھر اُدھر دیکھکر جواب دیا کہ بابو جی
بندہ کو ایسے باریک مسائل سیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا میرا صرف اتنا کام ہی کہ
مسجد میں جھاڑو دیدوں نمازیوں کے لیے پانی گرم کرنے کے واسطے کوڑا کباڑ
جنگل سے لے آیا پانچوں وقت اذان پکار دی اہل محلہ کے گھروں سے وظیفہ
کی روٹیاں مانگ لایا۔ سلار و بھٹیارے کو جو کہ ابھی امام جماعت ہوے ہیں
بلاے لاتا ہوں اُن سے پوچھ لیجیے۔ وہ حضرت آن کر کہنے لگے کہ میں نے
ابھی تک چند ابتدائی صورتیں حافظ بخش اللہ سے بغرض امامت یاد کرنی
شروع کی ہیں یہ مرحلہ طی ہوجاے تو آگے پڑھوں اِسوقت تک تو میرا یہ عمل
ہی کہ جب کبھی ایسا اتفاق ہوا لا الٰہ الا اللہ کہکر بدن پر پانی ڈال لیا۔
غرض اِسی جھگڑے میں آدھے گھنٹہ تک ٹپ میں پڑا رہا بالآخر حسب معمول
نہاکر تولیا سے بدن پوچھکر پوشاک بدلی اور سیدھا مسجد کو چلا گیا ہمارا بچپنا
اور جوانی تو تحصیل معاش کی فکر میں گذری مسائل دین کیونکر سیکھتے
والدین نے ہماری عمر کے ابتدائی حصہ میں مذہبی باتوں کے بتانے سے چشم پوشی
کی۔ یہی کہتے رہے کہ بیٹا وہ علم حاصل کرو جس سے چار ٹکے ملیں دینیات سیکھکر

دبیر مقابلہ و سائنس و گردش ارضی و سکون فلکی کے مشکل مقام از بر ہیں مگر اسلام کے معمولی مسائل سے محض بیخبر ہیں تو دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کے ہوئے نہ گھاٹ کے - بھائی صاحب آپ ہنسیں گے مگر میں تو جو دل میں ہی آپ کو دوست سمجھکر وہ کہہ ہی دونگا - بخدا جب کوئی مجکو شیخصاحب کہتا ہی گویا پتھر کھینچ مارتا ہی ہاے یہ میرا گورا چٹا بدن منڈی ہوئی ڈاڑھی اعلیٰ درجہ کی تعلیم آسایش کے لیے باغ اور کوٹھی - سواری کے لیے ٹم ٹم و بگھی اور مقام ولادت شیخوں کی جھوپڑی مجکو مذہبی امور سے اصلا دلچسپی نہیں - مگر چونکہ تمام قوم و قبیلہ سنی المذہب ہی لہذا میں بھی برطلب اُسی گروہ کا ہوں -

یہ تمام راز طبیعت سنکر محمد زکی (اپنے دل میں) ہاے لڑکپن میں اولاد کو مذہبی تعلیم نہ دلانا اور آغوش دایہ سے اُٹھا کر غیر مذاہب کے علوم سکھانا یہ ہی روز سیاہ دکھاتا ہی جو کہ میرے اِس جاہل دوست کو پیش نظر ہی محمد یوسف عبدالوہاب سے جناب کا سارا کچا حال مجھپر ظاہر ہو گیا سید صاحب نے جو تقریر کی وہ نہایت آراستہ اور منصفانہ معلوم ہوتی ہی لازم ہی کہ تحقیق مذہب پورے طور سے کر لی جاے تاکہ روز باز پرس سے اطمینان ہو -

عبدالوہاب - حضرت آپ نے میری تقریر کو سن لیا مجھپر اپنے مسلمان کو اسلامی امور میں اگر کچھ واقفیت ہی تو صرف اسی قدر جتنی کہ آپ نو مسلم کو - میر محمد زکی صاحب شیعہ ہیں اِن حضرات کے یہاں قاعدہ ہی کہ جنم گھٹی کے ساتھ

مولوی سلامت اللہ صاحب کو چونکہ تمام شہر کا دار و مدار انھیں پر ہی اور فاضل کامل
کا خطاب پاے ہوے ہیں اکثر مدارس عربیہ میں ممتحن بن کر امتحان لینے جاتے ہیں
میر صاحب بند کر دیویں تو میں بھی مثل میر صاحب بے تعصبی سے کہتا ہوں کہ یہ اسی
جامہ سنیت اُتار کر خلعت شیعہ زیب بدن کر لوں گا۔ سید محمد زکی صاحب اپنے
جس عالم پر بھروسہ رکھتے ہوں اُسے بلوا لیویں ہر دو علما میں گفتگو ہو کر جو نتیجہ نکلیگا
اُسپر فریقین کو عمل کرنا لازم ہوگا۔
محمد یوسف۔ میں بھی وہی مستقل طور پر اختیار کرونگا جو کہ بعد بحث اچھا اور
سچا معلوم ہوگا۔
لیجیے جناب میر صاحب شیخ صاحب نے مولوی سلامت اللہ صاحب پر پورا وثوق
بتلایا۔ میں بھی اسپر اتفاق کرتا ہوں کیونکہ انھیں حضرت کی وجہ سے میں مسلمانوں
کی جماعت میں داخل ہوا ہوں آپ بھی اپنے علمار کاملین سے کوئی ان کا جوڑ تجویز
فرمائیے۔
محمد زکی۔ ہر چند میرا شمار اپنے مذہب کے اشخاص معمولی بلکہ جہلا میں ہے مگر چونکہ
حضرات علما کی کفش برداری کی ہی لہذا اُمید ہی کہ انشاء اللہ بہ اثبات حقیت
مذہب شیعہ عاجز نہ ہونگا۔ علمی حیثیت سے تو بندہ مولوی صاحب موصوف
الصدر کے ایک ادنی شاگرد کے برابر نہیں مگر مذہبی امور میں خدا کے فضل پر بھروسہ
کر کے دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر تمام مناظرین اہل سنت جمع ہو کے

اُسی وقت اُن کے پیچھے نماز پڑھ لوں گا۔ اِس میں دیر کرنا مناسب نہیں۔
مولوی صاحب کا مکان یہاں سے بہت ہی قریب ہیجڑوں کی گلی میں ہی ابھی
چلے چلیے میں اپنے اور آپ کے لیے مذہب باطل پر ایک منٹ بھی رہنا خلافِ شانِ
ایمان سمجھتا ہوں۔
غرضکہ تینوں صاحب دعای فاتحہ پڑھکر خدا سے ملتجی ہوے کہ اِھدنا الصراط المستقیم
خدایا ہم کو وہ سیدھا اور سچا راستہ دکھلا جو کہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو۔ بعد دعا
والتجا سبھوں نے مولوی صاحب کے گھر کا راستہ لیا۔
محمد یوسف کو دو مسلمانوں کے ساتھ دیکھکر مولوی صاحب نے بہ شگفتہ پیشانی
مصافحہ کرکے مقام مناسب پر بٹھایا۔ بعد مزاج پرسی نومسلم صاحب سے پوچھا
کہ ہمنے جو ایک مسائل کا رسالہ بھیجا تھا وہ آپ نے دیکھ لیا الحمد اور چاروں
قل جو پہلے اٹک اٹک کر پڑھتے تھے وہ بات اب تو نہیں۔ التحیات صاف
ہو گئی آپ گاہ بہ گاہ میرے پاس تشریف لاتے رہا کریں۔ یا مجکو بلوالیا کریں
تا کہ دقایق اسلام پر آپ کو آگاہی ہوتی رہا کرے۔
محمد یوسف۔ ای حضرت میرے ہوش وحواس تو سب فِر ہوگئے کہاں کی
التحیات اور کیسے دلائل الخیرات اگلا پچھلا پڑھا لکھا سب عتر بود نظر آتا ہی
مولوی سلامت اللہ۔ خیریت ہی! کیا واقعہ پیش آیا؟ کسی پادری
کے چھینٹوں میں تو نہیں آگیے۔

برطرف کر دیا جاوے سو اس کی بندہ کو پرواہ نہیں رزق کا وعدہ خدا نے کیا ہی میں
اللہ کی وحدانیت اور آنحضرتؐ کی نبوت کا بدل معتقد ہو چکا ہوں دنیا کے لیے
دین کو ضایع نہ کروں گا انشاء اللہ مسلمان ہی مروں گا مگر ایک ایسا واقعہ
پیش آگیا جس سے سخت متردد ہوں۔

یہ تینوں صاحب جو میرے ساتھ تشریف لائے ہیں ان میں سے وہ صاحب
جو آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں شیخ عبدالوہاب میرے قدیم دوست اور
مزید برآں سنی ہونے کی وجہ سے ہم مذہب ہیں اور یہ حضرت۔ (داہنے
ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے) سید محمد زکی صاحب شیعہ۔ اور مثل شیخ صاحب عہد
طالبعلمی کے دوست صادق ہیں یہ بہت زور سے فرماتے ہیں کہ جو مذہب
میں نے اختیار کیا ہی وہ قطعی باطل ہی۔ اور تیسرے صاحب مرزا گدا حسین
بیجی کے منصرم محبت اسلامی سے صرف برائے ملاقات آئے ہیں۔ ہم سب
عہد کر کے جناب کی خدمت اقدس میں اسواسطے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ
میر صاحب سے مذہبی گفتگو کریں اگر جناب نے سید صاحب کو ساکت کر دیا
تو یہ سنی ہو کر ابھی چار یاروں کے غلام بنیں گے۔ بصورت دیگر یہ حقیر مع
شیخ صاحب پنجتنی گروہ میں داخل ہو کر خلفاء ثلاثہ کے محلہ سے اپنا اسباب
اٹھا لے گا۔

مولوی ... (محمد زکی کی طرف تیز نظر کر کے)

جائیں گے جہاں سے آئے تھے آپ مسلمان اور سید ہوکر اسلامی ترقی کے مانع ہوتے ہیں لازم تو یہ تھا کہ تازہ مسلمان کے دل کو بڑھاتے قوت دلاتے تاکہ اور لوگ رغبت کر کے اسطرف آتے۔ آپ کی یہ حرکت شان اسلام سے بہت بعید معلوم ہوتی ہی۔

محمد زکی۔ جناب مولانا میرا خدانخواستہ یہ منشا نہیں ہی کہ سواد اسلام کو ترقی سے روکوں۔ تابہ مقدور میں اسی میں کوشاں رہتا ہوں کہ لکھے پڑھے تعلیم یافتہ جنپر نسٹی دشمنی کا اثر پڑا ہی اسلامی خوبیوں سے واقف ہوکر اس طرف توجہ فرمائیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی رہتا ہی کہ جو شخص دائرۂ اسلام میں داخل ہو یا وہ آدمی جو مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا ہو اسلامی حدود میں داخل ہوکر اُس صحیح مسلک پر گام فرسا ہو جو کہ تاباب جنت کو رمادرزاد کو بھی مثل بینا لوگوں کے پہنچا سکے اور اگر اسلام لانے پر بھی ٹیڑھے اور پرخطر راستہ پر رہا تو کافر کلمہ گو ہونے سے سوائے ازیں کہ اسلام پر بہ نظر عوام بدنما دھبہ لگے نتیجہ کیا اگر جناب انصاف فرمائینگے تو غالباً حقیر کی رائے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہ پائینگے۔

سلامت اللہ۔ اے حضرت اسلام ایک صاف اور سیدھے راستہ کا نام ہی اُس میں صحیح اور غیر صحیح کی تیخ آپ کہاں سے لگاتے ہیں

محمد زکی۔ نفس اسلام کی صحت میں مجھکو کلام نہیں بلکہ میرا عین ایمان ہی

آپ نے کتب احادیث کو ضرور دیکھا ہوگا بہ اتفاق جمیع اہل ملت آنحضرت فرما گئے ہیں کہ بعد ہمارے اُمت تہتر فرقوں پر تقسیم ہو کر ایک فرقہ ناجی اور باقی سب ناری ہوں گے اِسی بات کی جانچ کو میں نے نومسلم صاحب سے عرض کیا ہی کہ آپ پہلے فرقہ ناجی کی تلاش کرلیں پس ازآں اپنے آپ کو سند یافتہ مسلمان سمجھیں۔ فرمائیے اِس میں میں نے کیا برائی کی۔

مولوی صاحب۔ بے شبہ احادیث مقدسہ کی کتب میں یہ حدیث وارد ہو کر درجۂ تواتر پر پہنچ چکی ہی۔

اسی بنا پر ہم سنیوں کا دعوی ہی کہ وہ تہتر واں فرقہ جس کے ناجی ہونے کی خبر آنحضرت نے دی ہی ہم اہل سنت والجماعت کا ہی

محمد زکی مولانا مجکو اِسپر اصرار نہیں ہی کہ فرقہ سنیہ نجات یافتہ نہیں ممکن ہی کہ ایسا ہی ہو مگر چونکہ ہر گاہ وہ اپنی صحت مذہب کا معتقد ہی علیٰ ہذا میں بھی یہی اعتقاد رکھتا ہوں کہ وہ تہتر واں میں ہوں اور آپ نہیں سمجھیں اپنی شکوہ و شکایت کرنا بیجا ہی اب باہمی مباحثہ میں جو امر طی پا جائیگا وہ ہی حق سمجھا جائیگا۔ براہ مہربانی وہ وجہ تو بیان فرمائیے جس سے آپ کو یقین کامل ہو گیا ہی کہ ناجی گروہ سنیوں کا ہی

مولوی صاحب ہمارے مذہب کے ایک بڑے عالم کامل نے جنکا نام شاہ عبد العزیز ہی بردِ شیعہ ایک کتاب لکھی ہی جسکا نام تحفۂ اثنا عشری ہے

[illegible] ہوتی ہی کہ وہ
جنتی گروہ ہمارا ہی۔

مولوی سلامت اللہ یہیں تک کہنے پائے تھے کہ مرزا گدا حسین صاحب نے اہل جلسہ کے روبرو مؤدبانہ عرض کیا۔

قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اب مذہبی بحث آپ صاحبوں میں چھڑ گئی اور وہ بھی ایک دقیق مسئلہ میں نہ معلوم اِس آغاز کا کیا انجام ہو اور دوران کلام میں کیا کیا باتیں پیش آئیں۔ ممکن ہی کہ بعد ختم مباحثہ تمام واقعات حفظ طبیعت نہ رہیں بعض باتیں ذہن سے نکل جائیں اگر آپ اجازت دیں تو میں ہر اُس کلام کو جو کہ آپ صاحبوں میں واقع ہو۔ قید قلم میں لاتا ہوں اور چونکہ میں اول سے حاضر خدمت ہوا ہوں لہٰذا کل واقعات وہیں سے ضبط تحریر میں لاؤں تاکہ سلسلہ لگا رہے اگر یہ مناظرہ درج اوراق ہو گیا تو آپ صاحبوں کی ایک اچھی یادگار قائم رہکر خلایق کو بھی فائدہ پہنچائے گی۔

حاضرین جلسہ۔ واقعی جناب کی رائے صحیح ہے ہر ایک کی تقریر کو لکھتے رہیے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اس زحمت کو گوارا کیا۔

اسکے بعد محمد زکی صاحب نے مولوی سلامت اللہ صاحب کے ارشاد کا جو جواب دیا اُسکو لکھا جاتا ہی۔

سید محمد زکی۔ شاہ صاحب نے جو ایک ذہنی اور من گڑھت فہرست بہتر فرقہ کی مذہب شیعہ میں دکھائی ہے اُس کا مفصل مشرح جواب ہماری جانب سے [illegible] اثنا عشری [illegible] آپ پر لازم ہی کہ پہلے اُسکا [illegible]

مانتے لیتا ہی کہ شاہ صاحب نے صحیح فرد پیش کی ہی اور سواے اہل سنت
اور اُن بہتر فرقوں کے کوئی اور فرقہ اسلام میں نہیں ہی مگر براہ مہربانی
یہ تو فرمایئے کہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ وہابی۔ تفضیلی۔ ؤ
معتزلی۔ اشعری۔ ماتریدی۔ اہل حدیث۔ خوارج۔ نواصب
قادیانی۔ عامل بہ قرآن۔ اور چند گروہ صوفیہ یہ سب ایک عقیدہ رکھتے ہیں
یا کہ باخود ہا اعتقادات و طرز عبادت میں مختلف ہیں۔
مولوی سلامت اللہ۔ اِن کے عقاید میں بہت بڑا اختلاف ہی۔
محمد زکی۔ فرقہ ہاے مذکورہ سنی کہلاتے ہیں یا کسی اور نام سے معروف ہیں
سلامت اللہ کہے تو سب سنی جاتے ہیں۔
محمد زکی۔ تحفہ کھول کے دیکھیے شاہ صاحب نے ملت سُنیہ میں اِن
فرقوں کی تفصیل دی ہی کہ انکو سنی کہا جاے
مولوی صاحب تفصیل نہیں دی۔
محمد زکی۔ ہرگاہ آپ خود انکو فرقہ واحد نہیں تسلیم کرتے بلکہ جداگانہ
فرماتے ہیں تو بہتر ہیں ان کو ملا کر ذرا میزان تو لگائیے کتنے ہوے۔
مولوی صاحب کچھ دیر انگلیوں پر شمار کر کے یہ تو سو سے بھی کچھ سوا
ہوتے ہیں۔
محمد زکی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ شاہ صاحب نے بہتر فرقے شیعہ کے ناری

ثابت ہوا اُسکے بہتر سے متجاوز ہیں اب فرمایئے کہ حدیث نبوی معاذ اللہ غیر صحیح ہی
یا آپ کے عامل کامل کی فرد مذاہب۔
یہ حسابی جھمیلہ دیکھکر مولوی صاحب بہت سٹ پٹائے۔ اپنے بیٹے بھائی
بھتیجوں بھانجوں داماد ونواسوں کے نام لے لے کر پکارے۔ میاں
سلارو۔ بخشو۔ بدھو۔ سدھو۔ ستروا۔ مٹروا۔ بدلو۔ منگلو۔ شبراتی۔
رمضانی۔ اجمیری۔ بہڑائچی دوڑ کر۔ بخاری مسلم مشکوۃ۔ مؤطا۔ تحفہ
ورد فتہ الاحباب جلد لاؤ۔ دیکھو یہ سب کتابیں پورانے چھپر میں ٹوٹی الماری
کے اندر گارڑھے کے پھٹے ہوئے جزودان مین رکھی ہیں۔
سلارو۔ وغیرہ حاضر حاضر۔ تھوڑی دیر میں سب کتابیں آگئیں۔
مولوی صاحب۔ دیرتک سر جھکائے ہوئے غور سے دیکھتے رہے۔
محمد یوسف۔ طول مطالعہ سے گھبرا کر مولانا صاحب سید محمد زکی نے جمع کا
سوال پیش کیا تھا جسکا آپ نے جواب دیدیا۔ اِسمیں کتب احادیث کی ورق
گردانی سے جناب اپنا دماغ پریشان اور ہمارا حرج اوقات کیوں کرتے ہیں
صاف جواب دیدیجیے کہ نبی کی حدیث غلط ہی یا شاہ صاحب کی فرد مذاہب
اِس میں زیادہ سوچنا ہی کیا ہی۔
مولوی صاحب۔ (نہایت تھر تھرائی آواز سے) واہ صاحب آپ
بڑے جلد باز ہیں بے سوچے سمجھے کیونکر جواب دیدیں آپ تو مسلم
کھچڑ کی میخ میں اڈنے لگان ... کر ادہر سے اُدھر ہو جاؤ گے یہاں نہیں

ممکن نہ تھا ایمان لیا۔ شاہ صاحب ...

لیے گینڈے کی سپر سے مضبوط تر ہی اعتبار اُٹھا آپ نئے آدمی اِن اینچ

پنیچ کی باتوں کو کیا جانیں۔ بظاہر تو یہ جمع کا سوال ہی۔ مگر بہ باطن مذہب

کی بنیاد کا اُکھاڑنے والا ہی۔

محمد یوسف۔ مولانا ابھی تک مذہبی بحث بالکل نہیں چھڑی تعداد فرقہ پر

سلسلہ کلام چلا ہی اگر آپ کے مولانا عبد العزیز صاحب نے ایمانداری سے

فہرست مرتب کی ہی اور کوئی فریب بازی نہیں کی تو آپ صاف جواب دیکر

آگے کیوں نہیں چلتے بصورت دیگر کہدیجیے کہ اُن کی مرتّبہ فرد غلط ہی اس میں

آپ کے مذہب پر کیا ضرر ہوگا۔ شاہ صاحب کوئی نبی یا امام نہ تھے جو اُنکی

غلط بیانی مذہب کو غارت کردیگی۔ مجکو عنوان کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ

خلال پا جائیں گے گھبرائیے نہیں تحمّل سے کام لیجیے۔

عبد الوہاب۔ مولوی صاحب کے چہرے پر مضطربانہ آثار معائنہ

کر کے۔ کیوں جناب؟ اگر مولوی صاحب اپنی کمک کے لیے دیگر علماء کو

شریک شورہ کرلیں تو آپکو موقعہ اعتراض تو نہ ہوگا

محمد زکی (ہنسکر) اپنا عہد یاد کیجیے جناب نے فرمایا تھا کہ اگر مولوی سلامت اللہ

بند ہوگئے تو ہم مذہب بدل ڈالیں گے۔ اسوقت آپ نے بفراست علامات

ظاہری سے معلوم فرمالیا کہ مولوی صاحب کا غزال خیال چوکڑی بھولنے والا

نہیں۔ یہ تقریر سنکر۔
محمد یوسف۔ واہ جناب میر صاحب واہ سبحان اللہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ حریف
کو بو دا پاکر گردن دبا لیتے ہیں دم نہیں لینے دیتے۔ مگر یہ جناب ہی کا حوصلہ ہی
کہ مخالف کو مغلوب و منکوب دیکھکر اپنی ہمت بلند سے موقع دیدیا۔
شیخصاحب انصاف فرمائیے صداقت مذہب اسی کا نام ہے۔
اتنا سہارا پاکر۔
عبدالوہاب۔ (مولوی صاحب سے) جناب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مولوی
سمیع اللہ و حافظ رحمت اللہ صاحب کو نکٹی ڈومنی کی مسجد سے کسی کو بھیجکر
بلا لیجیے ایسا نہ ہو کہ آپ کے ساکت ہونے سے ہمپر کوئی مصیبت پڑجاے
مولوی سلامت اللہ۔ میاں پچکوڑی۔ ذرہ مولوی صاحب و حافظ
صاحب کو کہنا کہ دین کا کام سمجھکر تصدیعہ فرمائیں۔
مسجد قریب تھی دونو صاحب فوراً چلے آئے۔ دریافت کیا کہ کیا قصہ ہی ؟
مولوی صاحب (تمام واقعہ سُناکر) جناب شاہ صاحب کے بیان سے
ریاضی کے جھمیلے میں پھنس گیا ہوں براے خدا مجکو اِس بلا سے نکالیے۔
نہ معلوم شاہ صاحب نے کس بیخودی میں یہ فہرست لکھدی جسکا میزان
و ستونوں برابر نہیں ہوتا۔
مولوی سمیع اللہ۔ (حافظ رحمت اللہ۔ و سلامت اللہ کو الگ لیجا کر

مذہب کے لیے مایہ ناز اسی وقت تک تھی کہ سب تک شیعوں نے جواب دینے

پر توجہ نہ کی تھی - کیا آپکو معلوم نہیں ۶۵ جلدیں جواب میں لکھی گئی ہیں یا ہر باب

کے کئی کئی جواب دیے گئے ہیں - سجاد حسین بارھویں نے تقصویر

غالب ومغلوب میں تمام ابواب تحفے کے جوابوں کی تفصیل لکھدی ہے -

تحفہ میں دو باب بڑے معرکہ الآرا ہیں اول باب ہفتم جسکا تعلق امامت سے

ہی - دوسرا باب دہم جس میں شاہ صاحب نے اُن مطاعن کا جواب دیا ہی

جو کہ شیعہ حضرات خلفاء وام المومنین عائشہ وغیرہ پر وارد کرتے ہیں -

ابواب متذکرہ کے جواب میں جو کتابیں منجانب شیعہ لکھی گئی ہیں، بخدا اُن کا

نام لیتے ہوے خوف معلوم ہوتا ہی ساتویں باب کا جواب گو کہ بعنوان

مختلف چند علماے شیعہ نے لکھکر امامت کا ثبوت دیا ہی - مگر زمانہ حال میں

مولوی حامد حسین صاحب کنتوری نے ایک کتاب لکھی ہی جسکا نام عبقات

الانوار ہی - میرا منھ نہیں جو اُسکی تعریف کر سکے - سنا گیا ہی کہ تیس جلدوں

میں جواب دیا ہی مگر ابھی تک تمام تر چھپی نہیں - اسوقت تک بارہ جلدیں

طبع ہوئی ہیں - جنکی قیمت تخمیناً ستر - اسی روپیہ ہوگی - میر نور الحسن صاحب

ڈپٹی کلکٹر کی کوٹھی فقیر خانہ کے متصل ہی اکثر میر صاحب موصوف کے یہاں

مجکو جانے کا اتفاق ہوتا ہی ایک روز برسبیل تذکرہ ڈپٹی صاحب بہادر

سے عبقات کا مذکور ہوا صاحب ممدوح نے داروغہ کتب خانہ کو کہدیا کہ

کہ اسکا مصنف ولی کامل ہی اور مویَّد من اللہ ہی۔ جس جس بات کا شاہ صاحب
نے انکار کیا ہی اس کو ہمارے علمائے معتبرین کے بیان سے اسطرح پایۂ
ثبوت کو پہونچایا ہی کہ میں عرض نہیں کرسکتا۔ ایک ایک عالم کی توثیق میں
اتنے اقوال معتمدین حوالہ قلم کیے ہیں کہ ناظرین کی عقل چکر کھاجاتی ہی۔
جناب غور فرمائیں شاہ عالم نابینا کے عہد دولت میں جسکو اب تقریباً سوا سو برس
برس ہوتے ہیں تحفہ لکھا گیا تھا اسی وقت سے شیعہ متصل بہ عنوان مختلفہ
اُسکے رد کرتے چلے آتے ہیں ہماری جانب سے آج تک تحفہ کے کسی باب کا
برائے نام بھی جواب نہین دیا گیا۔ ہمارے مذہب میں بعنایت الٰہی اعلیٰ
اعلیٰ درجہ کے علما اب بھی ہیں اور پہلے گذر چکے ہیں مگر اجوبۂ تحفہ کے
جواب الجواب سے بایں وجہ قاصر رہے کہ شاہ صاحب کی غلط بیانیاں
جو جوابوں میں دکھائی گئی ہیں اُن پر کیونکر پردہ ڈالتے۔ صاف وصریح
واقعات کو کس طرح چھپاتے۔
باب ہفتم کے جواب میں صاحب عبقات کے باپ نے ایک کتاب مسمّٰی بہ تشئید المطاعن
بڑی حجیم وضخیم لکھی ہی۔ میں سچ کہتا ہوں منصف مزاج و حق طلب آدمی
تو اُسکو دیکھکر سنی رہ نہیں سکتا۔ شاہ صاحب نے جن جن امور کا انکار کیا
اُن سب کو ہماری کتابوں سے ثابت کر دیا مثالاً عرض کرتا ہوں۔
شاہ صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ حضرت عمر نے جناب فاطمہ[ع] کو اُن کے گھر

عمر صاحب آگ لیکر خانۂ سیدہؑ پر گئے اب فرمائیے جو شخص حضرت عمر کی اس بد حرکت پر نظر کریگا وہ کیونکر سنیت کو قابل فخر و باعث نجات سمجھیگا۔ علیٰ ہذا بے انتہا باتیں ہیں جنمیں علمای شیعہ نے شاہ صاحب کی غلط بیانی ثابت کی ہی مجکو تفصیل کرنے کی ضرورت نہیں کتابیں موجود ہیں کاش جناب شاہ صاحب تحفہ نہ لکھتے تو ہمکو یہ روز سیاہ دیکھنا نہ پڑتا۔ اِس کتاب نے جو جو مفاسد پھیلائے اور جیسے ضرر مسلمانوں کو پہونچائے اُسکا مفصل بیان کرنا میرے امکان سے باہر ہی لطور نمونہ دو چار باتیں عرض کیے دیتا ہوں۔

پہلا فساد تو یہ ہی ہی کہ شاہ صاحب نے خود بخود بلا اس کے کہ کوئی شیعہ اُن کے مقابلہ پر ہوا ابتدا بمناظرہ کرکے تمام ہندوستان میں وباے اختلاف پھیلا دی۔ چنانچہ زمانۂ حال کے محقق کامل صلح پسند خواجہ الطاف حسین حالی نے تسلیم فرمالیا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ شاہ صاحب نے بلا وجہ کتاب لکھکر خلائق کے طبائع میں مادہ تعصب پیدا کردیا۔ صاحب ممدوح کا یہ مضمون اخبار اثنا عشری دہلی میں ۱۹۰۵ء کے پرچوں میں بہ صراحت وطوالت مشتہر ہوا ہی۔

دوسرا فساد یہ پیدا ہوا کہ تمام اغراجات تحفہ کو غلط دیکھکر علماے شیعہ قلم بدست ہوگئے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے علما کو بالآخر شاہ صاحب کی خلافت بیانی سے سرنیچا کرکے گوشۂ سکوت اختیار کرنا پڑا۔ علما کی پنبہ دہنی محمول العجز

اپنی مؤلفہ کتاب متذکرہ میں مان لیا ہے کہ تحفہ کے جواب کا لاجواب پڑا رہنا
ہمارے مذہب کے لیے ضرر رساں ہوا کہ اہل سنت مثل برگ خزاں دیدہ
شاخ سنیت چھوڑنے لگے ہائے افسوس ہمارے مذہب کی عزت کو اِس
فقیر دہلوی نے خاک میں ملا دیا کاش یہ دنیا میں جامۂ تن پہنکر نہ آتا تو خوب
ہوتا۔ ہمارے علما سے کسی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ تحفہ کے جوابوں کا جواب
لکھتا البتہ اُسی کتاب ردشدہ کے مضامین عبارت بدل بدل کر کچھ رنگ
تازہ چڑھا کے کتابیں لکھنا شروع کیں۔ متقدمین سے مولوی حیدر علی
صاحب فیض آبادی نے منتہی الکلام لکھی اور متاخرین میں مولوی مہدی علیخاں
صاحب محسن الملک نے آیات بینات تحریر فرمائی اول الذکر کے جواب میں
استقصاء الافحام اور ثانی کے بالمقابل رمی الجمرات لکھی گئی۔ ان جوابوں کا
جواب بھی مثل اجوبہ تحفہ لاجواب ہی رہا۔ صاحب منتہی الکلام و آیات بینات
بعد طبع جوابات سالہا سال زندہ رہے مگر اپنی کتابوں کے زخموں پر مرہم
نہ لگا سکے پس آپ خود انصاف فرمائیے کہ جب ہمارے کملا کی یہ حالت ہو چکی ہے
تو آپ اور میں کس شمار میں آسکتے ہیں چونکہ جناب نے مجکو اپنا رازدار بنایا ہے
لہذا نہایت دیانت و ایمانداری سے رائے دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنی وقعت
و تحقیقات کا پایہ اُن علما سے بلند سمجھتے ہیں جن کی کتاب حسب صراحت
بالا ردی ہو کر ہوا خوار مخفی ہو چکی ہے تو سید محمد زکی صاحب سے گفتگو کیجیے ورنہ

ہائیں ... [illegible] ... ہیں ... ہاتھ ...

مذہبی عزت کا غارت ہونا جانتا ہی یہ تمام باتیں سنکر۔

مولوی سلامت اللہ (آہ سرد بھر کر) حضرت مجکو تحفہ کے تمام مطالب کا
کالحفظ ہیں انھیں پر میری واقفیت کا دار و مدار ہی آپ فرماتے ہیں کہ ہماری
سب کتابیں شیعوں نے جواب لکھکر بے اعتبار کر دیں۔

مولوی سمیع اللہ۔ حضرت تنہا تحفہ کے مطالب کا تحفظ کام نہیں دے سکتا
ہاں اگر اُس کے جوابوں کو آپ باطل کر سکیں تو بسم اللہ۔

سلامت اللہ۔ آپ کے خیال میں کوئی عالم ایسا ہی جو تحفہ کے جوابوں کا رد
کر سکے تاکہ اُس کو مدد کے لیے تصدیعہ دوں۔

سمیع اللہ۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہی جانتا ہوں کہ اس سو برس
کے عرصہ میں تمام دنیا کے اندر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور
متکفل جواب ہوتا۔

سلامت اللہ۔ (اب کیا کروں)

سمیع اللہ۔ جہاں تک ہو سکے اِس بلا کو ٹالو۔ کوئی ایسا حیلہ پیش کر دو
جس سے باب کلام بند ہو جاوے۔

مولوی سلامت اللہ۔ آخر فرمائیے تو سہی اُنکو جواب کیا دیا جاوے۔

سمیع اللہ۔ معاف کیجیو کہ شاہ صاحب ایک مسجد نشین ملا تھے کبھی مدرسہ سے
مڈل و ڈوا لکی سند حاصل نہ کر تھے ... [illegible] ... بڑے بڑے محاسب

معاملات میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں تمام مذہب کا مدار کیا اسی ایک فہرست پر ہے۔

چنانچہ حسب صوابدید مولوی سمیع اللہ صاحب سلامت اللہ نے کل معاملہ سید محمد زکی کے روبرو پیش کر دیا۔

محمد زکی۔ (مولوی سلامت اللہ سے یہ تقریر سنکر۔)

جبکہ آپ شاہ صاحب کی تحقیق کو ناکافی سمجھکر اُس کے ثابت کرنے سے عاجز ہیں تو فرما دیجیے کہ ہم کبھی یہ کہنے کے مجاز نہوں گے کہ فرقہ ناجی واقعی ہمارا ہی بلکہ یہ کہیے کہ ہنوز یہ امر غیر طے شدہ ہی اسوقت باہمی مباحثہ میں جو امر محقق ہو جائیگا وہی اس جلسہ کے لوگوں پر اثر ڈالنے والا ہوگا۔ علمائے ثلثہ یعنی مولوی سلامت اللہ و سمیع اللہ و حافظ رحمت اللہ۔ امور مذہبی میں گفتگو کرنے سے سوائے رنجش و ملال پیدا ہونے کے کوئی نتیجہ نہیں ہوتا بہتر یہ ہو کہ اس باب میں گفتگو نہ کی جاوے جو جس طریقہ پر چل رہا ہی اس کو بحال خود رہنے دیجیے قیامت میں حق و ناحق کا فیصلہ ہو جائیگا۔ سنی و شیعہ کی گفتگو کا علاقہ اکثر واقعات کربلا اور مشاجرات (جھگڑا) صحابہ سے ہوا کرتا ہی اسی کو ہمارے علمائے معتمدین نے منع فرمایا ہی کہ شہادت حسینینؑ کے قضیہ اور وہ فساد جو کہ باہم صحابہ میں ہوے علانیہ نہ بیان کیے جائیں۔ کیونکہ اُن کے سننے سے اصحاب رسول سے خواہ مخواہ بغض پیدا ہو جاتا ہی۔

خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سطح کاغذ پر سمند تحقیقات کو گرم پویہ کیا ہی حسب خیال سامی
اچھا کام نہیں کیا۔ اگر جناب اپنے کتبخانہ کی سیر فرمائیں گے تو اکثر علمائے
اعلام کو اس بلا میں مبتلا پائیں گے لیکن مجھکو بپاس خاطر سامی اسپر اصرار
نہیں کہ گفتگو ہی ہو اگر بدانست جناب تحقیق حق نامناسب ہی تو بسم اللہ
بالخیر شما بہ سلامت۔ مگر مجھکو آپ کے ارشاد سے اسوقت سخت الجھن ہوئی
براہ عنایت اس گتھی کو سلجھا دیجیے کہ شہادت حسینؑ سے صحابہ کا بغض کیوں
پیدا ہوتا ہی کیونکہ امام حسنؑ کی شہادت ۵۰ھ میں اور امام حسینؑ کی شہادت
۶۰ھ ہجری میں ہوئی صحابہ جنکا بغض آپ حرام اعتقاد کیے ہوئے ہیں حضرات
ثلاثہ تھے وہ ۱۳ھ سے ۳۵ھ تک ایکے بعد دیگرے وفات پاگئے۔
پرانے مردوں کی گردن پر شہدائے مابعد کا خون کیونکر سوار ہوگیا۔
علمائے ثلثہ با خودہا اشاروں میں ایک حسابی پیچ تہتر فرقوں کی جانچ
میں پڑا تھا دوسرا مزید برآں یہ ہوا آخر کار کہدیا کہ یہ قول امام غزالی کا
ہی وہ بڑے عالم تھے ضرور کچھ سمجھ کر لکھا ہوگا ہمارا اپنا خیال اُن کے بام
تبحر تک نہیں پہونچ سکتا۔
محمد یوسف۔ حضرت یہ عذر قابل التفات نہیں اس بے سر و پا مضمون
سُننے سے مجھکو بھی تحیر ہی۔ آپ ضرور اِس حسابی مسئلہ کو حل فرمائیں ورنہ
امام موصوف پر جنکو آپ بڑا عالم بتاتے ہیں سخت الزام یاوہ گوئی لازم

سے ہم کو روکتی ہیں

محمد یوسف۔ میں بوجہ نومسلم ہونے کے کسی فرقہ سے اختصاص نہیں رکھتا اہل تحقیق سے ہوں جس طرف حق دیکھوں گا اُسی طرف شامل ہو جاؤں گا۔ اگر آپ اپنے فرقہ کو حق سمجھ کر میرا اُسی میں رہنا پسند فرماتے ہیں تو مطمئن کر دیجیے ورنہ صاف فرمائیے کہ چاروں رستے کھلے ہیں جہاں چاہو چلے جاؤ

علمائے ثلاثہ۔ خاموش رہے۔

محمد زکی۔ جناب کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ ابھی تک آپ نے مستقل طور پر کسی اسلامی کمرے میں بستر نہیں لگایا۔ سرائے اسلام کی کوٹھریوں میں تاک جھانک کر رہے ہیں جسکو صاف و ستھرا پائیں گے پاؤں پھیلائیں گے۔ چونکہ حضرات علما نے بعذر قید مذہب گفتگو کرنے میں سکوت اختیار کیا اور میں جس فرقہ میں ہوں اُس کے پیشوا اجازت دیتے ہیں کہ خوب تحقیق حق کرو خود بھی سمجھو اور دوسرے ناواقفوں کو سمجھاؤ لہذا اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کر دوں کہ امام غزالی نے کس خدشہ سے یہ روک ٹوک کی ہے اگر میرا بیان غلط ہو گا تو حضرات علما مواخذہ کر سکتے ہیں۔ پہلے ذکر شہادت کی ممانعت کا حال عرض کروں گا پس ازاں صحابہ کے منافقات پر پردہ ڈالنے کی حقیقت کھولوں گا۔

محمد یوسف۔ تھینکیو۔ تھینکیو۔ تھینکیو۔ میں ازبس ممنون احسان ہونگا

میر صاحب میری دانست میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل مباحثہ بند کیا جا
آج سے پانچویں دن بڑے دن کی تعطیل شروع ہو جائیگی وہ موقع بالکل
آزادی کا ہو گا اطمینان تمام جملہ مراحل طے ہو جائیں گے سب نے اسپر اتفاق
کیا اور پہلا جلسہ ختم ہوا۔ چلتے وقت یہ راے قرار پائی کہ عبدالوہاب صاحب
کے بنگلہ پر تمام حضرات ۲۵-دسمبر کی صبح کو جمع ہوں اور جب تک نتیجہ برآمد
ہو سلسلہ کلام ختم نہ کیا جاے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تاریخ مقررہ پر جملہ
صاحبان جمع ہوے۔ اس دفعہ محمد زکی صاحب بھی چند کتب اہل سنّت
ہمراہ لاے۔

اول شیخ محمد یوسف نے مؤدب ہو کر کہا کہ ہاں جناب میر صاحب حسب
وعدہ توضیح فرمائیے کہ امام غزالی نے ذکر شہادت حسنینؑ سے کیوں لوگوں
کو روک دیا۔

محمد زکی۔ بہت خوب عرض کرتا ہوں۔

توضیح امر اول متعلق بہ ممانعت ذکر شہادت

حقیقت الامر یہ ہے کہ اگر حضرات ثلاثہ خاندان نبوت سے حکومت نکال کر
خود تخت خلافت پر قدم نہ رکھتے تو کسی کو اُن کے ساتھ گستاخی کرنے اور
اُن کے حقوق واجبہ کے روکنے کا حوصلہ نہ ہوتا۔ نبی کے گھر پر جو مسلمانوں
کے ہاتھ سے تباہی پڑی۔ خاندان رسالت کے بچے جوان بوڑھے قتل ہو

اپنے نانا کی شریعت پر نافذ الامر ہوتی تو مسلمانوں کی پیشانی پر یہ سیاہ
دھبہ جو کہ تیز چھری سے بھی نہیں چھل سکتا ہرگز نہ لگتا۔ چنانچہ شعرائے
قدیم سے کسی نے نظم میں اس مضمون کو کس خوبی سے ادا کیا ہے ؎
کرد شخصے سوال از دانا ؛ کہ بگو کشتہ شد حسین کجا ؛ گفت اندر سقیفہ اش
کشتند ؛ بہر و نیائے جنیطہ اش کشتند ؛ مختصر مطلب ان اشعار کا یہ ہوا کہ سقیفہ میں
جب بیعت ابوبکر واقع ہوا اہلبیت نبوی سے سلب امارت کیا گیا وہی روز گویا قتل
حسین کا تھا۔ پس امام غزالی نے بایں خیال واقعات شہادت حسینؑ کے
بیان کرنے سے ممانعت کردی ہے کہ تحقیقات کنندہ سبب شہادت دریافت
کرنے میں پتہ لگاتے لگاتے اصل مجرموں کے دروازہ پر کھڑا ہو جائے گا
اور اُس کو سوائے ازیں چارہ نہ ہوگا کہ اُن بانیان ظلم و جور سے تنفر
اختیار کرے۔ دیکھیے باتباع امام موصوف آج تک سنیوں میں
اُسکا اثر چلا جاتا ہے۔ جتنا اہتمام اِن حضرات کو واقعات محرم کے مٹانے میں
ہوتا ہے اتنا کسی معاملہ میں انہماک نہیں دیکھا گیا۔ تعزیہ و علم و دلدل کو
بت پرستی بتا کر خلایق کو روکتے ہیں نوحہ و مرثیوں کو بدعت بناتے ہیں
مجالس کی شرکت کو طرح طرح کے باتیں تراش کرنا جائز قرار دیدیتے ہیں
چنانچہ در ینولا مولوی جہانگیر خاں صاحب شکوہ آبادی نے ایک کتاب
مسمیٰ بہ اظہار الہدیٰ لکھی ہے اس میں سنیوں کو ہدایت کی ہے کہ تم مجالس میں

کرتے ہیں کہ مراسم تعزیہ داری بند کیئے جائیں اس سامان کے دیکھنے سے ہمارا
دل دکھتا اور جگر پھنکتا ہی - قاعدہ ہی کہ ملزم یا اُس کے طرفدار مدام کوشاں
رہتا ہی کہ وہ الزام جو کہ باعث بدنامی ہی زبان پر نہ لایا جاسے تاکہ دبتے دبتے
بالکل محو اور لوگوں کی لوح طبیعت سے مٹ جاے مگر مسلمانون نے دیدۂ ودانستہ
خوب سمجھکر یہ ایسا سنگین وشدید نا قابل معافی جرم لیا ہی کہ کبھی کسی بادشاہ کے
مٹاے سے بھی نہ مٹ سکے گا - مشہور ہی کہ عالمگیر نے حکم دیا کہ کوئی شخص عزاداری
کا نام نہ لے - چونکہ جابر بادشاہ تھا لوگوں نے بخوف جان سکوت کیا لیکن صغیرسن
بچوں پر قانون شاہی کا کیا اثر ہو سکتا ہی اُنھون نے حسب شد وآمد محرم
مین سبز و سیاہ کپڑے پہنکر سرکنڈوں کے علم بناے اور ٹوپیاں اُتار کر بازاروں
مین ہاے حسینؑ ہاے حسینؑ کہکر گھومنا شروع کیا بعض نے فقیرانہ جھولیاں گلے میں
ڈالکر بھیک مانگنی اختیار کی - لوگوں کے گھروں پر جاکر صدا کرتے تھے کہ بابا
کربلا کے بھوکے پیاسوں کے نام پر کچھ کھلواؤ ٹھنڈا پانی پلواؤ - ایک روز
بادشاہ کی سواری کے سامنے ایسے بچوں کا غول آگیا - اس حالت کے مشاہدے
نے ایک خاص اثر پیدا کیا - سمجھا کہ اس خون کا مٹانا چھپانا امکان حکومت سے
باہر ہے بڑے آدمیوں نے اگر بپاس آبرو وخوف عقوبت سلطانی ترک
کر دیا تو بچوں پر اُسکا کیا اثر ہو سکتا ہی - بالآخر حکم اوّل منسوخ کیا گیا یہ تو پرانا
زمانہ کی شنیدہ داستان ہی - اِسوقت مرزا حیرت دہلوی نے صاف انکار کر دیا

ہوئی ہوا خدا کفیل ہی لہذا کسی کی ممانعت کسی کا انکار کچھ بھی اثر پذیر نہ ہوا-
جتنا جتنا لوگ بند کرنے میں کوشش کرتے ہیں اُس سے وہ چند محرم کا اہتمام و
احتشام بڑھتا جاتا ہی جس چراغ کو خدا روشن کرے وہ کسی کے بجھانے سے بجھ
نہیں سکتا سنہ ۱۸۹۰ء میں جبکہ انکار شہادت ہوا دہلی میں بخلاف سالہا سے
سابق بہ ایں کثرت تعزیہ داری ہوئی کہ اُسکو دیکھکر غالباً مرزا حیرت متحیر ہوگئے
ہوں گے اور اپنے بیہودہ کردار پر ضرور نفرین کی ہوگی کہ میں نے انکار کرکے
لوگوں کے اصرار میں اور ترقی دی بس امام غزالی اور بہ اتباع اُن کے علماء اہل سنت
کا ذکر شہادت سے ممانعت کرنا در اصل ثلاثہ کو تیر مطاعن سے بچانا مقصود
ہی- جن لوگوں نے غور سے ان قضایا پر نظر ڈالی ہی وہ خلفا سے بالکل جدا
ہوگئے ہیں-

امر دوم- صحابہ کی مشاجرت و مفاسد باہمی کے چھپانے میں کیوں کوشش
کی گئی اور کی جاتی ہی-

اُس کی وجہ یہ ہی کہ بانیان ملت سنیہ کو خدشہ پیدا ہوا کہ جب واعظ
بیان کرے گا کہ فلاں شخص یا اشخاص کے ساتھ ناجائز طور پر ایسی بدسلوکی کی
چونکہ مظلوم کی طرفداری فطرۃً لوگ کرنے لگتے ہیں لہذا ضرور ہی کہ ظالم کو
اُن الفاظ سے یاد کریں جسکا کہ وہ لائق و مستحق ہی اور پھر سمجھ کر یہ سب وبال
ثلاثہ کی گردن پر پڑے گا کیونکہ وہی لوگ خاندان رسالت و صحابۂ رسول کی

نہ کرو ورنہ سامعین کے طبائع اصحاب کبار سے دوری اختیار کریں گی یہ عجیب
انتظام ہی کہ ظالم کا ظلم چھپاؤ اصلیت سے لوگوں کو بیخبر رہنے دو اسی
خوف سے آپ بھی مذہبی امور میں گفتگو کرنا ناپسند فرماتے ہیں۔ اگر سلسلہ کلام
چلتا تو میں آپ کو دکھلا دیتا کہ اسلام میں سچا کون ہی۔ مگر افسوس ہی کہ آپ
باب تحقیقات بند کرنے سے اسوقت قابل قدر نگاہوں سے نہیں دیکھے جاتے
میری دانست میں باہمی مباحثہ کا نتیجہ نکل آنے سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ
آیندہ جو شخص غیر مذاہب سے اسلام میں داخل ہونے کی خواہش کریگا
اُس کو یہ واہمہ نہ رہے گا۔ کہ میں مختلف فرقہ ہاے اسلام سے اُس گروہ میں
تو داخل نہیں ہو گیا جو کہ حسب خبر جہنمی ہی۔ بس لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہتے ہی وہ سیدھا اُس محلہ میں چلا آئیگا جس میں ایما ندار لوگوں کی زمینداری
ہی نیز ہمارے وہ اسلامی بھائی جو کہ بہ تقلید آبائی خاندانی مذہب پر بلا
تحقیقات آنکھ بند کیے ہوے چلے آتے ہیں (جیسا کہ ہمارے دوست
شیخ عبد الوہاب صاحب ہیں) مذہب حق کے منقح ہو جانے سے پرانے
چھپروں کو آگ دیکر اُسی احاطے میں چلے آئینگے جس کے حدود اربعہ میں
سواے جنت الماوے کوئی اور آڑ نہ ہو گی آپ گھبرائیں نہیں بہ اطمینان
اپنے مذہب کا اثبات اور میرے طریقہ کا استرداد فرمائیں۔
یہ تقریر سنکر۔

ہوسکے بلند مرتبہ پر پہنچاؤں آپ بالمقابل گفتگو کر کے مجھکو وہ سیدھی سڑک بتلائیں
جسپر آنکھ بند کیے ہوئے جنت میں چلا جاؤں۔

علما آپ تو مسلمان ہو گئے اسلام کے اندرونی قضایا سے آپ کو کیا غرض
جو باتیں تم کو بتا دی گئی ہیں اُن پر عمل کیے جاؤ۔

محمد یوسف - کیا خاک مسلمان ہو گیا مجھکو ابھی تک اسی سے اطمینان نہیں
ہوا کہ جس فرقہ کا میں دم بھر رہا ہوں وہ ناجی ہے یا ناری - جن خلفا کی اطاعت
کے لیے آپ نے حکم دیا ہے اُن کی نسبت اسوقت تک کی گفتگو میں معلوم
ہوا کہ وہ مجرم قتل و فساد و برباد کن خاندان نبوت تھے بھلا فرمائیے تو سہی کہ
اب کیونکر چپ رہوں جب تک بیخبری تھی رہی با خبر ہو کر خاموش رہنا
خواہ مخواہ جہالت کے تاریک گڑھے میں گر جانا ہے۔

عبدالوہاب - سچ بھی تو کہتے ہیں یہ جتنا اضطراب ظاہر فرمائیں وہ زیبا ہے
کیونکہ ایک بڑے گروہ کو جس سے حکومت و دولت دونوں وابستہ ہیں
ترک کر کے مفلسوں کی جماعت میں بنظر عافیت عقبےٰ شامل ہوئے ہیں
اُن کو عقلاً خوب چھان بین کر کے مذہب کا گوشۂ دامن سنبھالنا چاہیے
آپکو ابھی تک نہ کسی فرقہ کی محبت نہ نفرت محض طالب حق ہیں جس طرف
پلہ بھاری دیکھیں گے جھک جائیں گے - مجھکو دیکھیے سنیوں کے گھر پیدا
ہوا ماں - باپ - جورو - بچے - قوم و قبیلہ سب سنی المذہب - مگر شاہ صاحب

کر دیا کا تو چون نہیں۔ اگر اِسوقت کچھ فیصلہ نہوا اور بات وہی کی دبی رہ گئی تو سمجھ لیجیے کہ مں دام تقلید سے نکلا اور میر محمد زکی صاحب کے ساتھ ہوا

علما۔ میر صاحب تو شیعہ ہیں اور یہ صاحب صحابۂ کرام کو جو کہا کرتے ہیں وہ آپ کو معلوم ہی تو کیا ہم کیش سید صاحب ہو کر خلفا کو آپ بھی انھیں لفظوں سے یاد کرنے لگیں گے پرانے نیاز مندی کا اصلاً اثر نہ رہیگا

عبدالوہاب۔ سنیے جناب مولانا میں نے حضرات خلفا کو دیکھا نہیں۔ نہ اُن سے کوئی فیض پایا۔ اگر بروے تحقیقات یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ بزرگوار فی الواقعی اچھے نہ تھے اور جناب سیدہؑ کے گھر پر آگ لے کے گئے تھے اور خاندان نبوت کی بربادی اُن کی حکومت سے ہوئی تو پھر مجکو اُن کے بُرا سمجھنے میں ایک سکنڈ کا پس وپیش نہ ہوگا۔ بلکہ میرے ہم عصر جتنے جنٹلمین نئی تعلیم یافتہ ہیں سب کو دوستانہ راے دونگا کہ بھائی اِن مکانوں کو چھوڑ دو ورنہ سیلاب عقوبت میں ڈوب جاؤگے۔

علما۔ کیا آپ لوگوں کا یہی ایمان ہی کہ ادنی بے اعتدالی سے نبی کے سسروں کو برا سمجھنے پر تیار ہو جائیں سسرے سالوں کو کیا دخل میں نے سنا ہی آنحضرت کی سولہ بیبیاں تھیں اتنے ہی سسرے ہونے چاہییں ان میں بعضے مسلمان تھے اور بعض کافر اگر سب پر ایمان لانا لازم ہی تو اپنر بھی ورنہ اِنھیں

[illegible] ہی کیا خصوصیت ہی مجکو اسوقت آپ کی بے پروائی سے

ضرور جب حضرت پوچھیں گے کہ تمنے ایسے لوگوں کو کیوں پیشواے دین بنایا
جنھوں نے میری اکلوتی بیٹی کو ستایا اور میرے سب گھر پر لوہے کی جھاڑو
پھر جانے کے باعث ہوے۔ اُس وقت کیا جواب دوگے؟

علما۔ بابو صاحب آپ اُصول اسلام سے بیخبر ہیں جناب کو اقتدار خلافت
پر اطلاع نہیں۔

حضرت علیؑ نے بھی اپنے مخالفین حضرت عائشہ محبوبۂ رسولؐ خدا و ابو موسیٰ
اشعری و طلحہ و زبیر کی سرکوبی و بیخ کنی میں دقیقہ نہیں اُٹھا رکھا۔ علیٰ ہذا تمام
بنی ہاشم فاطمہ کے گھر میں جمع ہو کر صدیق کو تخت خلافت سے اُتارنے میں
کوشش کرتے تھے اُنھوں نے اُس مجمع ناجائز کے فرو کرنے میں اگر آگ
لگانے کی دھمکی دی تو کیا بیجا کیا ہمارے مذہب کے عالم کامل شاہ عبدالعزیز
نے تحفہ میں طعن احراق کے جواب میں صاف لکھدیا ہی کہ فاطمہ کا گھر کوئی کعبہ نہ
تھا جو مفسدوں کو پناہ دینے کے لیے اثر دکھاتا بھائی ہر شخص اپنے مخالف کا
برباد ہونا چاہتا ہی۔ سلطنت ایسی ہی ہوتی ہی کہ اُس کے سامنے کسی کے
مرتبہ کا خیال نہیں رہتا۔ مگر اس قسم کے بے سر و پا خیال کرنے میں آپ کا
قصور نہیں یہ نئی تعلیم کی برکت ہی کالج کی ہوا لگتے ہی پُرانا مذہب ایسا بُرا
معلوم ہونے لگتا ہی جیسے باورچی خانہ کی صفائی۔

محمد یوسف۔ اس کج بحثی کو چھوڑیے باہم بگاڑ اچھا نہیں۔ نا واجب بحث

مباحثہ کو ناپسند فرماتے ہیں۔ لہذا میں اصرار کو طول دینا نہیں چاہتا آپ نہیں
کسی اور سے میر محمد زکی صاحب کو بھڑا دیا جائیگا۔ لیکن چونکہ اتفاقات وقت سے
آپ چند بزرگ ایک جگہ جمع ہوے ہیں براہ مہربانی یہ تو فرمایئے کہ تمام فرقہاے
اسلام کا خواہ وہ بہتر ہیں یا زیادہ خدا ایک نبی ایک قرآن ایک قیامت کے
اعتقاد میں سب برابر نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کے تمام تر پابند۔ پھر اب وہ
کون امر باعث مغائرت و اختلاف رہا جس سے ایک دوسرے کو خونی نگاہوں
سے دیکھتا اور جہنمی تبلاتا ہی

علماء ثلاثہ و محمد زکی۔ (بالاتفاق۔) وحدانیت و نبوت کے جزئیات اور ترکیب
صوم و صلوٰۃ میں اتحاد تام تو نہیں پورا اختلاف ہی۔ مگر بڑے سے بڑا اور اہم
نزاعی مسئلہ امامت کا ہی جسنے ایک مسلمان کو دوسرے کے خون کا پیاسا
بنا رکھا ہی چنانچہ علامہ شہرستانی نے کتاب ملل و نحل میں لکھا ہی بہت بڑا
اختلاف اسلام میں امامت کا ہی ہر زمانہ میں اسی جھگڑے پر تلوار کھنچی اور کھنچتی
رہے گی۔ زمانہ حال میں مولوی خلیل احمد صاحب نے بھی معرقۃ الکرامہ میں
متنازع خلافت ہی کو اصل اصول مفاسد قرار دیا ہی

محمد یوسف۔ میں نہیں سمجھا امامت کس کو کہتے ہیں کیا سواے نبیؐ کے کوئی
اور منصب بھی اسلام میں معتبر رہا ہی۔ ؟

سواے محمد زکی کے دیگر علما۔

کوشش کرتے ہیں۔

محمد یوسف۔ حضرت ہمیں نے ایک نادیدہ چیز (خدا) کو جس کے دیکھنے کی حسب ہدایت جناب سوائے قیامت امید نہیں واجب الوجود و یگانہ مان لیا آنحضرت کے نبی برحق ہونے کا اعتقاد کر لیا امامت کی حقیقت کو معلوم نہ کر سکو این خلافت نہ شد قیامت شد ٭ ہرگاہ آپ ہی کے قول سے اختلاف خلافت میں خون کی ندیاں بہہ گئیں اور بہے جائیں گی تو ایسا امر عظیم ضروریات دین کیوں نہ سمجھا گیا معلوم ہوا کہ اب سے پہلے اور تا قیامت جتنے مسلمان اِس قضیہ کے لیے تیغ بکف ہوئے اور ہوں گے وہ سب عقل سے خارج ہیں اور غیر ضروری پر باہم ایسا مخاصمانہ برتاؤ کیا اور کریں گے جسکا نظیر ممکن نہیں یہ اسلام کوئی ایمانی باغ ہی یا احمقوں اور غول بیابانیوں کا جنگل جو بلا وجہ ایک رکیک و خفیف بات پر لڑتے مرتے رہتے ہیں۔ ایسی چیز کی حقیقت کو مجھ تازہ وارد ملک اسلام سے چھپانا مرغ انصاف کو کند چھری سے ذبح کرنا ہی۔ جبکہ حسب تسلیم جناب یہ ہی خلافت فساد کی جڑ ہی بس اِسی کی بحث پر تمام قصہ کو طی کر دیجیے۔

علمائے ثلاثہ حضرت یعنی خلیفہ نبی کے جانشین کو کہتے ہیں۔

محمد یوسف واہ جناب یہ کوئی دشوار بات ہی جس کے سمجھنے سے آپ نے میرا فہم قاصر سمجھا۔ ہر شخص جان سکتا ہی جو شخص چند روزہ یا دوام کے لیے کسی کا جارج

اپنے قائم مقام کیا ہے کی تو کون ...

کیوں کی جاتی ہیں - بہر حال اِن لڑائیوں میں ایک گروہ حق پر ہوگا اور دوسرا باطل پر میرے والسنت میں قائم کردہ نبیؐ کے خلیفہ سے جسکو انتحادہے وہ جنتی ہی اور جو گروہ اُسکا مخالف ہی وہ جہنمی - براہ عنایت فرمائیے توسہی نبیؐ نے جسکو چارج دیا وہ کون تھا اور اُس سند یافتہ کی مخالفت آپکا گروہ کرتا ہی یا سید صاحب کا -

علمائے ثلاثہ - بس اس کی توضیح سے ہمکو معافی دی جاے - ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اِس باب میں گفتگو کرانے سے سوائے افزایش ملال کوئی ثمرہ نہ ملیگا - آپ نئے مسلمان ہیں اور ایسے دقائق کا سمجھنا کچھ آسان نہیں

محمد یوسف - واللہ اب تو میں ہرگز نہ مانوں گا ضرور آپ سے پوچھوں گا - کہ نبی کے اصلی جانشین کی پیروی کون گروہ کرتا ہی اگر آپ اُس کے تابع ہیں تو بندہ جناب کا ساتھ تا قیامت نہ چھوڑے گا - بصورت دیگر میری اینز کرسی اپنے کمرے سے اُٹھی ہوئی سمجھیے

علمائے ثلاثہ - آپ کچھ ہی کیوں نفرمائیں مگر ہم گفتگو کرنا خلاف مصلحت جانتے ہیں -

محمد یوسف - (سید محمد زکی سے) جناب آپ ہی کچھ فرمائیں یا دونوں صاحب مجھکو تحریری اجازت دیں کہ پھر اپنے بھائیوں سے ٹوٹے ہوے رشتہ کو جوڑلوں -

میں تنہا مگر نہ معلوم مولوی سمیع اللہ نے تشریف لا کر کیا کان میں پھونک دیا کہ گفتگو کے نام سے گھبرانے لگے ہیں بعنایت الٰہی اپنے اور سنیوں کے مذہب سے پوری واقفیت رکھتا ہوں انشاءاللہ صحیح واقعات بیان کروں گا۔ مولوی صاحبان تقریر نہ کریں لیکن میرے بیان کی تصدیق و تکذیب تو فرماتے رہیں۔ میں اس عنوان سے بیان کروں گا کہ امر حق آپ کے قلب پر آفتاب سے زیادہ روشنی ڈالدیگا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جسکو خدا و نبی نیابت رسول کے لئے منتخب کریں وہ خلیفہ ہو سکتا ہے اور اُسی کے احکام یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ مثل ارشاد نبی واجب الاتباع و قابل عمل سمجھے جائیں۔ حضرات اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا و نبی نے خلافت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ اُمت کی رائے پر چھوڑ دیا کہ جسکو مناسب سمجھیں خلیفہ تجویز کرلیں بلکہ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر خدا اپنی رائے سے امام تجویز کرتا تو اُس مجوزۂ خداوندی سے ملک اسلام میں فساد پھیل جاتا۔

محمد یوسف۔ اتنا اس جگہ اور کھول دیجیے کہ شیعہ مقرر کردہ خدا و رسول کسکو کہتے ہیں اور سنی امت کا انتخاب کیا ہوا۔ کس کو بتلاتے ہیں۔

محمد زکی۔ شیعہ حضرت علیؑ کو اور سنی حضرت ابو بکر کو۔

محمد یوسف۔ علمائے ثلثہ کی طرف متوجہ ہو کر کہوں جناب کیا شان عبدیت اسی کی مقتضی ہے کہ خدائی انتظام کو مفسد اور کمیٹی کی رائے کو اصلح سمجھا جاوے

خدا کو چشم ... دیتا ہو

عبدالوہاب - مسٹر میں بھی آپ کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں مجکو قرینے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ تمامتر باتیں سید صاحب کی جودت طبیعت کا نتیجہ ہایں موحد ہو کر کون ایسا عقل کا دشمن ہی جو اس قسم کی کچی بات کو داخل عقیدہ کیے ہوے ہو۔

محمد زکی - استغفراللہ اگر میں تخلیہ میں ایسا کہتا تو شاید گمان غلط بیانی ہوجاتا اور جبکہ علی الاعلان بحضور علماء کہہ رہا ہوں تو کیونکر الزام قائم ہو سکتا ہی یہکر اُن کتابوں کی طرف ہاتھ بڑھایا جنکو مولوی سلامت اللہ نے تہتر فرقہ کی بحث کے وقت اپنے گھر سے منگایا تھا - مسلم شریف سے حضرت عمرؓ فاروق کا وہ قول دکھادیا جو کہ اُنھوں نے بوقت وفات خود صحابہ سے فرمایا تھا کہ میں اپنا خلیفہ کسی کو مقرر نہ کرونگا کیونکہ ہمارے حضرتؐ نے بھی نہ کیا تھا - تحفۂ شاہ صاحب کے باب ہفتم میں یہ عبارت دکھلادی کہ خدا کو تجویز خلافت میں دخل نہیں اگر وہ ایسا کرے تو مفسدہ پیدا ہوجاوے -

دیکھیے شیخ صاحب آپنے میرے بیان کو صحیح باور نہ فرمایا تھا - میرا کام تمام معاملات اور خصوص دینیات میں جھوٹ کہنے کا نہیں -

محمد یوسف - (خود دیکھا اور سمجھ کے) کیوں جناب صاف عبارت سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ آنحضرتؐ نے پس از وفات خود خلافت کا انتظام نہ فرمایا تھا اور اگر ایسا کرتے تو فتنہ برپا ہوتا کیونکہ جب حضرت عمرؓ کے

بالکل ناعاقبت اندیش و کج رائے قرار پائے تاہیا انھوں نے ... ورنہ ... تمام
علماء۔ شاہ صاحب کا پایۂ تحقیقات بلند تھا اور ہمارے مذہب میں تحفہ سے
بالاتر مایۂ ناز کوئی کتاب نہیں۔ جو کچھ اُنھوں نے تحریر فرمایا ہی سر اور
آنکھوں پر رکھنے کے لایق ہی۔ موصوف الصدر نے اِس واہمہ کا جواب جو کہ
آپکو لاحق ہوا اِسی عبارت کے تتمہ میں لکھدیا ہی کہ طائفۂ انسانی اپنی اغراض
کو خوب سمجھتا ہی وہ جس کو منتخب کر کے حکومت کے لیے تجویز کرے گا اُس سے
بہرعنوان اصلاح عمل میں آئے گی کوئی فساد پیدا نہو گا بڑی طولانی گفتگو کے
بعد ذہن نشین ہو سکتا ہی کہ شاہ صاحب کا کیا مطلب ہی جس سے خدا کا معاملہ
امامت میں دست انداز ہونا قبیح سمجھا گیا ہی۔ ہم نے اوّل کہا تھا کہ اِس قضیہ
کو نہ چھیڑیے مگر نو مسلم صاحب برابر کریدے جاتے ہیں رُکتے ہی نہیں۔
عبدالوہاب۔ و محمد یوسف۔ (بالاتفاق) حضرت اب ہم پر کھلا کہ آپ
اِن خدشات سے تحقیقات مذہب پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے سنی و شیعہ کا
قضیہ تو اپنے مقام پر رہا مجکو تحفہ کا ہوش ربا مضمون دیکھنے سے نفس اسلام
کی صحت میں تردّد پیدا ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ مسلمان صاحب خدا کو کج عقل اور
اپنے آپ کو بالغ الفکر و دور اندیش خیال فرماتے ہیں ہم نے آج تک
کسی موحد گروہ کو خدا کی نسبت ایسا خیال کرتے ہوئے نہیں سُنا۔ نیز
نبی کی نبوت پر بڑا بھاری الزام لگ گیا کہ تبلیغ رسالت پوری نہ کی ایک

بزرگوار ہندو سے مسلمان ہوئے تھے وہ تو مجکو دھرم سبھا میں گھسنے بھی نہ دینگے۔

مولوی سمیع اللہ و حافظ رحمت اللہ (مولوی سلامت اللہ سے گھس بھسیے سمجہ میں) تو حضرت یک نہ شد دو شد۔ آپکو اپنے بنائے ہوئے مسلمان جوزف کی روک تھام میں اہتمام تھا۔ یہ گھرٹے گھڑائے چلے اور نہ معلوم کتنوں کو لے مریں گے آپ نے یہ وہی غارت گر ایمان کہاں سے مسلمان بنالیا تھا برابر ہندی کی چندی نکالے جاتا ہی آپ بھی مسلمانی پر کچھ ایسے فریفتہ ہیں کہ نیت ہی نہیں بھرتی جب تک دو چار مسلمان نہ بنالیں پہلے زمانے میں جو ہندوستانی لوگ مسلمان ہوئے وہ طمع دولت و سلطنت کے دباؤ سے اپنا دنیاوی فائدہ سمجھکر اسلام لائے۔ اب جو جہلا اسلام لاتے ہیں اُن میں تحقیقات کا مادہ کب ہوتا ہی نہ اپنے مذہب کے بُرا سمجھنے کی تمیز رکھتے ہیں نہ دوسروں کے اچھا ہونے کا دماغ کسی وجہ خارجی سے مسلمانوں کے حقہ پانی میں شریک ہو جاتے ہیں یہ آپ کے اعمال۔ جہلا میں نہیں اگر ہوتے تو نصرانیت کو ترک کرکے آپ کے ہم نشین نہ بنتے۔ اِنھوں نے باولۂ قویہ خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کو مانا ہی اُن دلائل میں آپ تنہا حصہ دار نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے مشترک دلائل ہیں۔ جو ثبوت وحدانیت و نبوت آپ کے ہاتھ میں ہی وہ ہی سب

معقول جواب بھی ہی - یاد رہے یہ اب چھوڑے گا نہیں ایک حرفوں کا بنا ہوا
معلوم ہوتا ہی مجکو بڑا خوف یہ ہی کہ ان دونوں کے ہٹ جانے سے تہلکۂ عظیم
برپا ہو جائیگا - عجب نہیں کہ محمد زکی اس واقعہ کو انگریزی میں چھپوا کے
دلایتہائے غیر میں بھجوائے اور لیورپول و دیگر مقامات پر جہاں جہاں
عیسائی مسلمان ہوے ہیں یہ واقعہ دیکھکر راز سربستہ پر مطلع ہو جائیں۔
اور در باب امامت شیعہ کے ہم عقیدہ ہو کر اُن کا دم بھرنے لگیں۔

ہاے غضب اس دہلوی نے خلاف عقل باتیں لکھ کر دامن اسلام پر ایسا
دھبہ لگا دیا کہ جسکا چھوٹنا ناممکن ہی سب سے زیادہ رونا اسکا ہی کہ ہمارے
لڑکے جو کہ کالجوں اور اسکولوں میں پڑھتے ہیں وہ چمک جائیں گے
کیونکہ آزادی کی ہوا نے سب کو خود سر بنا رکھا ہی وہ کب اس کو پسند کریں گے
کہ ہمارا خدا دانشمندی میں عوام الناس سے گھٹا ہوا ہو اور نبی انتظام
امامت میں قاصر سمجھے جائیں۔ دیکھو ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی - یہ شیخ صاحب
انھیں لوگوں میں سے ہیں جنپر نئی روشنی کی بجلی چمکی ہی بات بات میں کیسا بگڑتے
ہیں - گویا سنیوں کے گھر پیدا ہی نہیں ہوے۔

مولوی سلامت اللہ - (آنکھوں میں آنسو بھر کر) میں کیا جانتا تھا کہ اس
نصرانی کی مسلمانی ہمارے اسلام کی دیوار میں سوراخ کر دے گی۔

سے بھیک مانگ کر پیران کلیر میں میاں علاء الدین صابر کی قبر پر آگرہ والی

منی اور کلکتہ کی گوہر جان کا مجرا کرائیں گے

محمد یوسف۔ ایحضرت اگر یہی سرگوشی رہی تو وقت کا خون ہو جائیگا۔

آپ جانتے ہیں ہم لوگ ازبس پابند اوقات ہیں۔ مذہبی گفتگو نہ کیجیے محض

اتنا فرما دیجیے کہ جن لوگوں کو صحابہ موجود الوقت نے انتخاب کر کے مسند

خلافت پر بٹھایا۔ اُن سے اصلاح اسلام ہوئی زاں بعد محمد زکی صاحب

سے پوچھونگا۔

علمائے ثلاثہ۔ اہل سنت چار بزرگان ذیل حضرت ابو بکر و عمر و

عثمان و علی رضوان اللہ تعالی کو خلیفۂ حق جانتے اور انکے تمام احکام کو واجب

التعمیل سمجھتے ہیں۔ جو شخص کہ ان کا منکر ہوا اس کو کافر کہتے ہیں۔

محمد زکی صاحب مولوی صاحب نے جو سنیوں کا عقیدہ درباب خلافت

بیان کیا یہ غلط ہی پہلے اپنے عقاید کو بصحت بیان فرما دیویں پھر اور

امور ضروری پیش کرونگا

علماء۔ سر جلسہ بلاوجہ موجہ آپ نے ہم کو غلط گو فرمایا یہ کیا داب تہذیب

ہی کیا آدمیت اسی کو کہتے ہیں کہ کسی مذہب کے معتمدین و عمائدین کو ناشائستہ

لفظوں سے یاد کیا جاوے ہم ایسی گستہ مہار سے گرم تکلم ہونا پسند نہیں کرتے

محمد زکی۔ گفتگوے مذہبی سے پہلو بچانے کا جس کی کوشش ابتداء

علما۔ حضرت ہمکو جھوٹا بتایا اس سے بالاتر اور کیا کہنا چاہتے تھے
محمد زکی اسکا جواب بعد میں عرض کرونگا ذرا پھر فرمادیجیے ہر چہار خلفا کی خلافت کے منکر کو کیا کہتے ہیں
علما۔ جو پہلے کہہ چکے ہیں یعنے کافر۔ وہی اب بھی کہتے ہیں۔
محمد زکی حضرت عائشہ و امیر معاویہ و ابوموسیٰ اشعری وغیرہ کو آپ کیسا جانتے ہین
علما۔ حضرت عائشہ ام المومنین ہیں۔ آنحضرت کو اُن سے محبت تام تھی
احادیث نبوی پورے طریقہ سے امت تک انھین کے ذریعہ سے پہنچی ہیں ہے
امیر معاویہ امیر مقدسین صحابہ نے اتفاق کر کے خلیفہ مان لیا ہے ابو موسیٰ بھی اعلیٰ
درجے کے لوگوں میں داخل ہین ہم ان سب بزرگواروں کو اپنا پیشوائے
دین جانتے ہیں۔
محمد زکی۔ بزرگان موصوف الصدر حضرت امیرؑ کو خلیفۂ حق جانتے تھے یا کیا
علمائے ثلاثہ۔ یہ لوگ آپکو خلیفۂ جائز نہ جانتے تھے بلکہ یہاں تک مخالف
تھے کہ حضرت عائشہ نے معرکہ آرائی کی امیر معاویہ برابر لڑتے بھڑتے رہے
ابو موسی اشعری نے بردے پنچایت حضرت علیؑ کو خلافت سے خارج کیا
محمد زکی۔ ابھی چندمنٹ پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ ہم منکر خلافت خلفا اربعہ
کو کافر و راندۂ درگاہ باری کہتے ہیں۔ اشخاص موصوفین بالا کو جناب مخالف
و منکر خلافت حضرت امیرؑ بھی جانتے ہیں اور پھر انھیں کو اپنا پیشوائے دیں

ذات سے کہاں تک چھپائی ہی ہیں بلا کہلوائے نہ چھوڑوں گا صاف کہیے
آپ اور آپ کے اہل مذاہب جھوٹے ہیں یا سچے

علماے ثلاثہ۔ عرق انفعال میں تر بترا ور جواب کے بدلے گویا کسی نے منھ میں
روُ وڑ ٹھونس دیا۔

محمد زکی۔ آپ کی پنبہ وہنی میرے اِن معزز حق طلب دوستوں پر انشاءاللہ
اچھا اثر ڈالے گی اب بندہ آپ کا دوسرا دعوی جھوٹا ثابت کرتا ہی یاد کیجیے اپنے
ارشاد کو ابھی آپ فرما چکے ہیں۔
ہم چہار خلفا کے احکام کو واجب التعمیل سمجھتے ہیں۔ یہ بیان بھی جادۂ راستی
سے کئی فرلانگ ہٹا ہوا ہی قبل ازیں میں اپنے مدّعا کو ثابت کر کے آپکا صحیح
القول ہونا دکھلاؤں ارشاد تو کیجیے جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
کو آپ کیا سمجھتے ہیں۔

علماے ثلاثہ۔ شاہ عبد العزیز دہلوی جنکو ہم سب سنی المذہب علم
کلام کا امام جانتے ہیں وہ اُن کے باپ تھے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جن کے
بیٹے کا ہمارے یہاں یہ اقتدار ہی اُن کے باپ کا کس مرتبہ پر ہوگا۔ خود
شاہ صاحب نے تحفہ میں اُنکو داہی من اٰیات اللہ ومعجزہ من معجزات رسول اللہ
تحریر فرمایا ہی۔ حضرت ممدوح کی ادنی صفت یہ ہی کہ شکم مادر میں آیات قرآن
کی تلاوت فرماتے تھے اسی وجہ سے ولی اللہ کہے جاتے تھے جناب مولانا

محمد زکی۔ آپ کے بڑے بڑے علماء نے اِس بات کا اقرار کیا ہی کہ سنیوں
کو علی مرتضیٰ کے کلام سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ اُنکا بیان کیا ہوا کوئی مسئلہ
زیر عمل نہیں۔ اگر سب کے اقوال بہ نقل عبارات پیش کروں تو طوالت ہوگی
ولی اللہ صاحب کا جن کی صفت آپ کر چکے قرۃ العین کے صفحہ (۲۰۹) سے
ایک ارشاد دکھاتا ہوں جس سے آپ کو اپنے دعوے کی مضبوطی معلوم ہو جائیگی
وھو ہذا۔ اکثر اہل اسلام مالکان و حنفیان و شافعیان اند و اصل
مذاہب ایشان معتمد است بر مسائل اجماعیہ فاروق و بجز چند مسائل بر آثار
مرتضیٰ اعتماد ندارند و بر دست مرتضیٰ فتح اسلام واقع نہ شد و در ہیچ
فنے از فنون شرعی مدار کلی بر آثار مرتضیٰ نیامدہ و بر دست ایشان خلافت
منتظم نہ گشت۔ صفحہ (۱۸۳) پر لکھتے ہیں۔ غلط از حضرت مرتضیٰ واقع
شد۔ و آن غلط در مسئلۂ فقہ بود۔ اب جناب اپنے کلام اور ولی اللہ
صاحب کے بیان کا موازنہ فرما کر خود انصاف کیجیے کہ دونوں میں سے کسکو
سچا کہا جائے۔ میں آپ کو راست گو ماننے کے لیے تیار ہوں مگر شاہ ولی اللہ
کے قول کا ابطال کر کے کوئی مسئلہ ایسا دکھلا دیا جائے جو کہ چوتھے خلیفہ
سے آپ کے یہاں لیا گیا ہو۔
علماء۔ شاہ ولی اللہ کے بیان کی ہم تکذیب نہیں کر سکتے وہ علماے
جلیل القدر سے تھے تمام مذہبی امور پر اُن کی نظر تھی۔ ہم کسی ایسے مسئلہ کے

محمد یوسف۔ مجھپر یہ بات پورے طور سے ظاہر ہوگئی کہ سنی لوگ حق با
چوتھے درجہ کا خلیفہ حضرت علیؑ کو کہتے ہیں۔ مگر اُن سے دینیات میں
سروکار نہیں رکھتے ولی اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں اپنے عقیدہ
کا اظہار کر دیا کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رکھی اب میں یہ معلوم کرنا
چاہتا ہوں کہ شیعہ و سنی امام کے لیے کس کس شرط کو لازم جانتے ہیں
سید صاحب پہلے آپ بیان کیجیے۔ پھر حضرات علما سے دریافت کرونگا
محمد زکی بہت خوب۔ بہ تعمیل ارشاد مجکو پہلے بیان کرنے میں عذر نہیں

صفات امامت عند الشیعہ حسب بیان محمد زکی۔

ہم امامیہ اثنا عشریہ سوائے امر نبوت کے اور اُن خاص باتوں کے
جنکا علاقہ مخصوص آنحضرتؐ ہے اور جمیع علمی و نفسانی کمالات میں امام
کو ہمتائے نبی جانتے ہیں۔ ہمارے نزدیک امام میں اتنی باتوں کا ہونا
ضروری ہی اول خدا ور رسول کی اُس کی امامت پر نص ہو۔
دوسرے وہ منصوص علیہ معصوم ہو۔
تیسرے۔ رسول کے رشتہ داران قریبی سے ہو۔
چوتھے علم و شجاعت۔ و فصاحت و بلاغت و فقاہت میں۔
سرآمد معاصرین خود ہو۔ کسی مسئلہ میں دوسرے کا محتاج نہو۔ اِن صفا
کے حامل حضرت امیرؑ اور اُن کے گیارہ فرزند تھے۔ خدانے اُن کی امامت

مذہبی کتابیں بھی اِن اذکار سے مالا مال ہیں۔
سید سجاد حسین بارہوی کی اعجاز زواوُدی سے۔ جوکہ بجواب مطرقہ لکھی گئی ہی آپ جملہ معاملات متعلق بہ امامت معلوم کرسکتے ہیں چونکہ وہ کتاب اردو مین ہی جسکو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں اسلیے میں نے اُسکا حوالہ دیا ورنہ صدہا کتابیں عربی و فارسی کی ایسی ہیں جن سے ہر شرط امامت کا ثبوت مل سکتا ہی

محمد یوسف۔ (علماء ثلثہ سے) ہاں جناب آپ بھی ارشاد فرمائیں۔

علما۔ بہت مبارک۔

صفات امامت عند السنیہ حسب بیان مولوی صاحبان

جو شرائط کہ امامت کے لیے سید صاحب نے بیان فرمائیں ہمارے نزدیک ان میں سے ایک بات بھی امامت کے لیے ضروری نہیں ہی۔ مگر ہاں۔ اس میں کلام نہین کہ ہماری معتبر کتابوں میں اولاد رسول کی اُنھیں قیود سے تعریف موجود ہی جنکو سید صاحب بیان فرما چکے ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہی کہ ہمارے علما کا اِس بات پر اجماع ہو گیا ہی کہ امام کے لیے منصوص من اللہ والرسول ہونا ضرور نہیں۔ نہ عصمت و علمیت لوازم امامت سے ہی صرف امام کا مسلمان ہونا ضروری ہی۔ چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول میں لکھا ہی۔

سوائے اسلام در امامت شرطے نیست۔ بایں وجہ ہم امام کا افضل

زمانہ حال میں مولوی خلیل احمد صاحب ... نے ... پر
ایک کتاب مسمے بہ مطرقۃ الکرامہ لکھی ہی اُس میں ثابت کیا ہی کہ امامت
ایک ایسا فرضی امر ہی جسکا ذکر قرآن میں بھی نہیں۔ حالانکہ اکثر فروعی
باتیں کلام پاک میں درج ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت کوئی جلیل
مرتبہ نہیں جس کے لیے صفات گوناگوں کی ضرورت ہو۔ ابو شکور
سلمی کتاب تمہید کے صفحہ (۱۷۳) پر لکھتے ہیں کہ ہر فاسق و فاجر امام
ہوسکتا ہی جیساکہ بوجہ شوکت و سلطنت یزید و مروان و دیگر بنی امیہ
امام مان لیے گئے۔ ہمارے یہاں امام چند وجوہ سے ہوسکتا ہی۔
ازانجملہ ایک اجماع ہی کہ اہل حل و عقد۔ (چند ذی عزت وآبرو والے آدمی)
اتفاق رائے کرکے کسی کو خلیفہ بنالیں اِس عنوان سے حضرت ابو بکر
صدیق خلیفہ ہوے۔ حضرت عمر و ابو عبیدہ جراح نے اُن کو خلافت
کے لیے منتخب کیا زاں بعد اور لوگ شریک رائے ہوگئے۔

دوم استخلاف۔ یعنے امام سابق لاحق کو اپنا قائم مقام بنائے یہ صفت
حضرت عمر فاروق کو حاصل تھی۔ صدیق نے اُن کو اپنی جگہ تجویز کیا

سوم شورے یعنے ارباب مشورت باخود ہا مشورہ کرکے کسی کو خلافت
کے لیے تجویز کرلیں۔ اِس عنوان کے خلیفہ حضرت عثمان تھے۔

چہارم۔ قہر و غلبہ۔ یعنے کوئی شخص بزور بازو خلائق پر مسلط ہوجاے
... فرق نہیں۔ اسی نمبر

اخر میں حضرت معاویہ و یزید و مروان و ولید و تمام سلاطین گذشتہ و آیندہ داخل ہیں۔ انھیں کو ہم اولی الامر کہتے ہیں اور ان کی اطاعت کا فرض جانتے ہیں۔ فاسق ہو یا فاجر ابرار ہو یا ناہنجار بوجہ تعلقات و حکومت ہر مسلمان بادشاہ واجب الاطاعت ہی۔ اسی بنا پر ہم سلطان روم کو امیر المومنین و خلیفہ المسلمین اعتقاد کیے ہوے ہیں۔

محمد یوسف۔ (تمام صفات امام سُنکر۔ نہایت تعجب سے) کیا خوب مجکو اول آپ کے اسی اعتقاد پر تحیر ہوا تھا کہ جسکو خدا امام تجویز کرے اُس سے مفسدہ پیدا ہوا اسوقت انکار افضلیت و دیگر وجوہ سمند ناز پر ایک اور تازیانہ ہوا۔ تمام مذاہب دنیا میں ہر منصب کے سیلے سردار کا افضل ہونا ضروری ہی یہ عجب بات اسی مذہب میں دیکھی گئی ہی میں جو اکثر مساجد میں۔ اندھے کانڑے کنجے۔ بھٹیارے۔ ڈوم ڈھاڑی لوگوں کو امام جماعت دیکھتا ہوں یہ اثر اُسی پچھلی تجویز کا ہی۔ کیونکہ جب مذہب میں فاسق نائب نبی مان لیا گیا اور تمام احکام اُس کے مثل خدا و رسول واجب العمل سمجھے گئے اُس گروہ کے امام نماز بھی ایسے ہی عوام الناس ہونا چاہییں جن کی عوارات رہ کشادہ بازاروں میں نامحرموں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر چلتی ہوں۔

میری توکیا۔ کسی احمق کی عقل بھی اسکو تسلیم نہ کرے گی کہ مفضول کو فاضل

کیا میں بھی کسی کو اپنا قائم مقام نہ بناؤنگا۔ اِسوقت آپ فرماتے ہیں کہ حضرت
کے لیے ابوبکرؓ نے استخلاف کیا یہ حکم صدیق صریحاً خلاف سنت نبیؐ ثابت ہوا
آنحضرتؐ کے خلاف جو کیا جاوے وہ بدعت کہا جائیگا اب فرمایئے کہ استخلاف
میں حضرت ابوبکر نے بدعت کی اور حضرت عمر بدعتی خلیفہ ہوے یا کیا؟
دوم آپ ہر صاحب حکومت کو خواہ وہ خوش کردار ہو یا بد اطوار ہو اولوالامر
بتلاتے ہیں اور اس کی اطاعت کا فرض فرماتے ہیں میرا ذہن کبھی اس بات
کے قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتا کہ جس شخص نے خلاف طریقۂ رسول
استخلاف کر کے خلیفہ بنایا اور جو کہ ایسے طریقہ سے خلیفہ ہوا اُنکو نائب رسول
سمجھوں اور نابکار و بدشعار حاکموں کو اولی الامر اعتقاد کر کے دینی امور میں
اُنکی اطاعت کو واجب خیال کروں۔ جس آیت میں اولی الامر ہی اُس کے
الفاظ یہ ہیں۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ رسول اور
اولی الامر کی اطاعت ایک نوع کی بیان کی گئی ہی۔ میری عقل نہیں مانتی کہ
رسول معصوم اور حکام مطعون و مذموم درباب متابعت ایک درجہ رکھتے ہوں
آپ ایسے خلاف عقل و نامہذب مذہب میں میرے رہنے کی کوشش کرتے
ہیں۔ بخدا اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا کہ سنیوں کا ایسا ناپاک مذہب ہی تو
مسلمان ہوکر سنیوں کی جماعت میں نہ بیٹھتا۔ افسوس ہی کہ اتنے دنوں تک

ہیں کہ قبل از دفن نبی سقیفہ میں چند آدمی کے اتفاق سے حضرت ابو بکر خلیفہ ہو
مجکو اس جگہ سخت تشویش لاحق حال ہو رہی ہی عام دنیا کا قاعدہ ہی کہ جس جگہ
میت واقع ہوتی ہی وہاں سب کام بند کر کے اول مردہ کو دفن کرتے ہیں بعد ازاں
دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک احتیاط کی جاتی ہی کہ
اُس محلہ اور قرب و جوار کے لوگ بھی تا دفن اپنے سب کام معطل کر دیتے ہیں
رسولِ مقبول جیسا اولوالعزم نبی مرجاے اور اُس کے غلام جنازہ چھوڑ کر
سقیفہ میں چلے جائیں اُس کے نہلانے گاڑنے دابنے کی کچھ فکر نہ کریں معلوم
ہوتا ہی کہ وہ ہرگز فرستادۂ خدا اور سچے نبی نہ تھے اگر ہوتے تو اُن کے
تابعین کی نگاہ میں کم از کم اتنا وقار تو ہوتا کہ پس از مرگ دو مٹھی خاک
اُنپر ڈالدیتے۔ میری دانست میں آنحضرتؐ کی نبوت نے اتنا اثر بھی ان لوگوں
کے قلوب پر نہ ڈالا جتنا ایک بازی گر کی شعبدہ بازیوں کا چند دقیقہ کے
لیے ناظرین کے طبائع پر پڑجاتا ہی اور اگر اُنکو نبی برحق کہا جائیگا جیسا کہ
فی الواقع تھے تو بالضرور ماننا پڑے گا کہ جو لوگ نبی کے جنازہ کو چھوڑ کے
چلے گئے اُن کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ اخلاق نبوی کو اُنسنے بالکل
قبول نہ کیا جس طرح کہ پتھر پر جونک نہیں لگتی بعینہٖ یہی کیفیت اُن کے مزاج
کی تھی مدتوں حضرتؐ کی صحبت میں رہے۔ ہر طرح کے معجزات و مافوق البشری
معاملات دیکھے مگر جیسے گھر سے اول آئے تھے ویسے ہی رہے۔

شریک دفن و نماز جنازہ وغیرہ ہوے اس میں خرابی کیا لازم آئی۔

محمد یوسف ۔ سر سید محمد زکی سے ہکیوں جناب بعد تجویز خلافت اگر حضرت شیخین متوجہ بدفن و نماز ہوے تو اس میں کیا حرج واقع ہوا۔

محمد زکی ۔ حضرت دشوار تو یہی ہی کہ دشوار بھی نہیں - یہ بزرگوار نہ انتقال آنحضرت کے وقت موجود تھے نہ دفن میں شریک ہوے - ہر کام میں حضرت امیر حاضر رہے - چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم کے صفحہ (۵۱۲) پر تحریر فرماتے ہیں - سر مبارک آنحضرت درآخر وقت در کنار علی بود - یہ عام قاعدہ ہی کہ جب کسی شخص میں آثار مرگ نمایاں ہوتے ہیں تو دوست آشنا عزیز قریب سب اس کے پاس رہتے ہیں - شیخین سواے صحابیت رشتہ بھی آنحضرت سے نازک رکھتے تھے دونوں کی بیٹیاں حرم سرا میں موجود تھیں داماد کی روی حالت میں خسر کو چین نہیں آتا بیٹی سے زیادہ اس کے مرنے کا صدمہ ہوتا ہی تعجب ہی کہ یہ دونوں بزرگ کیسے سسرے تھے کہ داماد کے جی توڑنے سے اصلاً متفکر نہ ہوے اور بہ آرام و آسایش اپنے گھروں میں بیٹھے رہے تاریخ صحیح بخاری میں صفحہ ۲۲ پر جو عبارت لکھی ہی اسکا خلاصہ یہ ہی -

عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے جب وفات پائی میرے والد بزرگوار مقام

لکھا ہی کہ حفصہ نے اُن کے پاس آدمی بھیجا کہ حضرتؐ کا حال دگرگوں ہی۔ مگر وہ اُسوقت پہونچے کہ حضور وفات پاچکے تھے۔ یہ مقام غور طلب ہی کہ ہر آدمی کو بیٹی کے رانڈ ہو جانے کا سخت صدمہ ہوتا ہی۔ مگر شیخین کرام عجب مستقل طبیعت تھے مطلق خیال نہ ہوا کہ جوان بیٹیاں بیوہ ہو گیئں۔ اور امور سیاسی و تمدنی کے پیچھے مدینہ سے دور تر سقیفہ میں چلے گئے اور وہاں پہونچکر ایسے مشغول بہ معاملات ہوے کہ بالکل بے خبر ہو گئے۔

چنانچہ استیعاب جلد دوم مطبوعہ حیدرآباد دکن کے صفحہ (۶۶۶) پر لکھا ہی ابو ذویب کہتے ہیں کہ وفات نبیؐ کی خبر سُنکر جب ہم آئے تو مسجد رسولؐ کو خالی پایا حجرۂ رسولؐ سے رونے کی آواز کان میں آئی صرف اہلبیت وہاں موجود تھے میں نے پوچھا کہ اور لوگ کہاں ہیں کہا کہ سقیفہ میں۔ وہاں جاکر دیکھا تو ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ اور سالم اور تمام قریش وہاں موجود تھے۔

سیرۃ حلبیہ جلد ۳۔ مطبوعہ مصر کے صفحہ (۳۹۵) پر لکھا ہی کہ حضرتؐ نے دوشنبہ کو دوپہر کے وقت وفات پائی اور یہ صحیح طور پر ثابت ہوا ہی کہ بقیہ روز دوشنبہ اور شب و روز سہ شنبہ اور کچھ حصہ شب چہار شنبہ بلا دفن رہے اور وجہ تاخیر یہ ہوئی کہ سب لوگ سقیفہ میں بیعت ابو بکر کے جھگڑے میں مصروف تھے۔ زمانہ حال کے محقق اہل سنت

کہ آنحضرت کا بدن اقدس غسل ہوئے بغیر کفن پہنا اور بعد دفن ہو
انتظام خلافت کو دفن سے مقدم سمجھکر صحابہ نے اُس کو تاخیر میں ڈالدیا تھا
حضرات علماے کرام نے جو فرمایا ہی کہ بعد فراغ بیعت مشغول بہ دفن ہوے
یہ بھی صحیح نہیں کہ استیعاب مطبوعۂ حیدرآباد دکن جلد ۳ صفحہ (۱۴۰۰) پر ہی
عن عروہ ان ابا بکر و عمر لم یشہدوا دفن النبی وکانا فی الانصار فدفن قبل
ان یرجعا یعنے عروہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر دفن نبی میں شریک
نہیں ہوے سقیفہ انصار میں تھے پس دفن ہو گئے آنحضرت قبل اس کے
کہ وہ دونوں آئیں۔ یہ معاملہ ایسا مشہور زبان زد خاص و عوام ہی کہ شعراے
فارس بھی کہہ گئے ہیں اور غالبًا وہ مولوی روم ہیں۔ چوں صحابہ حب
دنیا داشتند ؛ مصطفےٰ را بےکفن بگذاشتند ؛ امید ہی کہ اب آپ کو یقین
کامل ہو گیا ہوگا کہ یہ حضرات وقت وفات سے تا دفن غیر حاضر رہے۔

محمد یوسف۔ (علماے ثلاثہ سے) آپنے دیکھا میر محمد زکی صاحب نے کیسا کتابی
ثبوت پیش کیا ہے۔

علماے ثلاثہ (بجاے جواب سکوت محض)

محمد یوسف۔ (سید محمد زکی کی طرف منھ پھرا کر)
کیوں جناب کیا اُسوقت کے مسلمانوں میں کوئی ذی لیاقت آدمی نہ تھا
جو ایسے لوگوں کو انتخاب کیا گیا جن میں کوئی خوبی نہ تھی۔

محمد زکی۔ میں اول عرض کر چکا ہوں کہ عصمت و طہارت و علمیت و شجاعت

محمد یوسف۔ (علمائے ثلاثہ سے) کیوں جناب خاندانِ نبوت کے ذیوقار لوگوں کی موجودگی میں یہ اشخاص کیوں منتخب کیے گئے جن میں کوئی قابلیت اہلبیتؑ رسالت سے فایق نہ تھی۔

علمائے ثلاثہ۔ ہم اِن چار خلفا میں پہلے دو حضرت ابوبکر و عمر کو نبی کا سُسر ہونے کی وجہ سے بزرگ جانتے ہیں اور آخر کے دو عثمان و علی کو داماد نبیؐ کے سبب سے عزت و مرتبت کے نیچے زینہ کا مستحق سمجھتے ہیں چنانچہ ہماری اعتقادی کتب میں اِس کی تفریق باین الفاظ کی گئی۔ فضل الشیخین وحب الختنین یعنے سسروں کی افضلیت اور داما دونکی محبت کا معتقد ہونا چاہیے۔

یوسف داماد و سسر کی وجوہات کو تو میں ہرگز نہ مانوں گا اِس کے متعلق پہلے گفتگو ہو چکی۔ ان سسر صاحبوں میں جنھوں نے باختیار خود استخلاف و شورے کو خلاف سنت نبوی جائز کیا کوئی خاص بات دکھلائیے جو کہ اہلبیتؑ رسول سے بڑھی ہوئی ہو اور جس کی وجہ سے یقین کر لیا جاے کہ خلافت میں بموجودگی قرابت داران نبی اِن کا استحقاق مرجح تھا۔

علما۔ (شدت سکوت سے سر بزانوی ندامت)

محمد زکی۔ حضرات علماء سوائے خاموش رہنے کے اشارہ سے بھی

بزرگوار ضرور تھے جنکو صفات شائستہ میں اعلیٰ درجہ کا حصہ ملا تھا۔
مگر چونکہ خدا نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہی لہذا حضرت امیر
علیہ السلام جنکو حضرات علما چوتھے درجہ کا اور شیخین سے رتبہ میں کم
بتاتے ہیں اُن تمام صفات میں جو کہ نائب نبی کے لیے واجب و ضروری
ہیں اکمل مرتبہ رکھتے تھے حضرات شیخین کسی ایک صفت کے بھی حامل نہ
تھے۔ چونکہ اُنکا دامن جنس کمالات سے خالی تھا لہذا سنیوں کو اس
بات کے داخل عقیدہ کرنے میں ضرورت داعی ہوئی کہ امامت کے
لیے افضلیت و علمیت و فقاہت کی ضرورت نہیں۔
جسوقت کہ حضرات علما نے جناب کے سامنے بیان فرمایا تھا کہ ہم فضلیت
کو شرائط امامت سے نہیں جانتے ہر جاہل و لا یعقل و بدعمل امام ہو سکتا
ہی۔ جسپر خلائق مجتمع ہو جاے۔ اُسوقت آپ کو سخت تعجب ہوا تھا
حقیر کچھہ اس سے بڑھکر سناتا ہی غالبًا وہ بات سنکر آپکا تعجب اور
بڑھیگا۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف مسلول میں لکھتے ہین۔
اگر بہ تسلط فاسق بادشاہ شود بر مردم اطاعت او فرض است و
خروج بروے حرام۔
اسی کتاب کے صفحہ (۹۰) پر در باب امامت یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ
اہل سنت و جماعت امام شخصے را گویند کہ مسلط باشد بر مردم بطوع و
تسلیم ...

صفحہ (۹۱ و ۹۲) پر تحریر ہی - اگر زن یا عبد مسلط شود اطاعت او واجب گردد - ہمبریں بنا اگر کوئی فاجر یا غلام بادشاہ وقت ہوجاے تو وہ سینون کے نزدیک ایسا ہی امام واجب الاطاعت ہوسکتا ہی جیسا کہ شیخین تھے -

یہ وحشت بھری اور نفرت انگیز تقریر سُنکر -

محمد یوسف - جناب یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کون ہیں جو فاجر عورتوں کے لیے مجوز امامت ہوے ہیں -

علماے ثلاثہ - بڑے عالم کامل تھے شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنے مولفہ رسالہ اتحاف النبلاء میں اُنکو (بیہقیِ) وقت لکھا ہی وہ جو ارشاد فرماتے ہیں صحیح ہی -

محمد یوسف - میں ہرگز یقین نہ کروں گا کہ کوئی مسلمان عالم اپنے پیشوایان دین کے لیے ایسے صفات تجویز کرے جو کہ سراسر خلاف عقل ہوں -

محمد زکی - چونکہ آپ حضرات علما سے گفتگو کر رہے ہیں مجکو دخل دینے کا کوئی حق نہیں مگر بہ طرفداری علما عرض کرتا ہوں کہ اِن کا فرمانا بالکل صحیح ہی کتب میں اِسکا پتہ موجود ہی جو صفات کہ مولوی ثناء اللہ پانی پتی نے خلفا کے لیے تجویز فرمایا ہی اُسکی تصدیق تورات سے بخوبی تمام

اپنے اوقات میں امام زمانہ مان لیے گئے۔

ایک مرتبہ معشوقۂ ولید نے امام جماعت ہوکر نماز جماعت بھی پڑھائی ہی حالانکہ نجاست جنابت و شراب سے اُسکا جسم ولباس بھرا ہُوا تھا۔

محمد یوسف۔ سوائے ازیں کہ میں اپنے اوپر نفرین کروں کہ کیوں ایسے نوری فرقہ میں داخل ہوا اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

محمد زکی۔ علمانے ہرچند چھپانا چاہا مگر اقتدار مذہب چھپ نہ سکا آخر کھُل ہی گیا۔ چونکہ آپ کو قبول اسلام سے ایک نوع کا پس وپیش ہی لہذا مجھپر فرض ہُوا کہ اصل واقعہ سے آگاہ کردوں کہ امامت کے باب مین یہ تعمیم کیوں کی گئی اُس کی اصلیت یہ ہی کہ جتنی باتیں امام کے لیے ہونی چاہئیں سنیوں کے مجوزہ خلفا اُن میں سے کسی ایک صفت کے بھی حامل نہ تھے تفصیلاً عرض کرنا تو داخل طوالت ہی اجمالاً بیان کرتا ہوں

شجاعت

جہاد میں جسکی تعریف کلام خدا میں اکثر مواقع پر وارد ہوئی ہی۔ ثلاثہ نے کوئی قابل داد کام نہیں کیا۔ اکثر لڑائیوں میں گریز پائی کی نہ اپنے ہاتھ سے کسی کو مارا نہ کسیکا ہتھیار کھایا۔

فصاحت وبلاغت

آج تک کوئی لکچر ان کا کسی باب میں میری نظر سے نہیں گذرا۔ اِن میں

ہی چنانچہ عثمان عبسو نے جب خلافت پہنکر منبر پر گئے آواز گلوگیر ہوگئی
سے اس کے کہ کچھ کہہ سکیں نیچے اُتر آئے احادیث بھی ان بزرگواروں سے
باین قلت نقل ہوئی ہیں کہ اُنگلیونکی پوروں پر شمار ہوسکتی ہین۔
حضرت ابوہریرہ جنکا شمار عام صحابہ میں ہی سرچشمہ احادیث بلکہ اس
فن کے تیز رفتار شہسوار تھے - پانچہزار احادیث اُن سے نقل ہوئی ہیں۔
شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء میں اس واقعہ کو بہ تفصیل لکھ چکے ہیں۔

حضرت کی فقاہت یعنی مسئلہ دانی

بقول سر سید احمد خانصاحب مرحوم حضرت ابوبکر محض نام کے خلیفہ تھے کل
سلطنت اسلام کی مینجری عمر کرتے تھے مناسب موقع سمجھکر اس مدار المہام
کا حال عرض کرتا ہوں۔
اکثر مسائل اسلام سے ناواقف محض تھے علماے غیر مذاہب جو حقیت
اسلام کا ثبوت طلب کرتے تھے اُنکو بالکل جواب نہ دے سکتے تھے۔
حضرت امیر علیہ السلام اُنکو عاجز و درماندہ پاکر بخیال حفظ اسلام جواب
مسکت دیکر اسلام کا اقتدار بڑھاتے تھے اسیواسطے وہ اکثر لولا علی لہلک
عمر کہا کرتے تھے۔ اور حضرت کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے تھے۔
عورات مدینہ کے سامنے درباب مسائل اُنکا ناطقہ بند تھا سر جلسہ نسوان
پردہ نشین اُنکو جاہل مسئلہ ثابت کردیتی تھیں۔ چنانچہ حضرت دوم نے
درباب تعین مہر ایک [illegible]

حضرت کی سخاوت

جناب عمر نے منبر پر بیٹھ کر خدا سے التجا کی کہ الہی میری ذات میں چند عیب ہیں اُن کو دور کردے از آنجملہ یہ کہ (انی بخیل فسخنی) مجھپر بخل غالب ہی اُس کو دور کردے۔ وانّی شدیدٌ فلیّنیِ میں سخت طبیعت ہوں نرم مزاج بنادے۔

حضرت عمر کی کریم النفسی

حضرت عمر انتہا کے غلیظ القلب تھے اور کج خلق وروکھے آدمی تھے اسی وجہ سے اُس زمانہ کے آدمی اُن کو فظ اور غلیظ کہا کرتے تھے۔ اُنکی تندخوئی وخشونت طبعی اِس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ شیطان بھی اُن سے پناہ مانگتا تھا۔ چنانچہ سنی صاحب وجد کرکے فرمایا کرتے ہیں کہ (الشّیطان یفرّ من ظلّ عمر۔)

حضرت عمر کا ایمان

وَانی ضعیف فقوتی۔ یعنے میرا ایمان ضعیف ہی اُس میں قوت دیدے افسوس ہی کہ جو شخص اپنے ضعف ایمان کا عام دربار میں اقرار کرے وہ کب کسی قوم کا پیشوا بن سکتا ہی۔ اِن معاملات پر جو کچھ مختصر بیان کیے گئے ہیں نظر فرماکر آپ خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر خلفاء ثلاثہ میں کوئی قابلیت ہوتی اور کسی ممدوح صفت میں اُنھوں نے حصہ پایا ہوتا تو علماء سنیہ کو

کے ساتھ باہم ہونے کے لائق نہیں بلکہ ہر ضروری صفت میں قیل ہے۔ لہذا
انھوں نے یہ فقرہ گڑھ لیا کہ افضلیت شرط امامت نہیں ہے بلکہ ہر جاہل و
فاسق و فاجر امیرالمومنین کہا جا سکتا ہے۔ یہاں تک ارزانی کی کہ عورات
فاسقہ و غلام کی امامت کے قائل ہو گئے۔

محمد یوسف۔ (علماء ثلثہ سے) کیوں؟ محمد زکی صاحب کا فرمانا آپ کے نزدیک
کہاں تک صحیح ہے۔

علماء۔ سب باتوں کا پتہ کتب میں موجود ہے۔ مگر دو ایک باتوں کی
نسبت کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔

اول۔ خلفا نے جو فرار از جنگ کیا اُسکو خدا نے معاف کر دیا۔ واقعات
اُحد کے دیکھنے سے یہ حال واضح ہو سکتا ہے۔ پس جس گناہ کو خدا نے
بخشدیا اُسکو فرد جرائم میں درج کرانا سراسر ناانصافی ہے

دوم۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ اگر زن یا عبد
مسلط شود اطاعت او واجب گردد۔ زن فاسقہ کی امامت کا الزام
محض بیجا ہے۔

محمد زکی۔ سنیے حضرت اس جگہ کسی خطا کے عفو یا باقی رہنے سے تو
مطلب نہیں۔ بلکہ یہ بات دکھلا دینی منظور تھی کہ خلفائے ثلاثہ شجاع
و بہادر نہ تھے اُسکو ثابت کر دیا گیا اگر یہ لوگ دیگر معارک و مجاہد میں

[illegible]

ہوسکتی ہی۔ مگر جبکہ وہ خطاکاری کے ٹپکے سے ہر وقت کمر کو کسے رہے اور اپنی عادت کو نہ چھوڑے وہ تیسری خطا کے حکم میں داخل ہوجاتا ہی

عذر ثانی کی نسبت یہ گذارش ہی کہ وہ ہی قاضی صاحب یہ لکھتے ہیں۔

اگر یہ لتستلط فاسق بادشاہ شود بر مردم اطاعت او فرض ست و خروج بروے حرام۔ اِس کو میں اول پیش کرچکا ہوں جس طرح فاسق مرد کی اطاعت فرض ایسے ہی فاسقہ عورت کی اِس میں آپ کو تعجب کیا ہی؟ بیچاری رنڈیوں نے کیا خطا کی ہی جو اُنکو مستثنے کیا جاے۔ رنڈی باز و رنڈی دونوں امام ہوسکتے ہیں۔ اگر مرشد آباد والی بھاگ بھری اور پٹنہ کی دلجان کسی عنوان سے حاکم بنجائیں تو آپ اُنکی امامت کے بحکم مذہب ضرور معتقد ہوں گے۔ اور اگر اُن سے بغاوت کرکے برسر پرخاش ہوے تو ارتکاب حرام کریں گے جسکا نتیجہ جہنم ہی۔

محمد یوسف۔ میر صاحب واللہ آپ ایسا تسکین و اطمینان بخش جواب دیتے ہیں کہ طبیعت پھڑک جاتی ہی۔ میں اِسکو مان گیا کہ رنڈی کی امامت حسب مذہب اہل سنّت صحیح ہی۔ آپنے قبل ازیں فرمایا تھا کہ حضرت امیرؑ کی ذات میں وہ تمام کمالات قدرت نے ودیعت کیے تھے کہ جو نائب نبی کے لیے ضروری ہیں۔

[illegible]

آپ مثل حضرت عیسٰے علیہ السلام مردوں کے زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتے تھے۔ تحفہ کے باب اول میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے جنکو حضرات علما فن مناظرہ کا امام تبلاتے ہیں صاف لکھدیا ہی کہ عبداللہ ابن سبا یہودی نے اُن صحابۂ رسولؐ سے جو کہ حضرت امیرؑ کے ساتھ تھے دریافت کیا کہ علیؑ میں جو چند باتیں مثل شجاعت و فصاحت و بلاغت و احیاے اموات وغیرہا ایسی دیکھی جاتی ہیں جو کہ طاقت انسانی سے باہر ہی آخر سمجھتے بھی ہو۔ ان کمالات نامتناہی کی حقیقت واقعی کیا ہی۔ سب حیران ہو کر کہنے لگے کہ ہمارا فہم اُسکے ادراک سے قاصر ہی۔ اُسنے منظر دھوکا دہی و فریب بازی اُن لوگوں کو مغالطہ دیا کہ سوائے خدا کے اور کوئی اِن امور پر قادر نہیں ہو سکتا۔ پس تمکو یقین کرنا چاہیے کہ علیؑ بے شبیہ خدا ہیں بظاہر جامۂ انسانیت سے آراستہ ہیں اور بہ باطن خالق و رازق و حیات و ممات کے مالک ہیں عبداللہ ابن سبا کی یہ تقریر سُنکر ایک بڑی جماعت اہل اسلام جنمیں صحابہ و تابعین داخل تھے معتقد بہ الوہیت مرتضوی ہو گئے۔

اس بات کے بیاں کرنے سے معاذ اللہ میری یہ غرض نہیں کہ حضرت امیرؑ خدا تھے۔ بلکہ مطلب یہ ہی کہ جناب علیؑ مرتضیٰ کو اللہ نے ایسے کمالات عنایت فرمائے تھے جو کہ معاصرین سے کسی ایک کو بھی حاصل نہ تھے۔ اگر اس زمانہ میں کوئی اور شخص اور خصوص خلفاے ثلثۃ مقامات مندرجے

صاف طور پر دلالت کرتا ہی کہ وہ بعد نبی بیعدیل و بے نظیر تھے۔

یوسف۔ ای حضرات علماء مجکو یہ تو بتا دیجیے کہ علیؑ جیسے باکمال بزرگ کو اُسوقت کے لوگوں نے کیوں خلافت کے واسطے منتخب نہ کیا اور ثلاثہ کو جن میں بمقابلہ حضرت امیرؑ کوئی قابلیت نہ تھی کس بنا پر تخت حکومت حوالہ فرمایا۔

علما۔ اِسکے خاص وجوہ ہیں۔

یوسف۔ آپ اُن وجوہ کو صاف صاف بیان فرمائیے۔ مگر یہ احتیاط رہے کہ غلط بیانی کو بالکل دخل نہ ہو کیونکہ یہ دینی معاملہ ہی اور اِسی کے تصفیہ پر تمام دار و مدار ہی مجکو معمولی آدمی نہ سمجھنا اگر خلافِ کتب بیان کیا ابھی مجسٹریٹ سے کہکر بہ جرم دغو کا دہی جیلخانہ بھجوا دوں گا۔

علمای ثلثہ (باہمدگر اشاروں میں) مناظرے بہت دیکھے مگر یہ جنگی مناظرہ کہیں نہیں دیکھا

مولوی سلامت اللہ۔ (جھک کر سمیع اللہ کے کان میں)

یہ شخص بڑا با توقیر ہی۔ حکام میں کامل رسوخ رکھتا ہی بوجہ پرنسپل ہونے کے سب عہدہ دار دبتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کا بیٹا بھائی بھتیجا تعلیم پاتا ہی اگر ہمارے تقریر خلاف واقعہ ہوئی تو ابھی حوالات میں بھجوا دیگا

میش برس نیست یہ شیعہ ہو جاے بلا سے ہماری جان تو اس اژدگرٹے

کریں سے اگر خلافی کتب نہیں تو میر محمد زکی رولٹ دیویں کیونکہ یہ تمام باتو

سے پورے واقف معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت ابو بکر کے خلیفہ ہونے کی بنیاد صرف اسقدر ہی کہ جسوقت نبی کی وفات واقع ہوئی اِنکو فکر پیدا ہوئی کہ نعش رسول کا گاڑنا دابنا ضروری ہی یا خلافت کا اِنتظام کرنا۔ اُسوقت یہ ہی راے قرار پائی کہ حضرت کا بدن اقدس متعفن ہونے سے محفوظ ہی اگر دو چار روز جنازہ رکھا رہا تو کچھ حرج نہیں لیکن خلافت کا معاملہ طی ہو کر اگر کسی کے سر پر تاج امامت نہ رکھا گیا تو امر اسلام درہم و برہم ہو جائیگا۔ ہمارے علماے متقدمین نے ایسا ہی لکھا ہی اور زمانہ حال کے محقق کامل مولوی خلیل احمد صاحب نے بھی ہدایات الرشید کے صفحہ (۱۵۱) پر یہی تحریر فرمایا ہی۔

محمد زکی۔ اِس جگہ اتنا اور ارشاد فرما دیجیے کہ قرآن تمام ضروریات اسلام پر شامل ہی۔ یا بعض پر اور نبی علم آئندہ رکھتے تھے اور اِن فتنہ و قضایا سے جو اسلام میں واقع ہوے باخبر تھے اور حضرت نے تبلیغ رسالت پوری کی یا ادھوری۔

علماے ثلاثہ۔ قرآن میں ہر چیز کی خبر ہی کوئی بات متعلق بہ اسلام ایسی نہیں جو کہ مذکور نہ ہوئی ہو۔ آیہ مبارکہ لا رطب ولا یابس اِلّا

فی کتاب مبین [illegible]

چنانچہ آپ کی عقد ہا چنین تو بیان ... ہیں جو کہ ... تو

پہنچ چکی ہیں۔ اور ابلاغ احکام الٰہی اُن کی ذات اقدس سے پورا ہوا

محمد یوسف۔ اِسوقت اچھا موقعۂ امتیاز ہی۔ ہرگاہ قرآن تمام چیزوں

پر احاطہ کیے ہوے ہی اور نبی پوری تبلیغ رسالت کر گئے۔ تو دیکھنا

چاہیے کہ قرآن میں خلافت کا کیا فیصلہ ہوا اور نبی نے اس کی بابت

کیا ارشاد فرمایا۔

علمای ثلاثہ۔ ہرچند کہ قرآن پاک ہر خشک و تر کی خبر کا ذمّہ وار ہی

اور نبی نے بھی تبلیغ احکام میں کوتاہی نہیں کی مگر سخت افسوس ہی

کہ نہ قرآن میں خلافت کا ذکر ہوا اور نہ نبی نے اِس میں توجہ فرمائی اگر

اپنے مذہب کے علما کے تمام اقوال نقل کریں تو طوالت ہوگی صرف

دو عالموں کا بیان پیش کرتا ہوں۔

مرزا حیرت دہلوی اوائل کتاب (خلافت شیخین) میں اِس کے

مقر ہوے ہیں۔ نیز مولوی خلیل احمد صاحب نے مطرقۃ الکرامہ میں

اِسی بات پر زور دیا ہی کہ خدا نے ادنےٰ ادنےٰ باتوں کا قرآن میں ذکر کیا ہی

مگر خلافت کا بالکل مذکور نہیں ہوا۔ اِشارۃً بھی کچھ پتہ نہیں۔ ہاں!

حضرات شیعہ کثیر التعداد آیات قرآن پر مستدل ہو کر مثبت امامت

ہوے ہیں۔ نیز نبی کی نسبت بھی اُن کا یہ خیال ہی کہ خلافت کا انتظام

بہ اظہار اسمیت کر گئے ہیں۔

تک نہ پہنچایا ہو تو خلافت نے کیا قصور کیا تھا جسکو خدا و نبی دونوں بھول گئے
اس موقع پر سوائے دو باتوں کے تیسری وقعتِ خیال نہیں ہو سکتی۔
اول یہ کہ قرآن جسنے ہر بات کے ذکر کا ذمہ لیا غلط ہے۔
دوم۔ خلافت کی وہ عزت جسکو تم نے بیان کیا ہے محض بے بنیاد۔
علیٰ ہذا نبی کی نسبت بھی صحیح طور سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ تبلیغ احکام میں آنسے
فروگذاشت ہوئی اور اپنے بعد کے مفاسد و فتن سے وہ آگاہ نہ تھے۔ اگر
بقول تمھارے باخبر تھے تو کیا اُنکو یہ معلوم نہ تھا کہ میری امت میں یہی اختلاف
امامت باعث تفرقہ ہو کر مضعف اسلام ہوگا اسی جھگڑے میں ہم کئی روز
تک سیر و زمین نہ ہوں گے۔
میں نے کتب قدیم میں دیکھا ہے کہ ہر نبی نے اپنے جانشین کا انتظام کیا ہے۔
بسا تاسف ہے کہ خاتم النبیین جن کی شریعت قیامت تک باقی رہنے والی
ہے وہ بلا انتظام نیابت رخصت ہو کر اُمت کے ہاتھ میں ڈیڑھ ہاتھ کا جوتہ
دیگا ہیں کہ باخود ہالڑ جھگڑ کر جہنم کے خالی پیٹ کو بھرتے رہو۔
مجکو اس مذہب سے جسقدر حسن ظن تھا وہ سب تمھاری تقریر نے میری طبیعت
سے اسطرح نکالدیا جیسا کہ مسکہ (مکھن) سے بال۔
میرے نزدیک حضرات شیعہ ہی حق پر معلوم ہوتے ہیں جو کہ حسب تسلیم آپ کے
آیات قرآن سے ثبوت امامت پیش کرتے ہیں اور احادیث نبوی کو پیشتر

لازم آتی ہی مگر آپ اپنے کلام کا سلسلہ وہیں سے قائم کیجیے جہاں سے چھوڑا تھا تاکہ تمام واقعات پر نظر کر کے نتیجہ نکالا جاسکے۔

حضرت ابو بکر نعش نبی چھوڑ کر کہاں تشریف لے گئے اور پھر کیونکر متصرف بہ خلافت ہوئے

علمائے ثلثہ مدینہ کے متصل ایک جگہ تھی جسکو سقیفہ بنی ساعدہ کہتے تھے وہاں حضرت ابو بکر و عمر و دیگر صحابہ نبی کو بید فن چھوڑ کر چلے گئے اور انصار سے جو کہ قبل ازین وہاں آگئے تھے در باب خلافت حرف زن ہوئے۔

کتب میں سب باتیں درج ہیں۔ بالآخر بہ تجویز حضرت عمر و ابو عبیدہ جراح حضرت ابو بکر خلافت کے لیے تجویز کیے گئے۔ سوائے خاندان نبوت و بعض اصحاب اور سب لوگوں نے اُن کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔

قرابت داران نبی اور خصوص حضرت امیر کو اس خلافت سے بجد کراہت و بیدلی تھی کہ اکثر بنی ہاشم خانہ سیدہ میں جمع ہوکر در باب معزولی ابو بکر مشورہ کیا کرتے تھے حضرت عمر کو جب اس کی اطلاع ہوئی وہ دروازۂ جناب سیدہ پر گئے اور اُن سے التماس کیا کہ آپ کے مکان میں ایسا اجماع مناسب نہیں۔

محمد زکی۔ آپ صاحب علمائے دین میں شمار ہوتے ہیں پورا واقعہ بیان کیجیے۔ کہ حضرت عمر کس حیثیت سے جناب فاطمہ کے مکان پر گئے اور کن

واقفیت بڑھی ہوئی ہو تو بتا دیجیے۔

محمد زکی۔ جناب مہربانی فرماکر اپنی مذہبی کتابیں دیکھیے بخدا اگر صرف اسی قضیہ کو بلا جنبہ مذہب آپ نظر فرمائیں گے تو سنیت سے دست کش ہو کر میرے ہم آواز ہو جائیں گے۔

حضرت عمر دوسری دفعہ جناب سیدہ ع پر ایسی معمولی حیثیت سے تشریف نہ لائے تھے جیسا کہ شریف آدمی کسی کو سمجھانے کے لیے جایا کرتے ہیں بلکہ وہ ایک خاص عنوان سے رونق بخش ہوئے تھے ایک آدمی آگ اور لکڑیاں لیے ساتھ ساتھ ہوئے اور حضرت دوم چلا چلا کر فرما رہے تھے کہ اے فاطمہ ان خیانت شعار لوگوں کو اپنے گھر سے نکال دو ورنہ میں حکم دوں گا کہ ان مفسدوں پر یہ گھر پھونک دیا جائے سیدہ نے کہا کہ اے عمر اس گھر میں امانت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ حسنین ع موجود ہیں کیا تم انکو بھی جلا دوگے حضرت دوم نے غایت جوش اسلام سے فرمایا کہ میں حسنین ع کی کچھ پروانہ کرونگا علمائے ثلاثہ قہر خدا سے ڈرو کہیں آسمان نہ ٹوٹ پڑے تم لوگ افترا پردازی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔

محمد زکی۔ افسوس ہے آپ اپنی مذہبی کتابیں ملاحظہ نہیں فرماتے ہمارے کہنے پر کان نہیں رکھتے۔ دوسروں کو جھوٹا کہدینا ایک آسان بات ہے لیکن ایک طرح سے ہیں آپ پر بھی الزام نہیں لگا سکتا آپ صاحب بجائے

وہ اس طور پر کے مسلمان نہ تھے جیسا کہ آپ سمجھے ہوئے ہیں اُن کے
دماغ کی ساخت بہت پر خشونت تھی دنیا کے سامنے وہ دین کی کوئی
حقیقت نہ جانتے تھے ایک حسنین ؑ کیا وہ خلافت کے لیے تمام دنیا کو برباد
کردینے والے تھے۔ میں آگے چلکر بتادونگا کہ آپ کے علمائے معتمدین نے
خانہ فاطمہ پھونک دینے میں حضرت عمر کی تصویب رائے کی ہی اور اُن کی
اس حرکت کو سنت نبوی قرار دیا ہی اب مہربانی فرماکر بگوش توجہ فرمائیے
آپ کے سترہ علمانے لکھا ہی کہ حضرت عمر نے جناب فاطمہ کو دھمکایا خوف
دلایا کہ تم علی وزبیر و بنی ہاشم کو منع کرو کہ تمھارے گھر میں بیٹھ کر ابو بکر
کی مخالفت پر اجماع نہ کریں ورنہ بخدا میں اُن پر یہ آپ کا جھونپڑا
پھونک دونگا گو آپ میرے نزدیک عزیز تر ہیں اور آپ کا احترام
واجب جانتا ہوں۔ لیکن اس موقع پر وہ نیاز مندی و حسن عقیدت
کچھ کام نہ دے سکے گی اور میں نے جو کچھ کہا ہی کر گذروں گا۔
تاریخ طبری و واقدی و ازالۃ الخفا وغیرہ میں یہ واقعۂ ہوش ربا
بتفصیل لکھا ہی۔ ہمارے ایک جلیل القدر فاضل نے تشئید المطاعن
میں عمر صاحب کے دوسری طعن کا جس جگہ جواب دیا ہی وہاں سترہ کتابوں کی
عبارت متعلق بہ قضیۂ آتش زنی نقل کردی ہیں اور بایں خیال کہ اہل سنت کو
یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ علمائے غیر معتمد تھے اُنکا وہ اعتبار بھی ثابت کردیا جو کہ معتبرین اہل

... مسماة تبادیہ کوئی بھرہ مساوات اور
ڈپٹی فضل احمد صاحب و ڈپٹی محمد تقی صاحب منیجر ریاست چھتاری کے باہم واقعہ
آتش زنی پر گفتگو ہوئی میر صاحب موصوف نے تشئید المطاعن سے سترہ
علما کی عبارتیں دکھلائیں منجملہ اُن کتب کے شاہ ولی اللہ کی ازالۃ الخفا
کا بھی حوالہ دیا گیا تھا ڈپٹی فضل احمد صاحب بہادر موصوف الصدر نے فرمایا کہ
ازالۃ الخفا کا اردو میں ترجمہ ہوگیا ہی اور وہ ہمارے پاس موجود ہی
میر صاحب نے فرمایا کہ اب کسی دوسری کتاب کے تلاش کرنے کی اور اس میں
مضمون دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ شاہ صاحب عند السنیہ بڑے
معتمد عالم ہیں اگر حسب بیان عالم شیعہ اُس میں یہ جھگڑا نکل آیا تو تسلیم
کرنا پڑیگا اور اگر ازالۃ الخفا سے وہ مضمون برآمد نہ ہوا تو سمجھ لیا جائیگا کہ
عالم شیعہ دیگر کتب کے حوالہ دینے میں بھی صحیح القول نہیں ہیں۔ بالآخر
ڈپٹی صاحب بہادر نے ترجمہ ازالۃ الخفا ہاتھ میں لیا اور حسب بیان میر صاحب
مقصد دوم مآثر ابی بکر میں دیکھنا شروع کیا حرف بحرف بے کم و کاست
وہ عبارت نکل آئی جو کہ میر صاحب نے تشئید المطاعن سے اُن کے سامنے
پیش کی تھی اُسوقت جو اثر کہ اہل سنت پر پڑا عقلا اُسکا اندازہ بجائے
خود کر سکتے ہیں۔

غرضکہ یہ معاملہ نہ افترا ہی نہ بہتان آپکو یقین کامل کرنا چاہیے کہ حضرت
عمر بالضرور اس فعل کے مرتکب ہوئے ... شاہ عبد العزیز نے بھی ...

اُنھوں نے محض دھمکی دی تھی اور جلایا نہ تھا۔ لیکن اگر عمر اُس گھر کو پھونک
بھی دیتے تو ماجور و مثاب ہوتے نہ کہ معتوب و گنہگار۔ تحفہ کے باب دہم
سے حضرت عمر کا دوسرا طعن پیش کرتا ہوں آپ خود ملاحظ فرمالیویں۔
تا دیر علما صرف معائنہ رہے اور ٹھنڈی سانس بھر کر کتاب رکھدی اور
بیان طراز ہوے کہ بزرگان دین کے مقدمہ میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے جبکہ
شاہ صاحب اُن کے فعل کو اچھا بتاتے ہیں تو ہمکو کون موقع عذر ہو سکتا ہے
یہ تمام تقریر سنکر۔
محمد یوسف (بصد حیرانی و سراسیمگی علمای ثلاثہ کی طرف رخ کرکے) بخدا قبل
از معائنہ تحفہ میں بھی یہ ہی سمجھ رہا تھا کہ یہ مقدمۂ خانہ سوزی غلط ہوگا
کون ایسا مسلمان ہی کہ اپنی مرشدزادی کے ساتھ سنگین برتاؤ کریگا۔
بخدا اگر قبل از اسلام جبکہ میری نظر میں آنحضرتؐ کا کچھ بھی وقار نہ تھا
مجھ سے کوئی خواہش کرتا کہ بجرم عدم قبول نصرانیت کسی ادنی مسلمان کا
گھر پھونک دو تو مجھسے ہر گز یہ قساوت نہ ہوتی نہ معلوم آنحضرتؐ کے مصاحب
خاص کس دل و جگر کے تھے کہ اپنے نبی کی اکلوتی بیٹی کو تعذیب نار کا خوف
دلایا۔ بھلا اُن لوگوں نے تو اس قسم کی سفاکی سے فائدہ اٹھایا۔ اب
آپ حضرات جو اُن کے افعال کو جائز سمجھکر فرماتے ہیں۔ جب شاہ صاحب
مقدمۂ آگ میں خلفاء کو برسرراستی بتاتے ہیں تو ہمکو کیا عذر ہو سکتا ہے

میں کیا مفاد پیش نظر ہی - دینی فائدہ تو معلوم مجکو تو دنیا میں بھی آپ کا لیسا
بھرتا نظر نہیں آتا براے خدا سچ فرمائیے اگر آپ اُسوقت ہوتے تو حضرت عمر کو
اس حرکت بیجا سے روکتے یا اُس آگ پر دوچار لکڑیاں اور ڈالدیتے

علماے ثلاثہ - ایمان کی بات تو یہ ہی کہ اگر حضرت عمر نے ایسا کیا
تو بےشبہ وہ اس کے جواب پر مجبور کیے جاسکتے ہیں - ہاے غضب
خلیفہ سے یہ ایسا فعل روے ظہور لایا کہ جسپر ہم حاشیہ توجیہ چڑہانے
سے معطل ہیں۔

محمد یوسف - بھلا یہ تو فرمائیے جس موقع بیعت کا آپنے نام لیا وہ کیا
جگہ تھی آیا کوئی اسلامی ہال تھا یا کسی مقدس جگہ کا یہ نام ہی -

علماے ثلثہ ہمکو اُس مقام کے فضائل معلوم نہیں - مگر اتنا ضرور جانتے ہیں
ہو سکتا ہی کہ وہ موقع فی الواقع کوئی معزز ہوگا جبھی تو خلافت نبوی
کا بنیادی پتھر اُس میں رکھا گیا -

محمد زکی - حضرت سقیفہ کے فضائل محتاج بیان نہیں بطون کتب
اُس کی تعریف سے بھرے ہوے ہیں - صاحب غیاث اللغات
سنی المذہب لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں یہ مقام پجے غنڈے اوباش
وچور و اُچکے وغیرہ لوگوں کے لیے گوشہ امن تھا بدر و یہ لوگ امور
باطل کے لیے اُسی جگہ مبٹھکر مشورہ کیا کرتے تھے -

قائم ہونے کے لیے اتنا اور فرما دیجیے کہ ابو بکر صاحب نے خلافت کو کس حیثیت
سے چھوڑا آیا مثل رسول بلا انتظام نیابت رحلت فرمائے ملک بقا
ہوگئے یا کیا۔

علمائے ثلاثہ۔ حضرت اول کچھ اوپر دو برس خلافت کر کے عازم دار القرار
ہوئے اور چلتے وقت بذریعہ تحریر حضرت عمر کو خلافت کا مختار بنا گئے۔
انھوں نے اپنے بعد چھ آدمیوں کی رائے پر امر حکومت کو محول کر دیا اُن
چھ سے ایک شخص نے جو کہ اُس کمیٹی کا پریسیڈنٹ تھا (عبدالرحمن ابن
عوف) حضرت عثمان کے ہاتھ میں خزانہ کی کنجیاں دیدیں۔

محمد زکی۔ اگر اجازت ہو تو میں اِس جگہ کچھ عرض کروں۔

علمای ثلاثہ۔ بسم اللہ شوق سے

محمد زکی۔ اول میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ واقعات بیان کرنے میں
جادہ راستی سے قدم نہیں ہٹایا۔ اگر ہر معاملہ کو اسی طرح بیان فرمایا
کریں اور کج مج نہ ہوا کریں تو صحیح بات کے ظاہر ہونے میں کبھی بھی
خرابی نہ ہوتا۔ نیا یہ گذارش ہی کہ حسب اصولِ مقرر کردۂ اہل سنت
تینوں خلافتیں باطل تھیں۔ دیکھیے قبل ازین آپ کی جانب سے یہ
بحث بیشتر طے ہو کر ہو چکی ہی کہ صحیح خلافت وہی ہی جسکو چند اہل الرائے
تجویز کر دیں پھر ان خلافتوں کے ابتدائی حالات پر نظر کرنے سے

خاندان نبوت جوکہ مسلمانوں کا سردار تھا اِس انتخاب سے بجد سے ناراض رہا جسپر کہ اُن کو کبھی خلیفہ حق نہ سمجھا اور مدام رنج کینہ دمغز دلی میں گوشمالی رہا۔ جسپر حضرت عمر کو آگ لگا دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

حضرت عمر کی خلافت پر لوگوں نے دل تنگی ظاہر کی اور بوجہ خشن مزاجی اُنکا حاکم ہونا پسند نہ کیا جس کی تصریح آپ کی کتب میں موجود ہی۔

حضرت عثمان صرف ایک معمولی آدمی کی تجویز سے خلیفہ بن گئے۔ اگر بقول صاحب تحفہ خدا اور رسول کو اُس میں دخل نہ تھا اور اُمت ہی کے ہاتھ سے خلیفہ ہونا اصلح سمجھا گیا تھا اُسکا عنوان یہ ہوتا کہ پہلے تمام اصحاب موجودۂ مدینہ آنحضرت کو سپرد زمین کرتے زاں بعد حسب دستور زمانہ و رواج ملک ونیز بہ پابندی شریعت اہل بیت کو جو کہ اصلی صاحب ماتم تھے تسلّی و دلاسا دیکر مسجد نبوی میں جمع ہوکر باخود با مشورہ کرتے کہ نبی تو وفات پاگئے اور بنا براجرائے کار شریعت کسی کو حاکم تجویز کرلینا ضروری ہی۔ ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہونا چاہیے جو کہ مثل رسولؐ یا آنکہ اُن کے قریب قریب امور دینی اسلامی و دنیا کا انتظام کرسکے شریعت کا پورا واقف اور اُسکا عامل ہو۔ علم اور فضل اور فصاحت کلام میں سرآمد معاصرین خود ہو تمام علماء یہود و نصاریٰ و دہریہ پر عند المباحثہ حقیت اسلام ثابت کرسکے۔ شجاعت و جمولت میں یگانہ زمانہ ہو

بستیوں کو اُسنے اجاڑا ہو عرب میں اُس کی دھاک بیٹھی ہو - عدل و انصاف
اُسکا شیوہ ہو - عزیز و بیگانہ کا جانب دار نہ ہو سب مسلمانوں کے ساتھ یکساں
برتاؤ رکھنے کا خوگر ہو - مزاج میں سادگی ہو فظاظت و غلاظت کے پاس نہو
اخلاق کریمانہ پر پورا عمل کرتا ہو - اگر یہ طریقہ جو کہ مملو از صواب ہی اختیار
کیا جاتا تو غالبًا لایق اعتبار سمجھا جاتا - مگر سقیفہ کی کارروائی اور حضرت ابوبکرؓ
کے افعال سے پایا جاتا ہی کہ ان میں سے ایک بات پر بھی لحاظ نہیں کیا گیا علاوہ
بریں ان خلافتوں پر بڑا بھاری الزام بدعتی ہونے کا قائم ہوتا ہی - جبکہ نبی
نے بقول اکابرین اہل سنت کسی کو خلیفہ نہ کیا تھا اور ایسا کرنا داخل مفسدہ
سمجھا گیا ہی تو حضرت ابوبکرؓ نے بہ مخالفت صحابہ حضرت عمر کو کیوں چارج دیا
اور حضرت عمرؓ نے بخلاف طریقہ رسولؐ شورے کیوں تجویز فرمایا - بدعت
اصطلاح شرع میں اُسی فعل کو کہتے ہیں جسکو نبی نے نہ کیا ہو - آپ کے علمائے
اعلام فرماتے ہیں کہ آں حضرت نے کبھی ایسا نہیں کیا اندریں صورت ابوبکرؓ
عمرؓ کے خلیفہ کرنے میں بدعتی قرار پاے اور خلافت عمر یہ اُسکا ثمرہ ہوئی
علی ہذا مجلس شوری چونکہ ایک شخص کی راے سے جو کہ نتیجہ بدعت تھا قائم
ہوئی تھی لہذا لایق برہمی تصور ہوئی اور ہر سہ خلیفہ کا مرتبہ عند الشرع
سواے مذموم ہونے کے کچھ بھی نہ رہا - میں تم سے بہ قسم پوچھتا ہوں کہ
بندہ نے جتنی باتیں متعلق بہ میزان اجماع کہیں یہ صحیح ہیں یا غلط اور آپ کے

کے لوگوں کو نظر ڈالنی چاہیے تھی مگر عجب طرح کا ہڑبونگ مچا تھا کہ کسی نے
اِن باتوں پر نگاہ نہ کی۔ رہا خلفا کا بدعتی ہونا یہ تو ایسے صاف طریقہ سے
بیان کیا گیا ہے کہ اصلا مجال دم زدن نہیں۔ افسوس ہے کہ اس کھلی ہوئی
بدعت پر کسی کا خیال نہیں گیا ہم بھی آپ کے کہنے سے کچھ سمجھے ہیں

محمد یوسف۔ (علمائے ثلاثہ سے) آپ حضرات سے میں چند باتیں پوچھنا
چاہتا ہوں چونکہ آپ چل نکلے ہیں اور کچھ کچھ جواب دیئے اور امر حق کے
تسلیم کرنے کے عادی ہوگئے ہیں لہذا براہ مہربانی اُنکا تفصیلی جواب عنایت
فرمائیے اول یہ کہ قرآن کی بابت آپ نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ہر خشک و تر
پر محیط ہے خود ہی یہ بیان کیا کہ خلافت جیسی ضروری چیز کا اُس میں ذکر
نہیں یہ کیا بات ہے اس بیان سے اقتدار قرآن بڑھا یا کہ اُس کے مرتبہ میں
فرق آگیا۔

دوم۔ نبی کی نسبت بیان کرتے ہو کہ وہ ہر آنے والی چیز سے واقف تھے
اور تبلیغ رسالت بوجہ اتم کی اُس کے خلاف یہ بھی کہتے ہو کہ خلافت کے
متعلق کچھ بھی ارشاد نہیں ہوا آپ کا یہ متناقض بیان شان رسالت کا
گھٹانیوالا ہے کہ بڑھانے والا۔

علمائے ثلاثہ۔ سب باتوں کے جواب کا ہمیں کیوں بار ڈالا جاتا ہے۔
محمد زکی صاحب سے بھی پوچھیے۔ جیسا کہ قرآن و نبی کو ہم مانتے ہیں وہ

نسبت جناب خود اقرار کرچکے ہیں کہ جبکہ اکثر آیات قرآن واحادیث نبوی کو
بہ ثبوت خلافت پیش کرتے ہیں - میرے اقرار سے قرآن و نبی کی تصدیق ہوتی
ہی اور آپ کے بیان سے دونوں کے اعتبار میں موقعۂ حرف زنی ملتا ہی -
آپ دیدہ ؤ دانستہ امر حق کے چھپانے اور مٹانے میں کوشش کرتے ہیں
جسکا نتیجہ بالآخر پشیمانی ہوتا ہی آیات قرآن جو ہم بہ ثبوت خلافت پیش
کرتے ہیں اُن کے معانی ومطالب وشان نزول میں آپ شاید کچھ کلام کریں
مگر احادیث نبوی سے جو کہ مثبت خلافت ہیں اور آپ کے صحیحین میں
جنکو بعد قرآن معتبر سمجھا جاتا ہی درج ہیں - کیوں انکار کیا جاتا ہی - یہی
دو کتابیں بخاری شریف ومسلم شریف جنکو بہتر فرقہ کی توضیح ہیں جناب نے
اپنے دو نسخے لے سے منگایا تھا اسپر گواہی دینے کو جز و دان سے سرکائے
ہوئے ہیں کہ آنحضرت نے بارہ خلفا کی اپنے بعد خبر دی تھی -
اور یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ سب نیک وابرار و قوی بازو ہوں گے -
چنانچہ آپ کے مذہب کے محقق کامل مولوی خلیل احمد صاحب نے ہدایات الرشید
کے صفحۂ (۶۰۱) پر لکھا ہی - جسقدر اوصاف دوازدہ ائمہ کی نسبت
بیان ہوئے ہیں اُن سب کا حال یہ ہی کہ اُس خلافت کو قوت وشوکت
ہوگی اور اُس میں اضطراب و تزلزل و وقوع فتن نہ ہوگا وہ اپنے
اعدا پر غالب رہیں گے اور بمقابلہ اُن کے کفار مغلوب ومنکوب ہوں گے
اور امت اُنپر مجتمع ہوگی

ہیں نہ نبی نے خلافت کے متعلق کوئی ذکر ہی نہیں کیا اور نہ قرآن میں اُسکا مذکور ہی۔ براہ مہربانی یہ تو فرمایئے کہ نبی اپنی خواہش طبیعت سے دربارہ دینیات واخبار آیندہ فرمایا کرتے تھے یا کہ نزول وحی سے۔

علمای ثلاثہ۔ اِس باب خاص میں ایک آیۂ واضح نازل ہو چکی ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ نبی بلا نزول وحی کچھ نہیں فرماتے۔

محمد زکی۔ جبکہ کوئی ارشاد رسولؐ بلا خبر آسمانی نہ ہوتا تھا تو لازم ہوا کہ حسب اندراج بخاری ومسلم وغیرہ جو آنحضرتؐ نے بارہ خلفا کی اطلاع اُمت کو دی تھی جسکو مولوی خلیل احمد صاحب نے بلا تکلف تسلیم فرما لیا ہی وہ خبر بروی وحی دی گئی ہو گی پس قرآن میں خلافت کا تذکرہ ہونا اِس عنوان سے بھی ثابت ہو گیا۔

علمای ثلاثہ بے شبہ صحاح میں ائمۂ دوازدہ گانہ کی خبر موجود ہی اور مولوی خلیل احمد صاحب نے جو لکھا ہی اُسپر بھی ہمکو آگاہی ہی۔ لیکن ہمارے علما چونکہ انکار نص کرتے چلے آتے ہیں بایں وجہ ہمکو بھی وہی راہ اختیار کرنی پڑتی ہی۔ جانتے ہم سب کچھ ہیں۔ لیکن بانیان مذہب کے خلاف راستہ اختیار کرنے سے مذہبی تار و پود بگڑتا ہی۔

محمد یوسف۔ اِسوقت ظاہر ہو گیا کہ شیعہ جو خلافت کو مندرج قرآن بتاتے ہیں وہ بالکل صحیح ہی آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ کلام اللہ میں ذکر خلافت

ایک نہ ایک کانٹا الجھا ہوا ہی۔ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہو۔
علمای ثلاثہ۔ جناب ہم مجبور ہیں بزرگان دین جو کہہ گئے ہیں اُسکے
خلاف بیان کرنے میں مذہب کو صدمہ پہونچتا ہی۔ قدما کی راے کے
ترمیم کرنے یا عقلی طریقہ سے معاملات میں غور و فکر کرنے کا ہم کو اختیار
نہیں ہی۔ کیونکہ حسن و قبح اشیاء کا عقلی ہونا شیعہ کا مسئلہ ہی اور ہمارا
اُس کے عکس۔
محمد یوسف۔ جبکہ آپ کے یہاں عقل کو ایک معطل و بیکار چیز سمجھ کر
اُس سے کام نہیں لیا جاتا تو پھر اُس کے درپے کیوں ہو کہ میں تمھارا
ہم پیالہ رہوں۔ میں اُس طریقہ میں رہنا پسند کرتا ہوں جو کہ عقل سے
امتیاز جائز و ناجائز کرتے ہیں
علمای ثلاثہ۔ حضرت آپکو اختیار ہی جہاں چاہیے چلے جائیے۔ ہمارا
تو یہ جو کبھی یہ کوشش کریں کہ آپ گرفتار دام سنیت ہیں۔
محمد یوسف۔ میں ایسا کچا آدمی نہیں ہوں کہ بلا آپ کے ہمراہ لیے
کسی وادی میں قدم رکھوں۔ میرا اور آپ کا ثواب ساتھ ہو گیا۔ اگر
سنی رہا تو کوئی موقع تردد کا ہی نہیں۔ بصورت دیگر جو میرا حال وہ
آپ کا یہ بات وضع داری کے خلاف ہی کہ میں جناب کو بدراہی پر چھوڑ دوں
اور خود باغیچہ نجات کی سیر کروں مجھپر راز نہفتہ آشکارا ہوتا جاتا ہی

اُن کے نام بتا دیئے تاکہ میں بھی اُن کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہوں اور
جو اُن کی سیرت ہی اُسپر عمل کروں۔
علمای ثلثہ۔ اس باب میں ہمارے علما نے کچھ اختلاف کیا ہی۔ بعض نے
پورے بارہ کے نام لکھدیے ہیں اور بعض آٹھ سات کا نام لکھکر ساکت ہوگئے
ہیں مگر قول مرجح جسپر مدام عمل رہا اور آیندہ رہے گا یہ ہی۔
تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی میں لکھا ہی۔
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یہ دین زائل نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ
قائم رہیگا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو اور بارہ خلفا تمپر حکمرانی کریں گے
جنکا سلسلہ قریش سے ہوگا۔ اِس قول نبی کی توضیح میں صاحب تاریخ الخلفاء نے
بحوالہ قاضی عیاض یہ تحریر فرمایا ہی کہ یہ حدیث یا دیگر احادیث جو کہ مبشر بہ ائمہ
دوازدہ گانہ کتب میں وارد ہوئی ہیں اُن بزرگواروں سے متعلق ہیں جن کے
زمانہ میں اسلام کو قوت ہوئی۔ اور جنپر لوگوں نے اجماع کرکے اُن کی
خلافت کو تسلیم کرلیا۔ یہاں تک کہ مضطرب ہوا کام بنی اُمیہ کا اور واقع ہوا
اُن میں فتنہ۔ ولید بن یزید کے زمانہ میں۔ علاوہ بریں شیخ الاسلام ابن
حجر مکی نے شرح بخاری میں لکھا ہی کہ پہلے سب آدمیوں نے اجماع کیا خلفائ
اربعہ پر پھر بوقوع واقعہ حکمین معاویہ خلیفہ ہوے زاں بعد یزید پر اتفاق اہل
اسلام ہوا۔ ابن زبیر کے قتل ہو جانے پر عبدالملک بن مروان خلیفہ اجماع

خلفاء اربعہ کے علاوہ یہ سات خلیفہ ہوے اور بارھواں ولید بن یزید بن عبد الملک ہی ان کے بعد پھر اس نوع کا اجماع کسی پر نہین ہوا جا بجا طوائف الملوکی شروع ہو گئی۔

کنز العمال مؤلفہ ملا علی متقی کی جلد ششم کے صفحہ (۶۲) پر جو کہ مطبع نظامیہ حیدر آباد مین چھپی ہی ایسا ہی لکھا ہی۔

فقہ اکبر کے صفحہ (۸۲) پر یہی نام لکھے ہیں غرضکہ ہمارے مذہب کا اجماع انھیں بارہ بزرگوں پر ہی۔ ہمارے مذہب میں وہ جملہ احادیث جو کہ بشتر بہ ائمہ دوازدہ گانہ ہیں انھیں بارہ شخصوں سے علاقہ رکھتی ہیں سلسلہ وار نام سنکے۔

محمد یوسف۔ (جھجک کر) یزید وہی ہی جسنے نبی کے نواسہ کو شہید اور نسوان خاندان رسالت کو قید کیا تھا۔

علمای ثلاثہ (دبی ہوئی زبان سے۔ ندامت کے ساتھ) ہاں جناب وہی ہی

محمد یوسف۔ کیا آپ لوگ اسکو نیک و پاک و قابل اجلاس مسند نبی اعتقاد کیے ہوے ہیں۔

علمائے ثلاثہ بنائے مذہب ہی اسی پر قائم ہی یزید کی خلافت کوئی جدید امر ہمارا اعتقادی نہیں بلکہ صحابۂ رسولؐ نے اُس کی خلافت کو تسلیم فرما کر اُس کے دست حق پرست پر بیعت کر لی تھی۔ چنانچہ ہمارے

نے برغبت اُس سے بیعت کی اور مرتے دم تک اُسپر قائم رہے اور وہی طوق
بیعت گردن میں ڈالے ہوے جنت کو سدھارے- دیکھو کرزن گزٹ مورخہ
۱۰- دسمبر ۱۹۰۵ صفحہ ۴- کالم ۳-
محمد یوسف- اگر فی الواقعی اسلام کے یہی خلیفہ ہیں اور نبی نے امت
کو انھیں کی بشارت دی تھی اور یہی لوگ باعث ترقی و عزت ہوے تھے
تو بندہ ایسی مسلمانی و نبی کو دونوں ہاتھوں سے سلام کرکے اپنے پرانے
گھر جانے کے لیے اسباب باندھتا ہی- یزید تو ایسا نابکار شخص ہی کہ جسکو
تمام عالم بُرا کہتا ہی- مسلمان ہونے سے پہلے بھی میں اس کی سفا کی کتابوں
میں دیکھکر از بس متنفر تھا وہ کیسے لوگ تھے جنھوں نے اُسکو پیشواے
دین سمجھا- اصحاب رسول کی راے پر سخت افسوس آتا ہی کہ دشمن دین
کے ہاتھ پر بیعت کرکے اُسکو خلیفہ رسولؐ مان لیا یہ متوحش کلام سنکر
مولوی سلامت اللہ (محمد زکی سے) کیوں حضرت میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا
کہ مذہبی کتاب کو اس نومسلم کے سامنے نہ کھولیے ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک
مسلمان ہاتھ سے جاتا رہیگا آخر کو وہی ہونیوالا نظر آتا ہی
محمد زکی- مجکو اس سے کیا اگر مسٹر ایسے ہزار آدمی بھی کافر ہوجائیں تو
اسلام صحیح کا کیا ضرر- ایسے عرفی اسلام سے جسکو یہ تعلیم جناب صاحب بہادر
نے اختیار کیا ہی میرے نزدیک نصرانی ہونا بہتر ہی-

سے واقف نہیں۔ نیز سوائے یزید کے اور خلفا کے بھی حالات سے آپکو آگاہی
نہیں۔ سید سجاد حسین مؤلف رسالہ سجادیہ نے اصل الحقیقت بہ رد الحقیقت
میں ہر ایک خلیفہ کی مجمل حالت لکھدی ہی جب آپ اُسکو ملاحظ فرمائیں گے
چیخ مار کر سرحد اسلام سے باہر نکل جائیں گے۔

محمد یوسف۔ اِن خلفا میں جن کے نام حضرات علما نے پیش کیے کیا اور بھی
کوئی مثل یزید یا اُس سے بڑھ چڑھ کر نکلا ہی۔

محمد زکی۔ حضرت کچھ نہ پوچھیے ایک سے ایک بڑھا ہوا ہی۔

محمد یوسف۔ مہربانی فرما کر کچھ حالات یزید سوائے معاملہ سید الشہدا
سنائیے اور دیگر خلفا کے فضائل سے بھی آگاہ فرمائیے۔

محمد زکی۔ اگر سب خلفا کی حالت بیان کروں تو طوالت ہوگی بطور نمونہ
دو خلیفوں کے کچھ آثار و اطوار عرض کرتا ہوں اُسی پر ما بقی کو قیاس فرمائیے
زیادہ شوق ہو تو رسالہ متذکرہ صدر کو دیکھیے وہ دو خلیفہ جن کے
واقعات عرض کرنا چاہتا ہوں یزید اور ولید ہیں۔ نمبروار ہر بزرگ
اہل سنت کی حقیقت ایمان دکھاتا ہوں مولوی عبد الحق دہلوی
جذب القلوب میں یزید کی نسبت لکھتے ہیں۔

یزید بن معاویہ مسلم بن عقبہ را با لشکر عظیم از اہل شام بقتال اہل مدینہ
منورہ فرستادہ تا اینکہ یکہزار و ہفتصد تن از بقایائے مہاجرین و انصار

ازقوم قریش را در تحت تیغ بیدریغ در آوردند و فسق و فساد و زنا را مباح ساختند

تا حدیکہ ہزار زن بعد ازیں واقعہ اولاد زنا زائیدند و اسپان را در مسجد پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جولان دادند و در روضۂ شریف اسپان بول و براز کردند

و مردم را بر بیعت یزید پلید بر عہد عبودیت کہ اگر خواہد بفروشد و اگر خواہد آزاد

کند و خواہ بہ طاعت خدا جل وعلا خواند خواہ بر معصیت جبر و اکراہ نماید۔ چون

نزد یزید عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ ذکر بیعت بر حکم قرآن و سنت بر زبان

آورد در حال گردنش زدند قرطبی گوید کہ اہل اخبار گویند کہ مدینہ منورہ در آن

زمان مطلق از مردم خالی ماند و فواکہ و ثمرات او نصیب وحوش و بہائم آمد

و کلاب و دیگر حیوانات در مسجد شریف آرامگاہ ساختند الی آخرہ۔

ولید کے متعلق دمیری نے کتاب حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہی۔

ولید لذات دنیا میں اس درجہ مشتغل رہتا تھا کہ سراسر مدہوش و خود فراموش

رات دن شرابخواری و لہو و لعب و طبلہ و سارنگی میں گذرتی تھی۔ شراب

اسقدر پیتا تھا کہ جام و سبو سے سیری نہ ہوتی تھی ایک حوض پر از شراب

ہر وقت تیار رہتا تھا جب مستی عروج پر ہوتی ہے۔ تو ننگی کھول کر اُس میں

کود پڑتا۔ ایک شب کنیز سے مجامعت کی دونوں نشہ میں چور تھے کہ مؤذن

نے صبح کی اذان دی ولید نے عالم سرور میں حکم دیا کہ آج بیگم صاحبہ نماز

پڑھائیں گی۔ چنانچہ وہ معشوقۂ ولید اسی لباس شراب آلود و نجاست

فاستفتحوا وخاب کل جبار عنید۔
چونکہ مضمون خلاف مقصود تھا لہذا قرآن کو بجائے سی پارہ ہزار پارہ کر دیا اور نہایت غصہ سے اوراق چاک شدہ کو مخاطب کر کے فرمایا تو ہر جبار و عنید کو عذاب خدا سے ڈراتا ہی پس وہ جابر و قاہر میں ہوں۔ جب تو اپنے خدا سے ملاقات کرے تو کہنا کہ مجکو ولید نے چیر پھاڑ کر پھینکدیا
تاریخ دیار بکری میں لکھا ہی کہ ولید نے عین کعبہ میں مے نوشی کا جلسہ قرار دیا۔ بیت اللہ میں مسلمانوں نے خوب خوب پیالیاں اُڑائیں۔
خلیفہ نے ایک روز اپنی بیٹی کو دیکھا کہ حلقہ پرستاراں میں بیٹھی ہوئی بہار حسن دکھا رہی ہی طبیعت اس طرف مائل ہوئی فوراً دست وبغل ہوئے ایک دایہ نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ یا امیرالمومنین یہ شیوہ مجوس ہی اور آپ بفضلہ خلیفہ وقت اور امام زمانہ ہیں آپکو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ جوش طبیعت کو ایک کم مایہ دایہ کا بیان کب روک سکتا تھا۔ جو کرنا تھا وہ کیا۔
محمد یوسف۔ (علمائے ثلثہ سے) کیوں صاحب جانشین انبیا کی یہی شان ہی آنحضرت نے ایسے ہی لوگوں کی خلافت کا مژدہ دیا تھا اسلامی امور کی تہذیب و درستی انھیں حضرات نے کی یہ ہی لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی سیرتوں کو اختیار کیا جائے۔
علمائے ثلاثہ۔ ہم پہلے کہہ چکے اور اب پھر کہتے ہیں کہ جس بات پر شارع

فتوحات وسیع کرکے سلطنت کو ترقی دی کفار کو مطیع بنایا وہی مستحق منصب امامت اور آنحضرتؐ کی احادیث کے مفاد و منشاء ہیں۔ چنانچہ زمانہ حال میں ہمارے مذہب کے ایک بڑے محقق جنکا نام نامی شیخ احمد حسین ہی اور تخلص رسوا کرتے ہیں ایک کتاب لکھی ہی جسکا نام التحقیقت ہی اُس کے صفحہ (۱۰۵) مین تحریر فرماتے ہیں۔ یزید و مروان از جملہ خلفاء اثنا عشر ہیں گو کہ یزید سے قتل حسینؑ ناجائز طور پر واقع ہوا مگر کفار کے دلوں میں اُسکا دبدبہ ایسا جاگزین ہو گیا تھا کہ کسی کو دم مارنے اور سر اُٹھانے کی مجال نہ تھی سوائے ازین پہلے یہ بات ہم کہہ چکے ہیں کہ فسق و فجور مانع امامت نہیں نہ فاسق امام بجرم بدکاری معزول ہو سکتا ہی اگر ایسا ہو سکتا تو صحابہ نہ یزید کی بیعت کرتے نہ اُس کی برطرفی سے دامن کش ہوتے

محمد یوسف۔ یہ بارہ خلیفہ ایک درجے کے تھے یا باہم تفاوت مدارج رکھتے تھے۔

علمائے ثلثہ اول کے چار راشدین میں شمار کیے گئے ہین اور مابقی آٹھ دوسرے نمبر کے۔

محمد یوسف۔ یہ تفریق نبی صاحب خود فرما گئے ہین۔

علمائے آنحضرت کی احادیث جو اس بارہ میں وارد ہوئی اُنمیں تو کچھ امتیاز نہیں ہی سب ایک درجے کے معلوم ہوتے ہیں زمانہ مابعد میں علما نے اپنی رائے سے یہ تجویز قائم کی تھی

محمد یوسف۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ علما کو حدیث نبوی پر حاشیہ چڑھانیکا کیا حق حاصل تھا

علمائے ثلثہ۔ کتب صحاح میں ایک حدیث وارد ہوئی ہی جسکا مضمون

چونکہ تیس سال خلفاء اربعہ کی خلافت رہی نظر برآں وہ راشد سمجھے
گئے اور آٹھ چونکہ خوش کردار نہ تھے لہذا فاسق تجویز ہوے۔

محمد یوسف۔ ابھی ابھی تمنے اپنے بڑے عالم باتحقیق مولوی خلیل احمد
صاحب کا بیان پیش کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اُن سب کا (یعنے بارہ خلفاء کا) حال یہ ہی کہ اُس خلافت کو قوت وشوکت
ہوگی اور اُس میں اضطراب وتزلزل و وقوع فتن نہ ہوگا وہ اپنے اعدا
پر غالب رہیں گے اور بمقابلہ اُن کے کفار مغلوب و منکوب ہوں گے
اور امت اُنپر مجتمع ہوگی اس بیان میں چار اور آٹھ کی کچھ تفصیل نہیں
سب ایک درجے کے بیان کیے گئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہی کہ یہ تیس برس والی حدیث بعد میں بنائی گئی ہی۔
اگر آنحضرت فرماتے تو ضرور افراق مدارج کردیتے۔ تمھارا یہ بیان کہ
راشد وغیر راشد کی تشریح علمانے کی ہی خود اس بات کی شہادت دے
رہا ہی کہ یہ کارروائی مابعد ہوئی۔ بہرحال باعتبار شوکت وعزت تمام
خلفا ایک مرتبے کے ہیں جیسا کہ ابوبکر عمر ہیں وہی جاہ ومنزلت یزید
وولید کے لیے ہی انپر بھی اُمت مجتمع ہوئی اور اُنپر بھی اُسی عنوان سے
اجماع ہوا پھر رشادت وسفاہت کی قید کیا بالکل گھڑت معلوم ہوتی
ہی۔ مجکو اسوقت سخت پیچیدگی ہی۔ رسول مقبول ملنے ایسے ناہنجار
لوگوں کی خلافت

و تابعین و حاملان قرآن کو قتل کیا شوہر نادیدہ عورتوں کو زبردستی خراب کر کے اولاد زنا سے مدینہ کو آباد کیا ماں بہن سے بدفعلی کی لوطیت کو جاری کیا کعبہ کو کلال کی بھٹی بنایا اور پھر آگ لگا دی یہ نبی صاحب کے خلیفہ تھے یا سکھوں یا مرہٹوں کی فوج۔ اگر آنحضرتؐ نے انھیں خلفا کی امت کو بشارت دی تھی تو مجکو نفس نبوت سے سخت بدظنی ہوگی۔

میں کیا جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی باتیں ہیں جنکا سر پیر ندارد ہے

محمد زکی ۔ جوزف سے مخاطب ہو کر آپکا یہ خیال بالکل صحیح ہی کہ حدیث نبوی میں راشد و غیر راشد کی کوئی صراحت نہیں سب خلفا برابر رتبہ کے ہیں۔ لیکن حضرات علما نے جو بہ اعتبار افعال و کردار اچھے اور برے کی تفریق کر کے رشادت و رذالت کی قید لگائی ہی کہ چار پہلے رشید تھے اور پچھلے آٹھ پلید تھے نا قابل قبول ہی۔ ولید کی حقیقت جو بیان ہوئی ہی کہ علانیہ شراب پیتا تھا زناکار ایسا کہ بیٹی کو نہ چھوڑا۔ گستاخی کی یہ حالت کہ قرآن کو چیر پھاڑ کر پھینکدیا یہ صفت تو اُن میں بھی تھی جو کہ راشدہ کہے گئے ہیں۔ ہر سہ خلفا میں حضرت عمر اعلے درجے پر شمار کیے گئے ہیں۔ وہ بعد نزول آیہ حرمت شراب برابر پیتے رہے۔ بلکہ ایسے عادی ہو گئے تھے کہ مرتے دم تک مئے ارغوانی کی پیالی ہاتھ سے نہ چھوٹی۔ اُن کے

دل میں کفار کی محبت ...

کیے کتاب مستطرف میں جوکہ امام شیخ شہاب الدین کی تصنیف سے ہی اور جو ملا
مصر میں طبع ہوئی ہی اُس کے صفحہ (۲۱۸) پر جو عبارت بہ زبان عربی
لکھی ہی اُسکا اردو میں یہ خلاصہ ہی۔
چونتیسواں باب حرمت خمر میں ہی۔ خدا نے شراب کی ممانعت میں تین آیتیں
نازل کیں۔ اُنکا یہ اثر ہوا کہ بعض لوگوں نے پینا چھوڑ دیا اور بعض پیتے
رہے۔ حضرت عمر اُن لوگوں میں تھے جنھوں نے شرب خمر کو ترک نہ کیا
تھا۔ ایک روز جناب دوم ایسے بدمست ہوے کہ عبد الرحمن بن عوف
کے سر پر اونٹ کے گلے کی ہڈی عالم بیخودی میں اِس زور سے ماری
کہ اُسکا سر پھٹ گیا۔ پھر اُن لوگوں کو یاد کر کے رونے لگے۔ جو کہ اُنکے
احباب سے جنگ بدر میں قتل ہوکر قلیب (بدر کے کنوئیں) میں پھینکے
گئے تھے۔ جب نشہ کچھ اور چڑھاؤ پر ہوا تو خدا سے لڑنے کو تیار ہوے
فی البدیہ چند شعر فرماے جنکا مطلب یہ تھا۔ کوئی ہی جو ہمارا خدا کو
پیغام پہنچا دے کہ ہم چھوڑتے ہیں اُس کی نماز اور ماہ صیام کے
روزے کو۔ اگر ہو سکے تو وہ ہمکو شراب پینے سے روکے اور رباب
رزق بند کر لے۔
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ یہ چیخ پکار سنکر دولت سرا سے غضبناک
باہر تشریف لاے اور اپنے سر سے بہت طیش ظاہر کیا اُسوقت حضرت

والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فہل انتم منتہون۔
تحقیق کہ شیطان چاہتا ہی کہ تم لوگوں کو عداوت وبغضا اور شراب وجوے
میں ڈالے اور ذکر خدا سے روک دے لیکن تم کیا باز آنے والے ہو۔
آیۂ ہذا کے متعلق جناب مفتی میر عباس صاحب مجتہد شیعہ نے کیا ہی خوب رباعی
فرمائی ہی مناسب موقع سمجھکر عرض کرتا ہوں
رباعی ای زادۂ خطاب نگہ کن قرآں ؛ حال تو و مرتضیٰ نباشد یکساں ؛
در شان او انما یرید اللہ است ؛ در حق تو انما یرید الشیطان
حاصل کلام۔ کتاب مذکور میں لکھا ہی۔ فقال عمر انتہینا انتہینا یعنے عمر
نے مضمون آیت سنکر کہا کہ ہم شراب پینے اور قمار بازی کرنے سے
باز آئے باز آئے۔ رسول پاک کے سامنے تو اقرار کر لیا کہ ہم شراب و جوے
کے پینے اور کھیلنے سے باز آئے مگر افسوس ہی کہ وہ اپنی توبہ پر قائم
نہ رہے برابر پیتے رہے مرتے مرگئے مگر شراب کا چسکہ نہ گیا۔
شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں بہ صفحہ (۲۱۸) لکھتے ہیں کہ جب حضرت
عمر کے زخم لگا تو انھوں نے یرفا غلام سے نبیذ منگا کر نوش فرمائی اور
پیٹ پر چادر کھینچکر باندھی مگر وہ شراب شکم مبارک میں رہ نہ سکی زخم
کی راہ سے نکل گئی۔ بعد ازاں انھوں نے دودھ پیا مولوی شبلی نے
بھی الفاروق میں اس واقعہ کو لکھا ہی مگر اتنا بچا کر گئے ہیں کہ عمر صاحب

مگر زخم کی راہ سے باہر نکل گیا۔

میرا مطلب صرف اس بیان سے اتنا ہی کہ جنکو اہل سنت رشید و سعید کہتے ہیں وہ بھی شراب خوار تھے اور جو غیر رشید کہے جاتے ہیں وہ بھی مرتکب منہیات رہتے تھے ہر دو قسم میں کوئی فرق نہ تھا یہ بھی واضح ہو گیا کہ عمر صاحب ایمان کامل نہ رکھتے تھے اگر مسلم یا مومن ہوتے تو مقتولان بدر کی ہمدردی نہ کرتے اور نہ خدا سے لڑنے پر تیار ہوتے شرابی کا عام قاعدہ ہی کہ جو بات اُس کے دل میں ہوتی ہی وہ بہکنے میں زبان پر آجاتی ہی بس جو کچھ اُن کی طبیعت میں تھا نشہ میں کہہ گئے۔

محمد یوسف۔ علماے ثلاثہ سے کیوں صاحب یہ حضرت عمر جن کی پارسائی و حق پرستی کا آپکو دعوی ہی ایسے ہی تھے کہ شراب پی کر جوا کھیلا کرتے تھے اور کافروں پر نوحہ و شیون کر کے وہ کفریات بکتے تھے جو کہ اشد ترین کفار بکا کرتے ہیں۔

علماے ثلاثہ۔ آپکو معلوم نہیں عرب میں ایسی جہالت پھیلی ہوئی تھی کہ ہر قسم کے فسق و فجور کو وہ لوگ فخریہ کیا کرتے تھے کوئی عیب نہ جانتے تھے مدتوں کی عادت جس نے طبیعت میں گھر کر لیا تھا ایک دو آیت پر کیسے بدل سکتی تھی۔

جان بچ سکے تو کیا عجب ہے گیا ایک چلہ پانی سے ایمان بہہ گیا۔
ہم آپ سے سچ کہتے ہیں ایک مرتبہ کی تنبیہ پر سوائے بعض کے اکثر صحابہ
ارتکاب جرائم سے نہیں رکے شاہ صاحب نے تحفہ میں لکھا ہے کہ رسالتمآب
نے متعۃ النساء سے لوگوں کو منع کیا خواص تو رک گئے لیکن عوام صحابہ
کرتے رہے حضرت عمر نے اپنے زمانہ میں سوچا کہ بلا زجر و توبیخ یہ لوگ
باز نہ آئیں گے لہذا آپ نے منبر پر چڑھ کر کہدیا کہ متعہ کو میں منع کرتا ہوں
آئندہ اگر کسی نے یہ فعل کیا تو سر توڑ دوں گا ہر چند کہ منع تو رسول ہی
نے کیا تھا۔ لیکن لفظ (میں) کہنے سے حضرت دوم کا یہ منشا تھا کہ لوگ
خدا و رسول کے احکام کی تو کچھ حقیقت نہیں سمجھتے البتہ میری ہیبت
اکثر بہت ہے یہ سمجھکر کہ میں متعہ کو حرام کرتا ہوں آئندہ کوئی نہ کریگا۔
ایسے ہی مذمّت شراب کی آیات کا حال ہے۔ خدا و رسول کے کہنے سے
نہ مانے مگر جب حضرت دوم نے سخت آزردگی ظاہر فرمائی اُسوقت
توبہ کرلی۔

محمد یوسف۔ استغفر اللہ اصحاب رسول ایسے ہوتے ہیں خدا و نبی کے
کہنے کا کچھ وقار نہ سمجھیں۔ معلوم ہوا کہ اُن کا کچھ ایمان نہ تھا۔ ایسے
لوگوں کو پیشوائے دین جاننا سراسر گمراہی ہے میں ہرگز اُسکو لایق
امامت نہ سمجھوں گا۔ جو کچھ ... عادت ... آ ...

کہنے سے تو حضرات علما کو رنجیدگی ہوتی ہے آپ پوچھیں کہ یہ بارہ خلیفہ کب تک حاکم اسلام رہے۔

محمد یوسف۔ ہاں جناب یہ خلفا کب تک پامال کن کشت اسلام رہے

علمائے ثلاثہ دوسری صدی کے ابتدائی زمانہ تک۔

محمد یوسف۔ حدیث نبی کے معنے، جو پڑھے گئے اُنکا خلاصہ یہ تھا۔ اسلام ہمیشہ رہے گا اور اُس میں ہمارے بارہ خلیفہ ہوں گے۔ سیاق کلام بتاتا ہے کہ ہمیشگی اسلام و امامت دونوں کے لیے ہے اگر خلافت پہلے ختم ہو جانے والی تھی اور اسلام ہمیشہ قائم رہنے والا تھا تو ایک مسلسل چیز کے ساتھ منقطع شے کا گرہ لگانا کس ملک کی فصاحت داخل ہے۔ آپ صاحب آنحضرت کو تمام فصحاے عرب کا سردار بتلاتے ہیں۔ انصاف سے کہیے دو ایسی چیزوں کا جن میں سے ایک جلد تمام ہو جانیوالی اور دوسری قیامت تک باقی رہنے والی ہے ایک سلسلہ میں ذکر کرنا کس وجہ منافی بلاغت و فصاحت ہے اس کے معنے اُسی وقت صحیح ہو سکتے ہیں جبکہ خلافت اور اسلام ہر دو ساتھ ساتھ رہیں معلوم ہوا کہ دونوں چیزیں باہم ایسی چسپاں و مظبوط ہیں کہ جدائی ممکن ہی نہیں۔ اگر تمھارے بیان کو صحیح مان کر میں بھی ایسا ہی اعتقاد کرلوں تو اسلام مدارد ہوتا ہے۔ جبکہ مدت مذکورہ میں بارہ خلفا تمام ہو گئے تو اسلام بھی [illegible] نہ اسلام ہے نہ کوئی

[illegible]

ایسے مذہب کی دعوت دیکر جسکا وجود ہی نہیں مسلمان بنایا قوم و قبیلہ سے کھویا اسکا ہرجانہ دیجیے ورنہ دھوکا دہی کا مقدمہ آپ پر قائم کیا جائیگا۔ یہ حسن وغیرہ معنے تقریر سنکر۔

محمد زکی۔ غایت بشاشت سے واہ جناب کیا ہی آپ کو رسائی ذہن حاصل ہی۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ۔ بخدا وہ سنجیدہ تقریر کی ہی جسکا جواب ناممکن بلکہ محال۔ سوبرس کے مسلمان کا ایسا باریک خیال نہیں ہو سکتا جو عقل و ذہن سے آپ نے ظاہر فرمایا

محمد یوسف۔ (غایت مسرت و خوشدلی سے) جناب کی قدردانی دعوت افزائی ہی۔ آپ بھی تو غور فرمائیں یہ کیسی بے تکی اور اٹمل بات ہی۔

شیخ عبدالوہاب پر جو اس ایراد کا اثر پڑا بیان نہیں ہو سکتا چہرے کی سرخی کا پتہ نہ رہا رنگ زرد ہو گیا۔ سمجھا کہ یہ اعتراض اُٹھ نہیں سکتا۔ افسوس ہی کہ میں بھی مسلمان نہیں ہاے غضب ایک نصرانی کو بیکا مسلمان بنانے کی کوشش میں خود ہی نامسلمان بن گیا کہاں جاؤں کیا کروں نصرانی ہوں مجوسیوں کا حقہ پانی ہوں۔ دہریہ کا دم بھروں۔ اسی کشمکش و پیچ و تاب میں محمد زکی کو دیکھا کہ آرام چوکی پر پاؤں پھیلائے بصد خوشدلی متبسم کناں سگریٹ پی رہے ہیں۔

[illegible]

رہتا ہی نہ کوئی مسلمان اس موقع پر خاموشی مناسب نہیں آپ کچھ توضیح
حدیث فرمائیں میں اور علما سپر انداختہ ہو چکے اچھی بات چھڑ گئی تھی
جس سے بالکل قلعہ ایمان جڑ سے گر گیا۔

محمد زکی۔ آپ کے یہاں جو حدیث کے مطالب بیان کیے گئے ہیں اس
اعتبار سے بنیاد اسلام ایسا گرا جس کے درست ہونے کی امید ہرگز نہیں
ہو سکتی لیکن ہم لوگ جو حدیث کا منشا بیان کرتے ہیں وہ بعنایت الٰہی
ایسا نہیں ہی کہ کسی کے ایراد سے باطل ہو سکے۔ میں بحیرت موجدان ملت
سنیہ کی ایمانداری دیکھ رہا ہوں کہ خلفاء ثلاثہ کی حمایت و جانب داری
سے اسلام کو کیا مضحکہ عوام بنایا۔

عبدالوہاب۔ جناب اسوقت خاموش رہنے کا موقع نہیں ہی۔ دین چلا
ہمارا تو کچھ نہ بگڑے گا ہندو سے مسلمان ہوے تھے ابھی اپنے گھر
بے تعب جا سکتے ہیں آریہ صاحبوں نے باب دعوت بہت فراخ حوصلگی سے
کھول رکھا ہی۔ لیکن آپ کے اجداد نے جان بازی کر کے پانی کی جگہ
خون سے اس باغ کو سینچا ہی۔ دیکھو امام حسینؑ علیہ السلام نے اپنے نفس
اقدس پر کیا صدمات اٹھائے مگر دین پر آنچ نہ آنے دی آپ کو لازم
ہی کہ حتی الوسع محمد یوسف کے اعتراض کو اٹھائیں۔

محمد زکی۔ اگر جناب اور حضرات علما مجھ سے بصدق دل اقرار کریں کہ ہم

محمد یوسف صاحب اسلام نگر سے اسباب اٹھائیں گے نہ ان بیچارے
مسجد نشین ملاؤں کو مجسٹریٹ کی کچہری جھانکنا پڑے گی سب خوش و خورم
اپنے اپنے گھر چلے جائیں گے

عبد الوہاب مع علما۔ اگر آپ کشتی اسلام کو اس منجدھار سے نکال کر
کنارۂ عافیت پر لے گئے اور ہماری مسلمانی قطع نہ ہوئی تو پکا اور صحیح
وعدہ کرتے ہیں کہ امر جائز کے تسلیم کرنے میں ہرگز پیس و پیش نہ ہوگا۔
ناانصافی و سخن پروری کو دخل نہ دیں گے۔

محمد زکی (علما سے باضابطہ حلف لیکر محمد یوسف سے باایں عنوان خطاب
کیا) آپکو معلوم ہی کہ اسلام میں چند فرقے ہیں مگر دو گروہ عظیم شمار کیئے
جاتے ہیں ایک شیعہ دوسرا سنی۔ انھیں میں اکثر مباحث مذہبی رہتے
ہیں اسوقت یزید و ولید و مروان وغیرہا کا نام فہرست ائمہ اثنا عشر میں
دیکھکر آپ جو اسلام سے بدظن ہوئے اور علما پر صیغہ فوجداری میں مقدمہ
قائم کرانے پر آمادہ ہوئے یہ بات منصب تحقیقات کے بالکل خلاف ہی۔
آپ پر لازم تھا کہ بلدۂ شیعہ کی بھی سیر کرتے مجھسے اصلیت دریافت کرتے
اس جوش و خروش کی بنیاد تو میرے ہی سبب سے قائم ہوئی ہی۔

محمد یوسف۔ آپ بخلاف علمائے اہل سنت حدیث خلفا اثنا عشر کا
کچھ اور مطلب بیان کر سکتے ہیں؟

اب تو آپکو میری راستی بیانی معلوم ہوئی اور واضح طور پر ثابت ہو گیا
آپ جس گروہ میں داخل ہوئے ہیں وہ کس پایہ کا ہے۔ بندہ سے حدیث کا
مطلب بہ گوش توجہ سنیئے یہ حدیث بالکل صحیح ہے سنی و شیعہ دونوں گروہ کی
صحت پر اتفاق ہے حضرتؐ نے بالضرور اپنے بعد بارہ خلفا کی خبر دی ہے اور
وہ جملہ مقدس و ابرار تھے رسولؐ کے ساتھ انکو وہی نسبت تھی جو کہ نائب
کو منیب سے ہوتی ہے سنی و شیعہ میں جو در باب تعین و تشخیص فرق پڑ گیا وہ
یہ ہے۔ حضرات اہل سنت اکثر و عموماً خلیفۃ اللہ و خلیفۂ رسول اُن لوگونکو
کہتے ہیں جو کہ بعد رسول سلسلہ وار مسند آرائے حکومت ہوئے ہیں۔
جس جگہ انکی تعداد بارہ پر ختم ہوئی وہیں نمبر شمار تمام کر کے کہدیا کہ جن
بارہ کی خبر آنحضرت نے دی تھی وہ یہی ہیں آپ ملاحظہ فرما چکے کہ اکثر ان میں
زانی و شراب خوار و ظالم و فاسق و فاجر و ناہنجار تھے اور شیعہ اُن
بزرگواران دین کو خلیفہ و امام کہتے ہیں جو کہ ذریت رسولؐ پاک و اولاد
علی علیہ السلام سے ہیں عالم و فاضل و زاہد و کامل و عابد و شجاع و کریم
و غیرہ و غیرہ تھے بعض علمائے اہل سنت نے بھی انھیں کے اسمائے گرامی
لکھے ہیں۔ چنانچہ شیخ جمال الدین محدث روضۃ الاحباب میں لکھتے
ہیں کہ جب آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم نازل ہوئی
تو صحابہ نے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ خدا اور رسول کو تو ہم جانتے مگر یہ
اولی الامر کون ہیں جنکی اطاعت کا حکم مثل اتباعت خدا کے ہمکو دیا گیا

ی اولاد و ہادی بن تقی ... و بارہ ... امام ... بن ...

سنیوں کے ائمۂ اربعہ سے ہیں اپنی کتاب میں جسکا نام مسند ہی لکھتے ہیں

کہ آنحضرت نے فرمایا نجوم یعنے آفتاب و ماہتاب و دیگر ثوابت و سیارہ

اہل آسمان کے لیے امان ہیں جبکہ آیات خدا۔ زائل ہو جائیں گی آسمانی

اشیا کا پتہ نہ رہیگا اور ہمارے اہلبیت زمین والوں کے واسطے دامن

امن ہیں جب یہ نہ ہوں گے اہل زمین سے کوئی باقی نہ رہیگا۔ مطلب یہ کہ

قیامت آجائے گی۔ سید علی ہمدانی جنکو شاہ ولی اللہ قطب الاقطاب

لکھتے ہیں کتاب مودۃ القربیٰ میں رقمطراز ہوے ہیں کہ آنحضرت نے

فرمایا۔ انا سید النبیین و علی سید الوصیین و الاوصیاء من بعدی اثنا عشر

اولہم علی و آخرہم المہدی یعنے آنحضرت نے فرمایا کہ ہم سردار انبیا ہیں۔

اور علی سردار اوصیا۔ ہمارے بعد بارہ وصی ہوں گے جن کے اول

علی ہیں اور آخر مہدی ہیں عالم اہل سنت کتاب مذکور میں بہ مقام

دیگر حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں آں حضرت کی

خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضور انور امام حسین کو پیار کر کے اُن کے

چشم و رخسار پر بوسہ دیتے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو سردار ابن سردار

اور حجت ابن حجت خدا ہی اور تو نو حجج جناب احدیت کا باپ ہی جنکا نواں

مہدی آخرالزمان ہی۔

خلافت نبوی مگر ذریت فاطمہؓ میں۔

غرضکہ مسلمانون سے خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ اگر پوچھا جاے کہ بارہ امام کون ہیں جسے تکلف انہی کا نام لیگا زمانہ حال کے محقق کامل شیخ احمد حسین رسوا بجنوری الحقیقت کے صفحہ (۵۵) پر تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے جو ارشاد فرمایا ہی کہ ہمارے بعد قریش میں بارہ خلیفہ بعدد نقیبان بنی اسرائیل ہوں گے۔ شیعہ نے بہ اتباع ارشاد رسولؐ اُن کی اولاد کو جو کہ دوازدہ امام مشہور ہیں خلیفۂ رسولؐ سمجھا اور سنیون نے بھی اول محبت و انصاف سے اُنہیں ائمہؑ اطہار پر نظر ڈالی اُن میں تقدس و تقرب الی اللہ تو بہت دیکھا مگر صفت نقابت نہ تھی کیونکہ نقیب عصابردار کو کہتے ہیں جس کے ہاتھ میں حکومت کی چھڑی ہو وہی نقیب چونکہ ائمۂ اثنا عشر سے کسی کو حکومت و سیاست حاصل نہیں ہوئی لہذا اہل سنت نے اُنکو چھوڑ دیا۔ چاروں خلیفوں کو لیا اور باقی اُن بزرگواروں کو جن کے عہد دولت میں تائید دین متین و عروج اسلام ہوا۔ یزید کو جو بارہ خلفاء میں شمار کیا ہی وہ علماے قدیم کی تحقیق پر بہ اعتبار واقعات تاریخی ہی

محمد یوسف۔ بارہ خلفا کی حقیقت بایں تفصیل دکھائی گئی جسکو میں اچھی طرح سمجھ گیا۔ اور خوب ذہن نشین ہوگیا کہ اہل سنت فرقۂ حکومت

ہیں جن کے اوقات حکومت میں اسلام کو عروج ہوا اور بہرا رہا تھا مطیع اسلام ہوے اُنکو خلیفۂ رسول کیوں نہ کہا گیا- جو کام اُن بارہ نے کیا یہی دیگر سلاطین اسلام نے بلکہ اُنسے بڑھکر بعض شاہوں نے ترقی دی ہی-

محمد زکی- اہل سنت کے کسی قول کا اعتبار نہیں خود ہی بارہ کے نام لکھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بمفاد آیۂ اولی الامر ہر بادشاہ لائق اطاعت ہی اس تعلیم نے وہ بارہ کی حد بھی توڑ دی-

محمد یوسف- پھر صاحب جن جن کتابوں کا آپ نے حوالہ دیا ہی وہ حضرات علماے وشیخصاحب کو دکھا دیجیے تاکہ ردّ و تسلیم کا خدشہ اُٹھ جاے-

علماے ثلاثہ- جملہ کتب محولہ ہمارے کتبخانہ میں موجود ہیں بارہا یہ مضامین نظر سے گذرے ہیں ایک لفظ کا بیش و بیش نہین-

محمد زکی- جبکہ آپ مضامین کی صحت کا اقرار فرماتے ہیں تو پھر طوالت دینے سے کیا فائدہ حسب قرار داد مصافحہ کے لیئے ہاتھ بڑھائیے

علماے ثلاثہ- ابھی تک آپنے یہ ثابت نہیں فرمایا کہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت قبل از قیامت باعث ختم اسلام ہوئی اور تمام مفاسد اسلامی کی سبب اصلی انھیں خلفا کی خلافتیں تھیں-

تاب تھے اور بقول بعض علماے معتمدین فرقہ اہل سنت آنحضرتؐ نے بارہ خلفا
کی خبر دیتے وقت انہی کے نام بھی لیے تھے منجملہ اُن بارہ کے گیارہ گذرگئے
اور ایک امام مہدی علیہ السلام باقی ہیں جس کے آپ صاحب بھی مقر ہیں
ہم اور آپ درباب جناب امام مہدی علیہ السلام تمام باتوں میں متفق ہیں۔
اختلاف صرف یہ ہی کہ آپ کے علما فرماتے ہیں کہ پیدا ہونگے ہم کہتے ہیں کہ پیدا
ہوچکے۔ مگر بمصالح ایزدی مثل خضر علیہ السلام چشم خلایق سے پوشیدہ ہیں
اکثر علماے فرقہ جناب اور بالخصوص گروہ صوفیہ نے وجود
امام دوازدہم پر تحقیقی طور پر اپنا اعتقاد بھی ظاہر فرمایا ہی جبسو قت تک
حضور ظہور فرمائے طبقہ عالم نہوں گے اسلام برابر جاری رہیگا بعد حضور
قیامت آجائے گی نہ دنیا رہیگی نہ اہل دنیا بہ انصاف فرمائیے کہ آنحضرتؐ
کی کیسی سچی خبر تھی جسکی صداقت سے اسلام کا قیام تا دوام ثابت ہی آپ
صاحبوں نے بپاس ثلاثہ وہ بارہ خلیفہ تجویز کیے جو انتہا کے ناہنجار تھے۔
اور جن کے خاتمہ سے اسلام بھی درگور ہوگیا ہیں وہ سبب بھی ظاہر کیے
دیتا ہوں جسکی وجہ سے آپ کے فرقہ نے اس بڑے راستہ کو اختیار کیا۔
اگر آپ حضرات ثلاثہ کو ائمۂ اہلبیتؑ کے ساتھ شامل کرتے ہیں تو بجاے
بارہ پندرہ ہوتے ہیں اور اگر دوازدہ امام کے معتقد ہوتے ہیں تو وہ
تینوں نذر دہو سے جاتے ہیں۔ پس اُنھوں نے بنظر حفظ ثلاثہ چند

قصہ فیصل ہو۔ نبی کی حدیث بھی صحیح ہو جائے گی۔ اسلام اور آپ کی مسلمانی
پر بھی کوئی نقصان عاید نہ ہوگا۔

محمد یوسف صاحب کو عدالت کے دروازہ پر آپ کے شناکی ہونے کا بھی موقع نہ ملیگا میں نے جو دعوی کیا اُسکو پورا کر دیا اسی طرح آپ اپنے وعدے کو پورا کیجیے میرے محلہ میں چلے آیئے۔

علماے ثلاثہ حدیث خلفاے اثنی عشر کے اول و آخر اور اُس کے نتائج پر سرسری نظر کرنے سے ہمپر ثابت ہوگیا کہ بپاس خاطر ثلاثہ یہ تمام جھگڑے مول لیا گیا ہی اصل خلیفہ وہ ہی ہیں جو کہ آل رسول تھے خلافت نبوی کے لیے سواے اُن کے کوئی شایاں نہ تھا مگر دفعۃً پیر اپنے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ ملنے میں بوجہ تعلق دیرینہ ایک نوع کا صدمہ گذرتا ہی تمام قوم و قبیلہ و عزیز و یگانہ و جورو بچوں سے ترک تعلق کرنا پڑتا ہی دین سے دنیا بھاری سمجھی جاتی ہی لہذا ہم چاہتے ہیں کہ بالفعل ترک مذہب پر مجبور نہ کیے جائیں دائرہ تحقیقات کو کچھ اور وسیع کر دیا جاے تاکہ دیگر امور پر نظر کر کے قطعی طور پر یکسوئی اختیار کریں۔

محمد یوسف۔ حضرت آپ تحقیق کیے جائیں مجکو اجازت دیجیے کہ میر محمدی

سُنیت چھوڑ دینا بالکل ایسا ہی جیسا کہ صحرا نشین پھونس کی ٹٹی پھونک کے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

علمائے ثلاثہ۔ براہ کرم ابھی جناب بھی دوسرا ارادہ نفرمائیں۔ دیگر مباحث کے نتیجہ کا انتظار کریں اگر کچھ پائوں جمے تو ہم اور آپ ایک ہیں ورنہ سب ایک ساتھ زکی پورہ میں آباد ہو جائیں گے۔

علمائے ثلاثہ۔ ہاں میر محمد زکی صاحب سوائے امورات گذشتہ کوئی اور بات ایسی دکھلائیے جس سے مذہب صحیح کا پتہ صاف طور حل ہوجائے۔ کسی نوع کا خدشہ واحتمال باقی نہ رہے۔

محمد زکی۔ جناب عقلا کا قاعدہ ہی کہ ایک بات سے مطلب کی حقیقت پر پہنچ جاتے ہیں عوام وخواص میں مشہور ہی کہ بھری دیگ سے ایک چانول نکال کر تہ دیگ کا حال معلوم کر لیتے ہیں۔ میں نے اول ثابت کر دیا ہی کہ جناب شیخین ناجائز طور پر بلا حکم خدا و رسول خلیفہ ہوئے۔ اجماع کے لیئے جو شرایط عقلاً ضروری ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں۔ جن بارہ امرا وخلفا کی آنحضرتؐ نے خبر امت کو دی تھی اُس فرد میں بھی اُنکا نام نہیں نہ بردستی کے خلیفہ تھے۔ ان لوگوں کی ناجوازی خلافت پر میں اسقدر ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ جس کے دیکھتے کو اس زمانہ کے لوگوں کی عمر کافی نہیں ہو سکتی۔ یہ بحث اتنی

...ی الکلام و آیات بینات و ہدیۃ الشیعہ و تحفۃ الشیعہ وغیرہ کے جو
جواب ہمارے علمانے دیے ہیں اور آپ کی جانب سے کوئی رد اُنکا
نہیں ہوا ملاحظہ فرمایئے ہر بات کی حقیقت پر پوری اطلاع ہوجائیگی
میں بحث کو زیادہ طول دینا پسند نہیں کرتا جسکو خدانے عقل دی ہے وہ
بحکم العاقل تکفیہ الاشارہ اسی بات سے راہ صواب پاسکتا ہے کہ سُنی
بمقابلہ شیعہ ایسے عاجز و پاچہ دست ہیں کہ اپنے رد شدہ کتابوں کا
جواب الجواب نہیں لکھ سکتے۔

محمد یوسف۔ آپ صحیح طور پر کہتے ہیں کہ سنیوں سے جواب نہیں دیا گیا
ممکن ہے کہ تمنے جواب لکھ کر گھر میں رکھ لیا ہو شایع نہ کیا ہو ورنہ کچھ
کچھ جواب ضرور لکھا جاتا

محمد زکی۔ میرا معروضہ بیان حلفی سے کم نہیں سب کتابوں کے جواب
چھپے ہوئے اطراف عالم میں شایع ہیں۔ علماے اہل سنت کو پورے
طور پر اطلاع ہے مولوی سمیع اللہ پہلے ذکر کرچکے ہیں۔

علماے ثلاثہ ہمکو تسلیم ہے کہ کتب اول الذکر کے شیعہ نے
متعدد جواب دیے ہیں۔ اور ہماری جانب سے تاحال کسی کتاب کا
رد نہیں لکھا گیا۔ قاضی احتشام الدین مرادآبادی نے نصیحۃ الشیعہ کے
اول پرچہ میں وعدہ کیا تھا کہ ہم اُن سب کتابوں کا جواب دینگے
جوکہ لاجواب پڑی ہوئی ہیں۔ مگر افسوس ہے وہ ایفاے عہد نہ کرسکے

لکھی اُسکا جواب تم سے تاحال نہیں دیا گیا تو میں کیونکر اس مذہب کو
سچا سمجھوں آپ کے علماء پر لازم تھا کہ اپنی کتب کا اقتدار مدنظر کرکے انکے
جوابوں کا رد لکھدیتے۔ معلوم ہوا کہ وہ جملہ کتابیں ناقابل محض تحقیق وثقہ
ہیں
اتنا بڑا اسلامی گروہ کبھی خاموش نہ رہتا ضرور قلم اُٹھاتا جو گروہ ایسا پنیبہ
ہو اسکو کبھی ذیحق تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔
علمای ثلاثہ۔ یہ سب سچ ہے مگر بہ نظر توضیح حال کچھ اور گفتگو ہونی چاہیے
تاکہ تسکین خاطر بوجہ اتم ہوجاوے۔
محمد یوسف۔ میری راے میں طوالت باعث ملال ہوگی۔ حقیقت
جو تھی ظاہر ہوگئی جبکہ شیعہ کتابیں اوپر چڑھی ہوئی ہیں اور سنیوں
کی نیچے دبی ہوئی اُلٹی سانسیں لے رہی ہیں تو کیا نتیجہ گفتگو سے ہوگا
بخوبی ظاہر ہوگیا کہ سُنّی شیعہ کے سامنے ایسے بودے ہیں کہ جیسے فولاد کے
مقابلہ میں کچا لوہا۔
محمد زکی۔ مسٹر آپ انکو نہ روکیں پوچھنے دیں۔
اچھا حضرات جو کچھ حوصلہ باقی ہو وہ بھی نکال لیجیے۔
علماے ثلاثہ ہم بمزید اطمینان جناب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپکو
کیونکر یقین کامل ہوگیا کہ وہ تہتّروان فرقہ جسکا ناجی ہونا حدیث نبوی
میں وارد ہوا ہے آپکا ہے

اب دیکھا ... دین ... تمام ... بیان ہو چکا جملہ امور طے ہو چکے
مگر آپکا تردد ہنوز باقی ہے - الحضرت ہم شیعہ علیؑ اثنا عشری ہیں بحکم رسولؐ
بارہ خلفا کو اپنا پیشوائے دین جانتے ہیں قرآن کے مطالب کو جسطرح
اُن بزرگواروں نے سمجھا اُسپر عامل ہیں آپ صاحب چونکہ یزید و مروان
و ولید و عبدالملک وغیرہ کو خلیفۃ اللہ مان کر اُن کی تقلید کرتے ہیں
لہذا ناجی نہیں ہیں اور ہم اطاعت معصومینؑ کی پابندی سے استحقاق مغفرت
رکھتے ہیں علاوہ بریں اپنے مرحوم و مغفور ہونے کا اور ثبوت پیش کرتے
ہیں۔

علمائے ثلاثہ - ہم بہت اشتیاق سے اُسکا سننا چاہتے ہیں

محمد زکی - آنحضرتؐ کی دو حدیثیں دکھلاتا ہوں جو کہ متفق علیہ و مسلمات
شیعہ و سنی سے ہیں ایک حدیث سفینہ ثانی حدیثِ ثقلین - گو کہ مجھکو کسیقدر
طوالت کرنی پڑے گی - مگر انشاءاللہ وہ شایستہ بحث کروں گا کہ شیعی جس
موجودگان زمانہ حال اور آنے والی نسلوں کو دین حق کا ایسا پتہ لگجائیگا
جسکو کورِ مادر زاد بھی ٹٹول ٹٹول کر معلوم کر لیوے۔

اول حدیث سفینہ

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بعد ہمارے امت باخود ہا مختلف ہو کر تہتر فرقوں
میں تقسیم ہو جائے گی از انجملہ بہتر ناری ہیں اور ایک ناجی - صحابہ نے پوچھا
کہ حضور فرقہ ناجیہ کی علامت بتا دیجیے تا کہ کوئی واہمہ باقی نہ رہے -

اِسکو چھوڑکر دوسری سواری تلاش کی وہ دریاے ضلالت میں غرق ہوا۔

دوم حدیث ثقلین

تحفۂ مطبوعہ کے صفحہ (۱۳۹) پر یہ عبارت ہے۔ باید دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی ثابت است کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود۔ اِنّی تارکٌ فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلّوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں تم میں ایسی دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر اُن سے متمسک رہوگے ہرگز ہرگز میرے بعد گمراہ نہ ہوگے اُنمیں کی ایک دوسری سے بڑی ہے وہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت ہیں۔ نتیجہ حدیث شاہ صاحب یہ لکھتے ہیں۔

پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی واحکام شرعی پیغمبر مارا حوالہ باین دو چیز عظیم القدر فرمودہ پس مذہبیکہ مخالف این ہر دو باشد درامور شرعیہ عقیدۃً وعملاً باطل ونامعتبر است وہرکہ انکار این دو بزرگ نماید گمراہ وخارج از دین۔

پہلے اسکا فیصلہ ہونا چاہیے کہ آپ صاحب ان احادیث کو صحیح جانتے ہیں یا کوئی رجحان وجہ اسکا پہلو رکھتے ہیں۔

معلوم ہوتی علاوہ ازیں زمانہ حال کے محقق کامل مولوی خلیل احمد صاحب نے مطرقہ کے صفحۂ اول پہ اپنی ذات کو راکبِ سفینۂ نوح و متمسک بالثقلین تحریر فرمایا ہی

محمد زکی۔ بدالنسبت جناب آنحضرتؐ کا ارشاد کیا معنے رکھتا ہی۔

علماے ثلاثہ۔ حضور پرنور کا یہ منشاء تھا کہ ہماری امت اہلبیت کے احکام پر چلے قرآن و حدیث کے جو مطلب وہ بیان کریں اسپر عامل ہو۔ جب امت ایسا کریگی نار جہنم اُنسے دور ہوجائیگی اور وہ ابدالآباد نعمتہاے بہشت سے متمتع رہیں گے

محمد یوسف۔ آپ کی تقریر سے اسوقت ایک اچھا نتیجہ خیز مضمون دفعۃً طبیعت ہوا وہ یہ ہی کہ ہر دو صاحبان اُن وجوہ کو پیش کریں جن سے معلوم ہوجاے کہ فلان فرقہ مطیع اہلبیت ہی اور فلان مخالف۔ بس اسی ایک امر کی توضیح سے مذہب صحیح منقح ہوجائیگا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہ ہوگی۔ فریقین وہ وجوہات پیش کریں جس سے ثابت ہوجاے کہ مطیع اہل بیت ہیں اول میر محمد زکی صاحب ثبوت دکھائیں بعد ازاں بعد علماے ثلثہ

محمد زکی۔ میرے مذہب کی جتنی کتابیں ہیں وہ سب مملو از احکام ائمہ ہیں اسی اعتبار سے ہمکو امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہیں ہماری

مولوی رشید الدین دہلوی شاگرد شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ ائمہ
اہلبیتؑ کا جو کلام ہے وہ انوار الہی سے بھرا ہوا ہے لیکن گفتگو اس کی
صحیح و غیر صحیح ہونے میں ہے شیعہ جو انکا کلام اپنی کتابوں میں دکھاتے
ہیں وہ سنیوں کے نزدیک قابل اعتبار نہیں۔ اور سنی جو اپنی کتب کے
حوالہ سے کہتے ہیں کہ ائمہؑ نے ایسا فرمایا اسکو شیعہ غلط بتاتے ہیں۔
یہ تقریر کلام ائمہؑ کے وجود کو ثابت کر رہی ہے جس سے اُن کے ارشاد
و افادات کا ہونا لازم ہوا ہماری کتابوں کو آپ کے علما نامعتبر بتاتے
ہیں اور اپنی کتابوں کو صحیح کہتے ہیں۔ بدالنست حقیر رشید الدین صاحب
کا فرمانا بالکل غیر صحیح ہے آپ کی کتابوں میں ایک بھی مسئلہ ایسا نکلیگا
جو کہ اہلبیتؑ سے لیا گیا ہو۔ براہ عنایت ارشاد فرمائیے کہ آپ کے یہاں
احادیث کی کون کون کتاب معتبر مانی گئی ہے۔

علمائے ثلاثہ۔ کتابیں تو بہت ہیں مگر بخاری و مسلم شریف زیادہ
با اعتبار ہیں۔

محمد زکی۔ بخاری شریف کو ہاتھ میں لیکر ایک ایک سطر دیکھ جائیے
اور پھر فرمائیے کہ ائمہ اہلبیتؑ سے جن کے سپرد نبی نے امت کو کیا
تھا اور جنکا کلام فی الواقع اور بقول رشید الدین صاحب معدن
حکمت تھا کتنی حدیثیں نقل ہوئی ہیں جن جن سے مسائل دین

ایک ایک حدیث پر غائر نظر سے پتہ لگ سکتا ہی جس کے لیے ایک
مدت دراز کی ضرورت ہی۔

محمد زکی۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہی جسکا پتہ چل نہ سکے تین عالم آپ ہیں
دس بیس طالب علم جو اعلے درجہ کے ہوں مدرسہ سے بلوا لیجیے۔
بخاری شریف کا شیرازہ کاٹ کر دو دو چار چار جزو ہاتھ میں لیکر ہر حدیث
کا شروع جس میں سلسلہ روایت ہی دیکھ جائیے تمام مضمون کے
ملاحظہ کی ضرورت نہیں ایک گھنٹہ میں ساری کتاب کا حال معلوم ہو جائیگا
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جبکہ تمام اجزا ختم ہو گئے۔ ایک دوسرے سے کہنے
لگا عائشہ و ابو ہریرہ و عبد اللہ بن عمر و عمرو ابن العاص و معاویہ و مروان
و عمر ابن سعد و حصین ابن نمیر وغیرہ وغیرہ اکثر خوارج و نواصب و
قدریہ و مرجیہ سے احادیث نقل ہوئی ہیں۔ مگر خاندان نبوت میں سے
کسی کا نام و نشان نظر نہیں ہوا یہ حالت دیکھکر محمد زکی کہنے لگے کہ آپنے
فضول وقت کھویا۔ اہلبیت رسول سے تمھاری کتابوں میں کچھ
نہیں لیا گیا مرزا حیرت دہلوی اپنی مولفہ کتاب خلافت شیخین میں یہاں
لکھتے ہیں کہ بخاری پر بڑا الزام ہی کہ اُسنے ائمۂ اہلبیت کے کلام سے
اپنی کتاب کو خالی رکھا پھر یہ طرفداری بخاری مرزا صاحب لکھتے ہیں
اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ جسوقت بخاری ترتیب دیگئی تھی اُس

منظور ہو چکی تھی کہ امام جعفر صادق ... [illegible]

بایں وجوہ بخاری نے اُن کے اقوال کو چھوڑ دیا۔

محمد یوسف۔ ایحضرات علما آپ کا دعوے یہ تھا کہ ہمارا مذہب ماخوذ
از احکام اہلبیتؑ ہے اور بہ ایں وجوہ ہم فرمان نجات پاکر اُس کشتی کے
راکب ہیں جو کہ سیدھی حوض کوثر پہ جا کر رُکے گی مگر حدیث کی اعلیٰ
کتاب بخاری کے دیکھنے سے واضح ہوا کہ مخالفان اہل بیت کی نقل کی
ہوئی احادیث سے ساری بخاری بھری ہوئی ہے اور ائمہ اہلبیتؑ سے کچھ
نہیں لیا گیا اندریں صورت تم اپنے مقدمہ میں کیونکر ڈگری پاسکتے
ہو شیعہ کی کتابوں کو جنمیں از اول تا آخر احادیث بحوالہ ائمہ نقل ہوئی
ہیں ساختہ شیعہ بتاتے ہو اور اپنے کتبخانہ میں کچھ دکھلا نہیں سکتے
اگر کتب شیعہ کو بقول آپ کے نامعتبر سمجھا جاوے اور آپ کے کتبخانہ میں
اقوال ائمہؑ کی جگہ صفر دکھایا جاوے تو لازم آجائیگا کہ دنیا میں اہلبیتؑ
کا کلام نہیں تمہارا مذہب تو بقول شاہ عبد العزیز صاحب باطل ہے
دیکھو حدیث ثقلین کی توضیح میں شاہ صاحب موصوف نے فرمایا ہے:

مذہبیکہ مخالف ایں ہر دو باشد شرعاً و عقلاً باطل است۔

علمائے ثلثہ۔ گو کہ کوئی قول اہلبیتؑ کا کتب میں نہ ہو مگر ہم دل سے
تو اُنکی بزرگی کے معتقد ہیں

محمد زکی۔ جناب محض دل میں کسی کو بزرگ سمجھ لینا اور اُسکے قول

خاندان نبوت سے ہمارا کچھ علاقہ نہیں۔ سید سجاد حسین بارہوی نے بجواب
مسطرقہ الکرامہ ایک رسالہ مسمےٰ بہ اعجاز داؤدی لکھا ہے اُس میں چند
جزو پر بہ شرح عظیم یہ بات دکھائی ہے کہ مذاہب اہل سنت یکسر مخالفت
اہل بیت ہے آپ جملہ مطالب اس میں ملاحظہ فرماکر تسکین خاطر کرسکیے ایا
جناب کو یاد ہوگا چہار خلفا کی بحث کے موقع پر میں نے شاہ ولی اللہ
کا قول دکھایا ہے انھوں نے قبول کیا ہے کہ در ہیچ فنے از فنون شریعت
مدار کلی بر آثار مرتضیٰ نہادہ۔
یہی بزرگ رسالہ تفضیل الشیخین میں لکھتے ہیں۔
امہات مذاہب اربعہ اہل سنت بر آثار مرتضےٰ نیست بلکہ بر اجماعیات
عمر ابن خطاب و فتاوائے ابن مسعود است۔
کہیے اب تو جناب کی تسکین ہوگئی کہ سنیوں کا مذہب اہلبیت سے
کوئی علاقہ نہیں رکھتا۔ میں آپ کو یہ بھی دکھائے دیتا ہوں کہ فقہائے
اہل سنت نے دیدہ و دانستہ مسائل فقہ میں اہل بیت رسولؐ سے
مخالفت کی ہے شاہ صاحب تحفہ کے باب یازدہم میں لکھتے ہیں۔
اگر شیطانے شیعہ را دغدغہ کند و گویند کہ اگر ابو حنیفہ و امثال او از
مجتہدین اہل سنت شاگردان حضرات ائمہ بودند پس چرا بمخالفت
ایشاں در مسائل بسیار فتویٰ دادند۔

تعجب ہی نبی امت کو حکم بہ متابعت اہلبیت کریں اور بزرگان سنیہ
اُنسنے بالخصوص مسائل دین میں مختلف ہوں پھر اُسپر بند قبا کھولکر
یہ دعوی کرنا کہ ہم متمسک بہ احکام ائمہؑ ہیں کیسی بیجا بات ہی۔ آپ کی
کوئی بات ابتدا سے اِسوقت تک صحیح ثابت نہیں ہوئی۔
محمد یوسف ای حضرت علما اب تو کوئی بات باقی نہیں رہی جملہ مراتب
طی ہوگئے اب مجکو اجازت دیجیے کہ سنی پورہ سے اسباب اُٹھاؤں
بھائی عبدالوہاب چلتے ہو؟
عبدالوہاب۔ مجکو اپنے مذہب کی سچائی اور حضرات علما کی دانائی پر
بڑا بھروسہ تھا مگر ہاتھیار کے جوہر تیغ مخالف کے سامنے معلوم ہوتے
ہیں آج بالمواجہ گفتگو ہونے سے ساری قلعی کھل گئی مجکو اپنے آباؤ
اجداد پر افسوس آتا ہی کہ دنیا سے کیسے خالی ہاتھ گئے۔ ہاے وہ یزید
و مروان و ولید کے سامنے نہ معلوم فرشتگان غلاظ و شداد سے
کیا کچھ صدمات اُٹھا رہے ہوں گے یہ کہکر دیر تک رویا کیا۔
ہاے اماں! ہاے ابا! خلفاے ثلاثہ کی بیجا محبت نے تمکو کیا روز
سیاہ دکھایا۔
بھائی محمد یوسف سچ تو یہ ہی کہ آپ میرے لیے ہادی بن گئے نہ تم مسلمان
ہوتے نہ مجکو ایسا موقع ملتا اِسکو حسن اتفاق کہتے ہیں۔

علماے سے بھی استمزاج فرما لیجیے کہ اب کیا کہتے ہیں وہ بھی وارثیہ شیعہ میں برعبث
آتے ہیں یا ابھی اور کسمساہٹ کریں گے اگر قدیم ملت کی محبت باقی ہے تو میں
انشاء اللہ تو لاے ثلاثہ کے مواد کو اس طرح کھینچ لوں گا کہ جیسے ڈاکٹر گلاس
لگا کر مفسد مادہ کو جلا دیتے ہیں۔

محمد یوسف و عبدالوہاب و علماے ثلثہ و دیگر طالب علمان جلسہ سے کہیے
حضرات کچھ وہم اب تو باقی نہیں رہا۔

علماے ثلاثہ - باقی واقعی کچھ نہیں رہا بظاہر مذہب کا خاتمہ ہو گیا ہم سنت
شیخین کو دونوں ہاتوں سے پکڑتے ہیں مگر میرزا کی روغن کلام سے ایسا چکنا
دیتے ہیں کہ پھسلی جاتی ہے ہر چند کہ اب ہمارا منہ نہیں رہا کہ میر صاحب سے کچھ
عرض کریں۔ لیکن سید صاحب سے بعد ادب اتنی بات کے خواستگار ہیں کہ
گوارا فرما کر حدیث سفینہ و ثقلین کی کچھ مزید توضیح فرما دیویں کہ ہم کیونکر تابع
اہلبیت نہیں۔ کیونکہ شاہ صاحب و خلیل احمد صاحب نے ٹرا زور تمسک اہلبیت علیہم السلام
پر دیا ہے اور اپنے آپ کو راکب سفینہ اہلبیت باور کرایا ہے ایسا دعوی قطعاً
جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ ضرور کچھ نہ کچھ شائبہ اطاعت اہلبیت علیہم السلام ہمارے مذہب میں
پایا جاتا ہوگا۔ انھیں کی تحریروں کے اعتبار سے ہم اپنے گروہ کو تابع ثقلین
سمجھ رہے ہیں اگر سید صاحب نے اس دعوے میں ہمارا صحیح القول ہونا ثابت
فرما دیا تو ضرور و بیش پر جان و روپیش مدلل خواستہ و ناخواستہ بقولے طفل

فنون شرعی میں پیشواے ملت نہیں سمجھا اور نہ اُن سے کوئی مسئلہ لیا۔ شاہ
عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ نے اکثر مسائل شرعیہ میں امام جعفر صادق
علیہ السلام سے اختلاف کیا اس سے زیادہ ثبوت مخالفت آپ کیا چاہتے ہیں؟

علماے ثلاثہ۔ جناب کا فرمانا درست ہے۔ مگر بہ تفصیل فرمائیے تاکہ پورا اطمینان
ہو جاوے اور کوئی محل اشتباہ باقی نہ رہے نیز دوسرے لوگوں پر بوجہ اتم
ظاہر ہو جاوے۔

محمد زکی۔ میں اس معاملہ کو طول دینا نہیں چاہتا مگر آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں
ناچار بشرح و بسط عرض کرتا ہوں سنبھل کر سنیے اور انصاف فرمائیے اُمید ہے
کہ یہ بحث سنکر آپ بصد خوشی مذہب قدیم سے تنفر کر کے میرے ہم کیش ہو جائینگے

حدیث ثقلین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہدایت امت کے لیے دو چیزیں چھوڑی ہیں ایک
قرآن و ثانی اہلبیت۔ قرآن میں جو احکام درج ہیں وہ اہلبیتؑ کی زبان پر
تھے اور اہلبیت کی زبان پر تھے اور اہلبیتؑ نے جو ارشاد فرمایا وہ عین مطابق
قرآن تھا۔ قرآن بھی ہدایت کے لیے کافی ہو سکتا تھا۔ مگر چونکہ وہ کلام خدا ہے
ہر شخص کو اُس کے مطالب کا سمجھنا دشوار تھا۔ کیونکہ اُس میں ہر قسم کی آیات وارد
ہوئی ہیں۔ ناسخ و منسوخ و محکم و متشابہ و عام و خاص و ماوّل و غیر ماوّل وغیرہ
لہذا اُسکو وہی گروہ خوب سمجھ سکتا تھا جن کے گھر میں وہ آسمان سے آیا تھا

حضرت امیرؑ نے مسلمانوں کے سامنے وہ قرآن جسکو آنحضرتؐ کی زندگی میں جمع کر لیا تھا پیش کیا مگر اُسوقت کے مسلمانوں نے نمانا اور صاف کہدیا کہ تمھارا ترتیب دیا ہوا قرآن ہمارے مطلب کا نہیں ہم خود ترتیب کرلیں گے اگر وہ لوگ بہ ترتیب نزول جمع کرلیتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا مگر غریب کیا کرتے اُن کو سیدھی طرح بیٹھنا تو بھی نہ آتا تھا کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے بعد فراغت آبدست بھی لینا نہ جانتے تھے زمین پر رگڑا رگڑی کرلیتے تھے کنز العمال و جامع کبیر آپ کے مذہب کی معتبر کتابیں پیش کرتا ہوں اول الذکر میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے اور آخر میں ذکر کو زمین پر گھسنے کا مضمون دیکھ لیجیے۔ غور فرمائیے کہ ایسے باتمیز لوگ کلام الٰہی کو کیونکر مرتب کرسکتے تھے شیخین تقریباً پندرہ برس تک ملک عرب میں لوٹ مار کرتے رہے۔ مگر قانون خدا کی طرف پوری توجہ مبذول نہ فرمائی۔ عرصہ دراز تک ملک بے آئین رہا عثمان صاحب نے اپنی حیات کے آخر حصہ میں ایک کمیٹی کے ذریعہ سے قرآن موجود الوقت ترتیب دیکر رائج کردیا جس جس صحابی کے پاس تو ہا تہائی قرآن تھا زبردستی مارپیٹ کرکے چھین لیا اور پچھلے پرچوں کو آگ دکھائی گئی۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا آگے کا پیچھے اور پیچھے کا آگے کر کرا کر چلتے پھرتے نظر آئے۔
اس بحث میں معقول کتابیں موجود ہیں تنزیہ القرآن مولفہ ڈپٹی امجد علی خانصاحب مرحوم امروہوی و رسالہ بحث قرآن مولفہ سید سجاد حسین بارہوی پیش کرتا

امروہوی اہل سنت میں بزرگ عالم [illegible]

ہیں کابل گذرے ہیں عالم موصوف نے چند کتابیں بمقابلہ شیعہ تحریر فرمائی
ہیں وہ اپنے ایک رسالہ میں جسکا نام آجوبہ باصواب ہے یہ عبارت لکھتے ہیں۔
درباب قرآن اعتقاد اہل سنت یہ ہے کہ وہ مصاحف متنوعہ تھے یعنے ہر ایک
صحابی نے اپنے علم اور ادراک کے موافق بلا مشورۂ غیر وہ مصاحف بنوع
دیگر وطرز علیحدہ جمع کیے تھے اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے جو بطور تفسیر کے
ذیل آیت میں ارشاد ہوا تھا اور وحی متلو کو حدیث قدسی سے اور متواتر کو احاد
وشاذ سے اور منسوخ التلاوۃ کو غیر منسوخ التلاوۃ سے تمیز وجدائی نہ کی تھی
غرضکہ ہر ایک اُن میں سے بالاجماع تنقیح یافتہ اور تصحیح شدہ نہ تھا۔ لہذا
بعد استعمال قرآن اجماعی اور تنقیح وتصحیح اجماعی وہ مصاحف لائق محو تام
کے اہل سنت کے نزدیک تھے۔ اسواسطے حضرت جامع القرآن نے ابقاء
محل اس نسخہ مصححہ کا سمجھکر اولاً بشست وشو ثانیاً باحراق قراطیس اُنکو محو فرما
اسباب اکل کو یہ مصاحف متنوعہ قادح اس مصحف صحیحہ کے ہوں اور اختلاف
اسلام میں اس حیثیت سے نہ پڑے حضرت امیرؑ نے جو بطور خود قرآن جمع کیا
تھا وہ بھی یہ ہی شان رکھتا تھا

تقریر بالا کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) ہر ایک صحابی نے بلا مشورۂ یکدیگر اپنا اپنا قرآن جداگانہ مرتب کیا تھا

(۲) اُن مصاحف میں سوائے کلام باری الفاظ تفسیری و احادیث قدسی

کے اول حروف دھلواے اور پھر کاغذ جلواے -

(۴) حضرت امیرؑ نے بھی ایک قرآن جمع کیا تھا وہ بھی مثل مصاحف مشتمل اغلاط تھا

اس موقع پر چند امور قابل توجہ ہیں

اول یہ کہ اکثر کتب اہل سنت اور خصوصاً فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ آنحضرت ہر سال جبرئیل علیہ السلام کو وہ حصۂ قرآن سنایا کرتے تھے جو کہ اُسوقت تک حسب نزول ہا چکا تھا اور سال وفات میں کامل دو مرتبہ سنایا - جبکہ بقول اہل سنت اُسوقت تک کوئی قرآن صحیح مرتب ہی نہ ہوا تھا تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو کیا سُنایا اور سنایا ہوا قابل محو سمجھ کر جلایا گیا یا باقی رہا اگر جل گیا تو خیر پاپ کٹا بصورت بچے رہنے کے کس کے پاس رہا اور اب کہاں ہے -

دوم یہ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ (انی تارک فیکم الثقلین) الخ - یعنے میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں ایک قرآن دوم اہلبیتؑ وجود اہلبیتؑ کا جو کہ ثقل اصغر ہے ہر شخص قائل ہے - علیٰ ہذا قرآن کا موجود ہونا بھی لازم ہوا یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک چیز مفقود ہو اور دوسری موجود - جبکہ حسب عقیدہ اہل سنت آنحضرتؐ کے زمانہ میں قرآن جمع نہ ہوا تھا تو آپ نے کس قرآن کی متابعت کا اُمت کو حکم دیا تھا -

سوم یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا قرآن و اہل بیتؑ حبل ممدود یعنے بٹی ہوئی رسی ہیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے

اور جبکہ حضرت عثمان نے صحیح قرآن جمع کر دیا اسوقت نسخہ مصحح سے لپٹ گئے
آنحضرت کی حدیث کہ (لن یفترقا حتےٰ یردا علی الحوض) یعنے قرآن واہلبیت
ہاتور و د حوض کوثر ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہوں گے غلط ثابت ہوئی
تعجب ہی کہ رسالتماب عدم افتراق قرآن واہلبیت کی خبر دیں اور وہ باہم گرے
جدا رہیں تا وقتیکہ مستقل طور پر یہ اعتقاد نہ کیا جاے کہ آنحضرت کے زمانہ میں
قرآن مکمل ہو کر اہلبیت کے حوالہ کیا گیا تھا تصدیق حدیث نہیں ہو سکتی۔ کیا کوئی
مسلمان اسکا اعتقاد کر سکتا ہی کہ تا زمانہ خلافت جناب عثمان جس کی مدت
پچیس سال ہی قرآن واہلبیت باخود ہا جدا رہے اگر در واقع ایسا ہوا تو آنحضرت
کی حدیث پر سخت صدمہ پہونچتا ہی۔

چہارم یہ کہ بوقت طلب داشت دوات وخامہ حضرت عمر نے فرمایا تھا
(حسبنا کتاب اللہ) جسپر دربار نبوی سے بحکم قوموا عنی اٹھوائے گئے جس
کتاب کو ہدایت کے لیے جناب دوم نے کافی بتایا تھا وہ کہاں تھی اور حضرت
ثانی کے لیے اُسنے کیا کفایت مہمات کی اُن کے زمانہ میں جو قرآن تھا وہ بقول
رافت علی صاحب غیر صحیح تھا۔ کیونکہ باقاعدہ صحت زمانہ عثمان میں ہوئی ہی
قرآن کی اُن کے زمانہ میں جو حالت تھی وہ شاہ ولی اللہ کے ارشاد سے
دکھلاتا ہوں)

بعد ازانکہ قرآن عظیم در مصحف مجموع شد فاروق اعظم سالہا در فکر تصحیح او صرف

ظاہر می شد درینصورت مکتوب راحک میفرمود و بجاے وی انچہ محقق می شد
می نوشت)

دیکھنا چاہیے کہ جس کتاب میں یہ کاٹ چھانٹ رہی کہ کبھی ایک آیت لکھی اور گاہے
دوسری چھیل ڈالی - آج حکم ہوا کہ اسطرح پڑھو چار روز کے بعد منادی ہوئی
کہ وہ پڑھنا تحقیقات سے غلط ثابت ہوا بلکہ اس طریقہ سے تلاوت کرنی چاہیے
معلوم ہوا کہ حضرت عمر نے ایسی کتاب کو اپنے اور جملہ اہل اسلام کے لیے بمقابلہٗ
نوشتۂ آنحضرتؐ کافی بتایا تھا جو کہ خود غلط تھی حضرت عمر چونکہ موجد تراویح
تھے اور اسوقت بلکہ تا آخر حیات جناب عثمان قرآن لباس صحت میں آراستہ
نہوا تھا لہذا اُن کے زمانہ خلافت اور حضرت ثالث کے عہد امامت میں
جتنی مرتبہ تراویح پڑھی گئیں سب غلط قرار پائیں اُسوقت سے تو آج کل کے
بولاہے اچھے جنکو صحیح قرآن پڑھنے کا تراویح میں اتفاق ہوتا ہی - جس قرآن
کو حضرت عمر صحابہ سے مناظرہ کرکے درست فرمارہے تھے غالبًا وہ بھی ٹھیک
دیا ہوگا -

پنجم - سب سے زیادہ افسوس آنحضرتؐ کی سہل انگاری پر آتا ہی غایت
غفلت وبے پروائی سے اپنے بعد نہ کتاب خدا کو درست کرکے امت کو
دیگئے نہ خلافت کا کوئی انتظام کرگئے - حسب عقیدۂ اہل سنت جیسا کہ
خلیفہ قائم کرنمین یقین مفسدہ و بریہی امر ملت تھا ایسا ہی قرآن کے تکمیل و مرتب

سبحان اللہ کتاب خدا تو نبیؐ پر نازل ہوا اور ترتیب حضرت عثمان کریں جن کی
علمیت شہرۂ آفاق ہی
ششم۔ بہ اقرار اہل سنت بعد وفات آن حضرت شیخین نے انتظام خلافت
کو تو ایسا ضروری ولابدی وامر واجب سمجھا کہ دفن وکفن پر اُسکو مقدم
کیا۔ نبی کا جنازہ چھوڑ کر سقیفہ میں چلے گئے اور قانون خداوندی جسپر ہدایت
کا تا قیام قیامت قیام موقوف ہی۔ ایسا پس پشت ڈالا کہ پچیس برس تک
اُس کے تصحیح کرنے کی نوبت نہ آئی اِس سے صاف نتیجہ نکل آیا کہ قرن اولی
میں جسکو خیر القرون کہا جاتا ہی دنیا میں ایک قرآن بھی موجود نہ تھا۔
نہ شیخین کو صحت یافتہ تنقیح شدہ کوئی نسخہ ملا نہ دیگر صحابہ کو۔ افسوس ہی کہ ایسے
ذی شرف خلفا وصحابہ اس شرف سے محروم رہے۔
ہفتم۔ کتاب استیعاب ودیگر کتب اہل سنت میں لکھا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
تھا کہ ابن مسعود سے قرآن کو حاصل کرو اور موصوف الصدر بھی بجاے خود
متیقن تھے کہ قرآن دانی میں میرا پایہ بلند ہی۔ فتح الباری شرح بخاری
میں روایت ہی ابن مسعود کہا کرتے تھے کہ میں نے جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کی زبان مبارک سے ستر اور کئی سورتیں اخذ کی ہیں افسوس
ہی کہ ایسے جلیل القدر قرآن دان صحابی کو باقرار صاحب تحفہ حضرت عثمان
کے غلاموں نے کتاب اللہ کی چھین جھپٹ میں حسب تعریف دفعہ ۳۲۳

باختیارات پولیس جار رہا۔ سید سجاد حسین بارھوی نے رسالۂ بحث قرآن
میں اہل سنت کی کتب کے مضامین متعلق بزد و کوب لکھدیے ہیں۔ اس
عالم قرآن کا بھی قرآن حضرت عثمان نے آگ میں ڈلوادیا۔ ابن مسعود اپنے
پٹنے اور کتاب خدا کے سوختہ ہونے سے بجدے ملول ہوے کہ تا مدت
عمر حضرت عثمان سے گفتگو نہ کی اور نہ کوئی عطاء و صلہ اُن سے لیا یہ
سب باتیں تحفہ میں درج ہیں۔ کتاب محاضرات میں امام راغب اصفہانی
لکھتے ہیں کہ ابن مسعود کہا کرتے تھے کہ اگر مجکو مثل عثمان حکومت ملجاے
تو اُن جمع کیے ہوے قرآن کو اُسی طرح جلاؤں جیسا کہ اُنھوں نے میرے
قرآن کو پھونک کر خاک کیا ہی۔ علاوہ بریں جو حضرت عثمان نے قرآن
کو غتربود کیا ہی اُس کی مفصل حقیقت رسالۂ تنزیہ القرآن مولفۂ
ڈپٹی مجد علیخانصاحب امروہوی و رسالہ بحث قرآن متذکرہ بالا سے
بخوبی معلوم ہو سکتی ہی میں کہاں تک عرض کروں ؎ حکایتی است
کہ آنرا بشرح پایاں نیست ۔ اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ نبی کے ارشاد
کی جو کہ متعلق بہ اطاعت ثقلین تھا صحابہ نے کیا اچھی طرح تعمیل کی اور قرآن
کا کس حد تک احترام کیا۔

محمد یوسف۔ تمام و کمال تقریر سُنکر غایت تعجب سے حضرات علماء
کی طرف منھ پھیرا کرم کیوں یہ معاملہ صحیح ہی کہ پچیس برس تک اسلام میں

علمائے ثلاثہ - میر محمد زکی صاحب نے جو واقعات بیان فرمائے اسمیں مطلق غلطی نہیں جملہ مضامین ہماری کتابوں میں درج ہیں۔

محمد یوسف - ہرگاہ آپ ان سب باتوں کو بلا انکار تسلیم فرماتے ہیں تو میں ہرگز نہ مانوں گا کہ نبی کلام اللہ درست نہ فرمائیں اور امت سے کہیں کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں نیز مجھکو اُس شخص کے مسلمان ہونے میں بھی تامل ہی جسنے ہزارہا کلام خدا پھونک دیے سب سے بالاتر استعجاب یہ ہی کہ حضرت امیر باوصفیکہ بروے حدیث ثقلین وحدیث « القرآن مع علی وعلی مع القرآن کتاب خدا سے معیت تام رکھتے تھے نیز اعلم صحابہ بھی تھے اپنا ترتیب دیا ہوا قرآن کیونکر دیدیا اور کن آنکھوں سے اُسکو جلتا ہوا دیکھا۔ بخدا میں تو سُنی ہوکر ایک مصیبت کے دام میں پھنس گیا۔

علمائے ثلاثہ - جیسا کہ باوصف مفضول ہونے کے خلفائے ثلاثہ پر اجماع ہوگیا ایسا ہی قرآن موجود اور دیگر مصاحف کے جلانے پر اجماع ہوگیا۔ اِس میں قباحت کیا ہی۔ اجماع صحابہ امر باطل پر نہیں ہوسکتا جو اعتراضات کہ آپ نے وارد کیے وہ سب صحیح ہیں مگر اتفاق اصحاب کو کیا کریں۔

محمد یوسف - آپ کیونکر ثابت کرسکتے ہیں کہ سب مسلمان قرآن موجود اور دیگر نسخہ جات کی سوختگی پر مجتمع ہوگئے تھے

علمائے ثلاثہ - مولوی رافت علی صاحب امرو ہوی کا بیان ابھی پیش

کا اجماع ہوگیا تھا

محمد یوسف۔ مولوی رافت علی صاحب جنکا بیان پیش کیا گیا ہی آپ کے ہم مذہب تھے شیعہ کا کوئی قول دکھلائیے جس سے ثبوت اجماع ملے۔ نیز یہ بھی واضح ہوجاے کہ حضرت امیرؑ نے اپنا بقاعدہ جمع کیا ہوا قرآن جناب عثمان کو جلانے کے واسطے دیدیا تھا وہ بات قابل تسلیم ہوتی ہی جو کہ اتفاقی ہو

علماے ثلاثہ۔ شیعہ کی کسی کتاب سے ہم ایسا ثبوت نہیں دے سکتے۔

محمد یوسف۔ اگر میں ایک عالم سنی کے بیان کو تسلیم کرکے اجماع کو مان بھی لوں تب بھی آپ کا مطلب نہیں نکلتا۔ کیونکہ ابن مسعود ذی قدر صحابی کو اسدرجہ اختلاف تھا کہ پایان نہیں اُسکا مقولہ تھا کہ اگر مجکو دسترس ہو تو عثمان کا جمع کیا ہوا قرآن جلاکر اپنا دل ٹھنڈا کروں

علماے ثلاثہ اُس ایک کی ٹائیں ٹائیں سے کیا ہوتا ہی مگر ہاں اتنی بات ہم ایمان کی کہیں گے کہ متعدد قرآنوں کا جلوانا بہ حیثیت اسلام حضرت عثمان کو زیبا نہ تھا۔ اگر شیخین و حضرت امیرؑ و دیگر صحابہ نے ترتیب میں غلطی کی تھی تو اُن مصاحف متنوعہ کو اچھے پاک و صاف کپڑے میں لپیٹ کر صحن مسجد میں دفن کر دیتے مناسب تھا کہ دس بیس صنا دید اصحاب وخصوصاً حضرت علیؑ سے اپنے جمع کیے ہوے کی صحت پر انگوٹھے کا نشان کرالیتے اور حضرت عائشہ کو بھی شریک کر لیتے۔ چونکہ اپنی تنہا راے سے صدہا قرآن جلاڈالے

...کی تغیر فقروں اور خلیفہ صاحب کی بعض حرکتوں سے اُلٹو قبر ہی میں سلاد...

محمد یوسف۔ حقیقت ثقلین ظاہر ہوگئی اب کیا دیر ہی اسباب بندھوایئے اور ٹھنڈے ٹھنڈے سادات نگری میں چل بسیے۔

علمائے ثلاثہ۔ منجملہ ثقلین کے صرف ایک ثقل قرآن کا سید صاحب نے بیان کیا ہی اہلبیتؑ کی نسبت تو ابھی کچھ ارشاد ہی نہیں ہوا۔ ممکن ہی کہ بہ اتباع ارشاد نبیؐ خاندان نبوت کی پورے طور پر اطاعت کی ہو۔

محمد یوسف۔ میرا تو ایسا خیال ہی کہ جو سلوک قرآن سے کیا گیا وہی ثقل ثانی اہلبیتؑ سے کیا ہوگا۔

محمد ذکی۔ بخدا جناب خوب سمجھے قرآن سے زیادہ خلفاء نے اہلبیتؑ کی توہین و تذلیل کی تھی۔ جسطرح قرآن کو جلایا پھاڑا چیرا وہی عمل خاندان رسالت کے ساتھ کیا۔ حضرات علما فضول طول دیے جاتے ہیں مذہب قدیم کی محبت نے چشم انصاف پر سیاہ پردے ڈال رکھے ہیں۔ میری طرف وہ قدم بڑھتے ہیں تو چار گز پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن بندہ بھی وہ بلائے بے درماں ہی کہ انشاء اللہ بلا سید ہاکئے نہ چھوڑے گا ایحضرات علما جس ثقل دوم کی اطاعت کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا وہ کون بزرگ ہیں اور جس گروہ کو مطیع ہونے کی ہدایت کی گئی تھی وہ کون ہیں۔

علمائے ثلاثہ۔ آنحضرتؐ نے حدیث ثقلین میں (عترتی و اہلبیتی) فرمایا ہی

تھا اور سلسلہ در سلسلہ تا قیامت سب امت اس میں داخل ہی

محمد زکی جملہ صحابہ اور خصوصاً ثلاثہ مطیع اہلبیت تھے یا کہ ان کے حاکم؟

علماے ثلثہ نیچی گردن کر کے اسکا جواب مشکل ہے۔

محمد زکی بطور یاد دہانی میں آپکو اس حصہ بیان پر توجہ دلاتا ہوں جو کہ حدیث سفینہ کے متعلق ابھی آپنے بیان فرمایا تھا کہ حضرت کا امت سے یہ ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت کشتی نوح ہیں جو انپر سوار ہوا وہ بچا سوار ہونے سے مراد اہلبیت کے احکام کی اطاعت ہی شاہ صاحب نے توضیح حدیث ثقلین میں فرمایا ہی

ازیں معلوم شد کہ پیغمبر ما را حوالہ بہ ایں دو چیز عظیم القدر فرمودہ پس ہر کہ مخالف ایں ہر دو باشد عقلاً و شرعاً باطل است۔

مولوی خلیل احمد صاحب حسب تصریح صدر اپنی ذات اور تمام اہل سنت کو راکب سفینہ اور متمسک بالثقلین فرما چکے۔ اسوقت آپ بخلاف بیان خود و دیگر علما فرماتے ہیں کہ اسکا جواب مشکل ہی ذرا سمجھ کر کہیے آپ کا یہ جواب حلف دروغی کی صفت میں آسکتا ہی یا نہیں؟

علماے ثلاثہ۔ لفظ مشکل کہنے سے ہمارا یہ مطلب ہی کہ حسب ارشاد آنحضرت و مفاد حدیث سفینہ و ثقلین تمام امت کے حاکم مثل رسول حضرت امیر ہیں مگر واقعات مابعد سے صاف ظاہر ہی کہ اہلبیت کرام محکوم بن گئے اور خلفاء ثلاثہ و دیگر اہل اسلام حاکم چونکہ عملی طور پر قضیہ منعکس ہو گیا لہذا ہمنے اُسپر نظر کر کے لفظ مشکل کا استعمال کیا اس میں دروغ حلفی کونسا لگا

محمد زکی- کس عنوان سے؟

علماے ثلاثہ- حضرت امیرؑ نے جناب صدیق کے دست مبارک پر بیعت کر لی ظاہر ہی کہ بیعت کرنیوالا رعایا کی فرمانبرداری کے درجہ میں ہوتا ہی اور بیعت لینے والا سلطان ذی وقار کے مرتبہ میں۔

محمد زکی- حضرت امیرؑ نے صدیق کی اطاعت برغبت وحکم طبیعت اختیار کی یا کہ جبر و کراہت سے۔

علماے ثلاثہ- بیعت سے مراد یہ ہی کہ کسی شخص کو لائق اور اپنی ذات سے بجمیع الوجوہ فائق سمجھکر حاکم دیں مان لیا جاے بیعت میں جبر و تعدی کو دخل نہیں ہی بطیب خاطر و رغبت طبیعت ہوا کرتی ہی حضرت امیرؑ پر نہ کوئی جبر ہوا نہ انھوں نے بیعت سے کراہت کی بلکہ غایت خوشدلی سے ثلاثہ کو امام جائز الاطاعت سمجھ کر بیعت کر لی۔

محمد زکی- میں بمدد خدا آپ کی کتابوں سے ثابت کر دوں گا کہ حضرت امیرؑ کے ساتھ در باب اخذ بیعت نہایت جابرانہ برتاؤ کیا گیا اور وہ خلفا کی بیعت طلبی سے سخت آزردہ و کبیدہ تھے اور کسی طرح اُنکو خلیفۂ حق نہ جانتے تھے بلکہ ظالم و جابر سمجھتے تھے لیکن اگر آپ کے بیان کو صحیح مانکر میں تسلیم کر لوں کہ حضرت علیؑ نے ثلاثہ کو جانشین نبی سمجھ کر حسن عقیدت سے بیعت کر لی تھی تو حدیث سفینہ و ثقلین جنپر امت کا اجماع ہی قطعاً باطل ہوئی جاتی ہیں اور

علمائے ثلاثہ - ان وقایق پر ہماری نظر نہیں پہنچی نہ آجتک یہ بات کسی کتاب
میں دیکھی گئی کہ حضرت امیرؑ کی بیعت برہمی ملت کا سبب ہو جاے گی اور خدا
ورسولؐ سب پر الزام وارد ہوگا - ان واقعات کو بہ صراحت ارشاد فرمایئے
تاکہ ہم سمجھ کر جواب دیں -

علطفی محمد زکی اول میں یہ امر دکھلاؤں گا کہ اگر بیعت مرتضوی ثلاثہ کے ہاتھ پر
رغبت سے ہوئی تو شیرازۂ اسلام بکھر جائیگا زاں بعد اسکو ثابت کرونگا
کہ خاندان نبوت پر بیعت طلبی میں انتہا کا تشدد کیا گیا -

امر اول حضرت ابوبکرؓ نے علیؑ مرتضیٰؑ سے بیعت لینے میں سخت غلطی کی

جبکہ درحقیقت اور حسب بتسلیم شاہ صاحب وخلیل احمد صاحب وجناب
بروے حدیث ثقلین وحدیث سفینہ وغیرہا آنحضرتؐ نے صحابہ کو محکوم بہ
اہلبیت کیا تو اصحاب پر واجب عینی ہوگیا تھا کہ بہ متابعت حکم نبیؐ
مطیع اہل بیتؑ ہوتے اُن کے ہاتھ پر بیعت کر کے زمرۂ تابعینؓ داخل ہوتے
چونکہ حضرت صدیق وفاروق اعظم وعثمان باحیا نے ارشاد نبی کے خلاف
کیا حاکم کو محکوم بنایا نظر برآں وہ لوگ فرقۂ باغی مین داخل ہوکر فرد
اسلام سے خارج ہوکر خارجی ہوگئے -

امر دوم - اگر علی مرتضیٰ نے حضرت ابوبکر کو امام جائز سمجھ کر

قرار دیے گئے تھے تو اُنپر واجب تھا کہ بعد وفات نبیؐ صحابہ سے کہتے کہ ہیں حسب ہدایت آنحضرتؐ تعلیم دینیات اور دیگر خدمات اسلام کے لیے موجود ہوں تم سب مجھسے بعیت کرو۔ اور امور دینی و دنیوی میں میرے کہنے پر چلو چونکہ باعتقاد جناب اُنھوں نے ایسا نہیں کیا اور ثلاثہ کے ہاتھ پر برغبت وخوشدلی بعیت کر لی لنظر برآن سمجھا گیا کہ اُنھوں نے اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا اور نبیؐ کے حکم سے جو عہدہ اُنکو دیا گیا تھا وہ پس لپشت ڈالدیا گیا۔

امر سوم۔ رسول پاک امت کو سپرد ثقلین فرمانے سے چنداں عاقل و تجربہ کار نہ تھے ؛؛

بڑا اعتراض وارد ہوتا ہی کہ نبی نے اُمت کی باگ ایسے شخص کے ہاتھ مین کیوں دی جس میں حکومت کرنے اور سردار بننے کی لیاقت نہ تھی۔

امر چہارم

خدا نے ایسا کوتہ اندیش نبی خلائق پر کیوں مبعوث فرمایا جسنے اپنے قائم مقام کی جانچ میں غلطی اُٹھائی۔ اگر سچے نبیؐ ہوتے تو ایسے شخص کی اطاعت کا امت کو حکم دیتے جو کہ فی الواقع قابل سرداری ہوتا۔ معلوم ہوا کہ معاذاللہ خدا بھی چنداں بالغ الفکر نہیں ہے بے سمجھے سوچے ناقابل ناقابل لوگونکو نبوت دے دیتا ہی یہ پیچیدگی دو طرح سے سلجھ سکتی ہی۔

اول۔ کہدیجیے کہ حدیث غلط ہی اور جملہ علما نے اُس کے سمجھنے مین عقل سے

ہاتھ پر برغبت بیعت کی جیسا کہ شیعوں کا عقیدہ ہی۔
علماے ثلاثہ۔ جناب پیر صاحب بخدا آپ نے جو محامل پیدا کیے ہیں آج تک کسی کتاب میں نہیں دیکھے گئے۔ حضرت امیرؑ کی برغبت بیعت واقعی تخت اسلام کی الٹ دینے والی ہی ماشاء اللہ آپ بڑے ذکی الطبع اور نازک دماغ شخص ہیں آپ کے فیضان کلام سے وہ باتیں معلوم ہوئیں جنکا علم باوصف عالم ہونے کے ہمکو ابتک نہ تھا جناب نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم کتب اہل سنت سے ثابت کر دیں گے کہ بیعت لینے میں حضرت امیرؑ پر جبر و تعدی کی گئی اُسکو بھی کہدیجیے تاکہ ہم اپنے خیالات کو مجتمع کر کے فیصلہ کر لیویں۔
محمد زکی۔ آپ بہت جلد بات بھول جاتے ہیں تھوڑی دیر ہوئی ہیں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت امیرؑ کے گھر میں مشورہ ہوا کرتا تھا کہ خلیفہ ابو بکر کو جو کہ ناجائز طریقہ سے مسند امامت پر بیٹھے ہیں خلافت سے معزول کر دیا جاے۔
حضرت عمر یہ خبر پاکر مع آگ اور لکڑیوں کے تشریف لے گئے اور قسم کھاکر کہا کہ بیعت کرو ورنہ یہ گھر جلا دیا جائیگا ڈپٹی فضل احمد صاحب و ڈپٹی محمد نقی صاحب کو سید سجاد حسین نے ازالۃ الخفا سے مضمون آتش زنی بھی دکھا دیا تھا سولہ کتابوں میں یہ مضمون درج ہی آپ انصاف فرمائیے کہ تعذیب نار سے شدید تر بھی کوئی جبر ہوتا ہی اس واقعہ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت امیرؑ نے اُنکی خلافت کو مکروہ سمجھا اور خلفا نے جبر و شدت میں کوئی پہلو باقی نہ رکھا

کرتے ہیں زمانہ حال کے دو ایک محققین کے مقولے دکھاتا ہوں جس سے واضح
ہو جائیگا کہ حضرت امیرؑ پر در باب بیعت جبر کیا گیا مولوی شبلی نعمانی آپکے
ہم مذہب تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کے لائق شخص ہیں وہ الفاروق میں
لکھتے ہیں۔ (صرف بنی ہاشم اپنے ادعا پر رُکے رہے) یعنے بیعت ابوبکر نہ
کرنے پر) اور حضرت فاطمہؑ کے گھر میں وقتاً فوقتاً جمع ہو کر مشورے کرتے
رہتے تھے حضرت عمر نے بزور اُن سے بیعت لینی چاہی۔
(یہ فقرہ آپ بغور دیکھیں) لیکن بنی ہاشم حضرت علیؑ کے سوا اور کسی کے آگے
سر نہ جھکا سکتے تھے۔
ابن ابی شیبہ اور علامہ طبری نے نقل کیا ہی کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہؑ کے
دروازے پہ کھڑے ہو کر کہا کہ یا بنت رسول اللہ قسم خدا کی آپ ہمکو سب سے
زیادہ محبوب ہیں تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ آکر اس طرح مجمع کریں گے تو میں
ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔ اگرچہ سند کے اعتبار سے
اس روایت پر ہم اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اِس روایت کے
رواۃ کا حال ہمکو معلوم نہیں ہو سکا حضرت عمر کی تندی و تیز مزاجی سے یہ
حرکت کچھ دور نہیں۔ حقیقت یہ ہی کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر نے
نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں انہی بے اعتدالیوں
[illegible]

کس بارگی کو تسلیم فرماتے ہیں۔ مگر روایت پر پورا بھروسہ ظاہر نہیں کرتے
آپ حضرات چونکہ عاقل و فرزانہ ہیں بجائے خود انصاف فرمائیں کہ فاضل
موصوف کی کیسی کمزور اور مضمحل تقریر ہے مطلب ایک امر کی صحت اور واقعیت
سے خواہ وہ روایۃً ہو یا درایۃً - مولوی صاحب پر لازم تھا کہ ابن
ابی شیبہ اور علامہ طبری کی روایات کو جانچتے کہ راویان آتش زنی کیا
اعتبار رکھتے ہیں تنقیح و تنبیہ روایت میں خود سہل انگاری فرمائیں اور
تحریر کریں کہ رواۃ کا حال چونکہ معلوم نہیں ہو سکا بایں وجہ اعتبار نہیں
کر سکتے عقلاء کے نزدیک ہر وہ واقعہ جس کو عقل مان لیتی ہے قابل تسلیم ہے
تاوقتیکہ اُسکا دوسرا نقیض نہ ہو۔

مولوی صاحب اگر جماعت مصنفین میں میز لگانا چاہتے ہیں تو اُنپر واجب
ہوگیا تھا کہ کتبخانوں کی سیر کر کے ایسے اہم اور قابل نفرت و وحشت
واقعہ کی تصدیق میں راویوں کی صحت و سقم کو دیکھتے معلوم ہوا کہ اُنکے
نزدیک جناب فاطمہ علیہا السلام ایک معمولی عورت تھیں جن کے گھر کو
آگ لگا دینے سے عمر صاحب پر کوئی الزام وارد نہیں ہو سکتا آپ صاحب
قانون داں ہیں اگر انگریزوں کی حکومت میں کوئی شخص بہ الفاظ صاف
اور روشن کسی کو خوف دلائے کہ تیرا گھر جلا دوں گا بلکہ آگ کی چنگاری بھی ساتھ
رکھتا ہو تو اُسی وقت اہلکار پولیس اُسکا چالان کر دیگا اور جج کی کچہری

اپنے باپ کے غم میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی آگ لگانے کی دھمکی دیکر
خوف دلایا تھا تو ضرور سنگین سزا کے مستوجب ہو گئے ایسا شخص کبھی نبی کا
سچا معتقد نہیں سمجھا جا سکتا جو کہ اُنکی پارۂ جگر کے ساتھ موذیانہ وحشیانہ برتاؤ
کرے۔ بہرحال ہم جناب شبلی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنھوں نے بروے
درایت واقعہ آتش زنی کو تسلیم کرلیا۔ مگر ساتھ ہی اُس کے کچھ شکوہ بھی کرتے ہیں
کہ جناب عمر کی تندمزاجی سے ایسی حرکت کو نازیبا خیال نہیں کیا۔ بلکہ ایک
قسم کی بے اعتدالی پر محمول فرمایا ہی تعجب ہی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب
دہلوی تحفہ کے باب دہم میں اِس قضیۂ نامرضیہ کو مفتریات شیعہ سے قرار دیں
اور اُس کے ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہونے کا مظنہ ظاہر کریں اور
شبلی صاحب درایۃً تسلیم کرکے بہ بہانۂ بدمزاجی عمر اُسپر کچھ اعتنا نہ فرمائیں
میں مکرر کہہ چکا ہوں کہ ۱۶ کتب اہل سنت میں یہ ہوشربا معاملہ لکھا ہی اور
مع توثیق راویان ہر کتاب کی عبارت تشئید المطاعن میں درج ہی۔ اگر
مولوی صاحب اُس کو دیکھ لیتے تو راویوں کا بھی اعتماد ہو جاتا۔ میں
آپ حضرات کے اطمینان کے لیے عرض کرتا ہوں کہ ابن ابی شیبہ کی
تحریر بالکل صحیح ہی اور جن راویوں کے حوالہ سے اُنھوں نے لکھا ہی وہ غیر
مجروح تھے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا کے مقصد دوم میں صفحہ
۱۷۹ پر یہ قضیہ بحوالۂ ابن شیبہ دو جگہ نقل کیا ہی ایک بذیل واقعات

صحت کو پہونچایا گیا ہی وہ ہی قرینۂ تنقید اس روایت میں بھی ملحوظ ہوا
پس بہ شہادت شاہ صاحب یہ روایت ایسی ہی کہ جیسے بخاری و مسلم کی
روایات ہیں۔ بحمد اللہ حسب تحقیقات ولی اللہ صاحب روایتہً اور بہ تسلیم
مولوی شبلی درایتہً آگ لگانے کی جرأت کا وقوع بالضرور حضرت عمر سے
ہوا علاوہ بریں اپنے مذہب کے مستند محقق کی ایمانداری دیکھیے لکھتے ہیں
اگر حضرت عمر جرأت بیجا یعنے بے اعتدالیاں نہ کرتے تو بنی ہاشم کی کجروی
سے اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا تمام عرب میں بنی ہاشم اعلیٰ درجہ پر شمار
کیے گئے ہیں کیونکہ رسول پاک کا کنبہ اور عشیرہ یہی گروہ تھا اسی طبقہ کے
سرگروہ حضرت امیرؑ و عباسؓ تھے یہ ہی لوگ عقیدۂ اہل سنت میں اسلام
کی بنیاد کے اُکھاڑنے والے تھے۔ سخت تعجب ہی کہ ابتدائے اسلام میں علیؑ
اجرائے دین میں کوشش کریں اپنے خون سے باغ اسلام کو سینچیں اور
پھر بعد رسولؐ ایسی بدتدبیریں کہ اُس کے برہم ہو جانے کے لیے
کیتیاں کریں سچے مسلمان ایسے ہی لوگ ہیں جو کہ حضرت امیرؑ و دیگر
بنی ہاشم کو برہم زن امر ملت سمجھتے ہیں۔ آفریں ہی حضرت عمر کی رائے سلیم پر
کہ بے اعتدالیوں میں بھی تقویت وہ اسلام رہے بقولے ؎ بگڑتے ہیں
بھی زلف اُن کی بنا کی ۔ ان واقعات پر جو منصف نظر ڈالیگا وہ کبھی

ہوں جس سے واضح ہو جائیگا کہ حضرت امیرؑ کو ہر عنوان سے استحقاق خلافت
تھا اور وہ اُسکے دعویدار رہے مگر زمانہ کی عدم مساعدت سے اُن کو ناکامی رہی
جناب مستطاب معلی القاب مولوی نظیر احمد صاحب دہلوی رویاء صادقہ کے
صفحہ (۱۵۲) پر لکھتے ہیں (اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت علیؑ خلافت
کے دعویدار ضرور تھے اور کیوں نہ ہوتے پیغمبر صاحب کے بعد داماد کہو بیٹا
کہو بھائی کہو یہ ہی تھے - اور چند در چند قرابتوں کے علاوہ علم و فضل و شجاعت
میں کوئی اِن کا ہمسر نہ تھا اور سب استحقاق ایک طرف اور فاطمہؑ کا
موجود ہونا ایک طرف کوئی ہی جو اتنے استحقاق کے ہوتے سلطنت ایسی چیز
کو چھوڑ بیٹھے اور یہ نہ صرف علیؑ کا خیال تھا بلکہ سیر اور حدیث کی کتابوں سے
ثابت ہوتا ہی کہ پیغمبر صاحب کے تمام قرابت مندان جدی کا یہ ہی خیال تھا
انتہی بلاہ) بھلا کوئی عقل کا دشمن کہہ سکتا ہی کہ جو شخص بجمیع الوجوہ صفات
و کمال رکھتا ہو اور ہر عنوان سے نبی کی جانشینی کا مستحق ہو وہ ابو بکر صاحب
کو امام جائز سمجھکر برغبت بیعت کر لیوے امامت کے لیے علم و شجاعت
ایک نہایت ضروری چیز ہی وہ فی الواقع اور بقول ڈپٹی صاحب حضرت
امیرؑ کو یہ مرتبہ حاصل تھی کہ اپنے معاصرین میں سب سے فائق تھے۔
حضرت عمر اپنے زمانہ خلافت میں بوجہ بعلمی مشکلات کے حل کرنے سے عاجز
ہو کر کہدیا کرتے تھے۔
(عن سعید بن المسیب کان عمر یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن یعنی

ہوں - دیکھو صواعق محرقہ کا صفحہ (۷۶) و اسد الغابہ جلد ۴ میں صفحہ ۲۳
و استیعاب ابن عبد البر صفحہ (۴۷،۴۴) اور حضرت عمر کا یہ مقولہ کہ (لولا علی
لھلک عمر) ایسا مشہور عالم ہی کہ بچے بچے کی زبان پر جاری ہی آپ بجاے
خود منصفانہ فیصلہ کریں کہ ایسا شخص جو کہ جمیع کمالات دین میں اپنا عدیل
نہ رکھتا ہو خلفا کی مشکلات دینی کے حل کرنے پر قادر ہو وہ اُن لوگوں کے
ہاتھ میں ہاتھ دے سکتا ہی جو کہ علوم سے بے بہرہ تھے سواے ازیں جمیع
بین الصحیحین میں ایک طولانی عبارت ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ حیات سیدہؑ میں
اہل مدینہ جناب امیر کا احترام کرتے تھے جب وہ وفات پا گئیں تو لوگوں نے
وہ روا داری چھوڑ دی تب آپ نے مضطر ہو کر ابو بکر سے صلح کر لی۔
آپ قیاس کریں کہ جو مصالحت بحالت اضطرار ناچار ہو کر کیجاے وہ
بیعت کی حد میں کب آسکتی ہی آپ صاحب اِس بات کو تسلیم کیے ہوے
ہیں کہ چھ مہینہ تک حضرت علیؑ نے خلیفہ اوّل کی بیعت نہین کی اُس سے
بعد مین مثل سائر الناس سلسلۂ مبایعت میں داخل ہو گئے اِس موقع
پر سوچنا چاہیے کہ ابتداے زمانہ مین کون امر مانع قبول اطاعت ہوا تھا
آیا اپنا استحقاق یا خلیفہ کی عدم قابلیت یہ مقام طبیعت پر زور دینے کا ہی
غور کیجیے کہ اگر آپ نے محق بخلافت ہونے سے مستغنی ہو کر بیعت کر لی تو

ستما ہی نہیں خلیفہ تھا کب تک ... تمام کو ... کیا جسنے ربیعت

بیعت ولائی جو منصف مزاج یہ واقعات دیکھیگا وہ ہرگز اسکا معتقد نہ

ہوگا کہ حضرت امیرؑ کی بیعت بجوش طبیعت تھی اور سب باتیں چھوڑ دیے

مسلم شریف کو ہاتھ میں لیکر دیکھیے صاف لفظوں میں لکھا ہی حضرت عمر نے

بھرے جلسہ حضرت امیرؑ سے فرمایا کہ تم مجکو اور ابوبکر کو جھوٹا بے ایمان دغاباز

جانتے ہو عقل سلیم کب مجوز ہوسکتی ہی کہ جسکو علیؑ جھوٹا سمجھیں اُنکو اپنا امام

قرار دیکر بیعت بھی کرلیں اکثر کتب میں لکھا ہی کہ بعد قتل جناب عمر

جو انتخاب خلافت کے لیے کمیٹی ہوئی تھی اُس میں حضرت علیؑ سے عبدالرحمٰن

ابن عوف نے کہا کہ اگر آپ حکم خدا و رسول کے ساتھ سیرت

شیخین کے عامل ہونے کا وعدہ کریں تو یہ خلافت آپکا

حق ہے آپنے فرمایا کہ میں اُن کے کردار پر پابند ہونیکا

وعدہ نہیں کرتا مسٹر امیر علی صاحب

بیرسٹرایٹ لا جج ہائی کورٹ کلکتہ نے روح الاسلام کے صفحہ (۱۴۷) پر

اس واقعہ کو لکھا ہی اور حکیم جلال قریشی سکنہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر نے بھی

نظام عثمانی کے صفحہ (۴۶) سطر ۱۳ پر مضمون بالا کو لکھا ہی بھلا یہ کیونکر

ہوسکتا ہی کہ جن کی سیرت پر چلنے سے حضرت مرتضیٰ ہی انکار کریں اُنکی

بیعت بھی کرلیویں یہ واقعات ہم نے باختصار آپ کے سامنے پیش کیے

ہم ... آپ کے انصاف سے اُمید ہے کہ ... المقدور سمجھ لیں ... اگر کہ خلفائے

الاطاعت نہیں سمجھا نہ بہ رغبت بیعت کی آپکو یقین کرنا چاہیے کہ خلفا کی بیجا
دست اندازی نے خاندانِ نبوت کا خاتمہ کر دیا اُن کے بعد جو بادشاہ ہُوا
اُسنے اہلبیتؑ نبوی کو بوجہ اصلی مالک ہونے کے خارِ سلطنت سمجھکر اُنکے
مٹانے میں ایمان بازی کی حضرت امیرؑ کو شہید کیا۔ امام حسن کو زہر دیا امام
حسینؑ کا جو میدان کربلا میں حال کیا وہ مخفی نہیں نبیؐ کے خاندان کی عورتوں
کو سر برہنہ بازار میں پھرایا دیگر ائمہ اور اُنکی اولاد کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر ڈالا
یہ سب حرکات اُن مسلمانوں کے ہاتھ سے ہوئیں جو کہ ثلاثہ کو خلیفہ برحق جانتے
تھے اور مثل آپ کے اُن کی خلافت کے معتقد تھے حضرات خلفا خاندان رسالتؐ
سے سلب حکومت کر کے ایسی بنیاد ظلم قائم کر گئے تھے کہ جو شخص اُنکی جگہ بیٹھا
اُسکو ترقی دیتا رہا کسی نبیؐ کی امت نے اپنے پیشوا کے گھرانے سے ایسا نہیں
کیا جیسا کہ سنی مسلمانوں نے کیا کسی شاعر نے کیا ہی مناسب حال یہ شعر
کہا ہے ؎ ہیچ کافر نہ کنند آنچہ مسلماں کردند۔

محمد یوسف۔ کیوں جناب اب تو آپکو معلوم ہو گیا کہ خلفاء ثلاثہ اور اُن کے
تابعین نے حدیث ثقلین کی کیا اچھی تعمیل کی اور نبیؐ کی روح کو کیا ہی خوش
کیا۔ اِن واقعات کی سماعت کے بعد بھی کچھ وہم رہا یا طبیعت صاف
ہو گئی۔

علمائے ثلاثہ ...

شیعہ اقل قلیل اگر ملت سنیہ سالک مسلک ناجا ئہی ہی تو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کی نبوت نے قلوب خلایق میں کچھ اثر نہ کیا۔ نیز یہ کیسے ممکن ہی کہ فرقہ قلیل (شیعہ) برسر راستی ہوا اور طبقہ کثیر (سنی) جادہ پیمائے بدعت و شقاوت۔

محمد زکی۔ بندہ آپ کی اس فرمائش کے پورا کرنے کو بھی تیار ہی مگر افسوس ہی کہ تم کسی بات پر قائم نہیں رہتے جب اپنے اہم سوال کا جواب سن لیتے ہو تو پھر دوسرا رنگ بدلتے ہو عاقل شخص ایک بات سے اصلیت معلوم کر لیتا ہی مگر آپ رکتے ہی نہیں جسوقت کہ میں جناب کے اس سوال کا جواب دیدوں گا پھر کوئی بات کھڑی کر دوگے اسطرح تو قیامت تک بھی یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا۔

علمائے ثلاثہ۔ میر صاحب آپکو ہمارے قلب کی کیفیت معلوم نہیں ہم بچشم دل دیکھ رہے ہیں کہ آپ ہم کو قدیم گھر سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں پرانے مکان کی اینٹ سے اینٹ بجانا اور نئے گھر میں گو کہ پہلے سے اچھا ہی کیوں نہ ہو اسباب لیجانا بحکم طبیعت گراں گذرتا ہی مذہب چھوڑنا کوئی آسان بات نہیں تمام اہل برادری سے چھوٹنا ہوتا ہی بیٹی بیٹے کا رشتہ ملنا مشکل ہی۔ قوم سے ترک تعلق کرنے میں مرنا جینا بھاجی نوالہ سب چھوٹ جاتا ہی ہم جہانتک رفع شکوک میں کوشش کریں حق بجانب ہی ہم جو پوچھیں آپ بتلاتے جائیں آخر کل کو جو ترک ملت پر ہم سے پرانے رشتہ دار مواخذہ کریں گے اُن کو

کیا مساوات تعداد میں دیکھتے ہیں ضرور ہی کہ اہل اسلام کم نکلیں گے اور
کفار زیادہ پس حسب خیال سامی وہ حق پر ہوں اور آپ ناحق آپ قرآن
شریف پڑھیں کثرت کی مذمت اور قلت کی مدحت پائی جائے گی بر سبیل
اختصار چند آیات پیش کرتا ہوں تمام اہل اسلام اسپر متفق ہیں کہ شیطان
نے بوجہ حسد و عداوت جناب آدم علیہ السلام اُن کی اولاد میں تخم عداوت
بو دیا اور بنی آدم کو سیدھے راستہ سے ہٹا کر خمدار اور پیچیدہ گلیوں کی سیر
کرائی خود اُس مردود کا قول سورہ (ص) میں اس طرح جناب احدیت نے
نقل فرمایا ہی (قال فبعزتک لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلَصین)
قسم ہی مجکو تیرے عزت و جلال کی گمراہ کروں گا سب کو سوائے اُن کے
جو کہ اہل خلوص ہیں۔ نتیجہ کلام شیطان یہ ہی کہ اکثر و تمامتر بنی آدم پر مجکو
دسترس ہوگا۔ مگر سوائے بعض مخلصین کے کہ اُنپر میرا افسوں کارگر نہ ہوگا
شیطان نے جو دعوی کیا تھا اُسکو پورا کرکے دکھا دیا۔ جناب باری سورۂ
یسین میں فرماتا ہی۔ (ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا افلم تکونوا تعقلون) تحقیق کہ
گمراہ کردیا شیطان نے تم میں سے خلق کثیر کو۔ سورۂ اعراف میں ارشاد فرمایا ہی
(وما وجدنا لاکثرہم من عہد) نہ پایا ہمنے اکثر آدمیوں کو کہ عہد پر قائم رہے ہوں

سورۂ یوسف

(وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنین) (ولکن اکثر الناس لایشکرون)

(ولکن اکثر الناس لایومنون)

دیگر مقامات

وان کثیر من الناس لفاسقون) وان کثیراً لیضلون باھوائھم بغیر علم
وان کثیرا من الناس بلقاء ربھم لکفرون۔

سورہ مائدہ

(قل لایستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث)۔ کہدے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہ پاک وناپاک برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ تجکو
ناپاکوں کی کثرت اچھی معلوم ہو۔

یہ چند مقامات جنمیں اکثر کی مذمت ہی آپکو دکھلائے گئے اگر پورا بیان کروں
تو ایک رسالہ اسی میں ہوسکتا ہی مقام غور ہی جبکہ اکثر لوگوں کا مطیع
شیطان ہونا درج قرآن ہی تو عقل کیونکر اجازت دے سکتی ہی کہ ہم بلا
امتیاز پاک وناپاک محض کثرت انصار سے اعتبار سے کسی جماعت کو باایمان
مان لیویں اگر صرف کثرت دلیل حقیت ہو تو چینی لوگ صحیح العقیدہ
مانے جاسکتے ہیں جن کی تعداد تمام دنیا کے مجموعے سے ملتی جلتی ہوئی ہی آپنے
جو شیعونکو سینون سے کم تعداد سمجھکر وہم پیدا کیا ہی یہ درست نہیں قلیل
کی بمقابلہ کثیر خداوند عالم نے تعریف فرمائی ہی دو تین مقام دکھاتا ہوں۔
سورۂ سبا کے ساتویں رکوع میں ہی۔ (وقلیل من عبادی الشکور) یعنے

امنوا و عملوا الصّلحت و قلیل ما ہم تحقیق کہ بہت شرکت والوں میں سے زیادتی کرتا ہی بعض اُنکا اوپر بعض کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ تھوڑے ہیں۔

سورۃ النسا

(فلا یومنون الا قلیلا)۔

سورہ لبقر

ثم تولیتم الا قلیلا منکم و انتم معرضون) پھر گئے تم اور رہگئے تم تھوڑے اور وہ بھی منھ پھرانے والے ہیں۔

فلما کتب علیہم القتال تولوا الا قلیلا منہم جبکہ لکھا گیا اُنپر لڑنا پھر گئے مگر قدر قلیل آپ نے فرد اعتراض میں ایک بات یہ بھی درج فرمائی ہی کہ آنحضرتؐ کی نبوت نے اکثر کی طبیعت مین کوئی اثر ہدایت پیدا نہ کیا یہ بات شان نبوت کی کم کرنے والی ہی اگر آپ بہ نگاہ تامل دیکھیں گے تو اپنے اعتراض پر خود قلم پھیر دیں گے انبیاء کا کام خلائق کو حکم ایزدی پہنچا کر اتمام حجت کر دینا ہی نہ کہ اُن کے قلوب میں اثر ہدایت پیدا کرنا۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس مشہور عالم ہی۔

خدا قرآن پاک میں فرماتا ہی کہ اگر ہم چاہتے تو سبکو ایک راستہ پر ڈالدیتے دنیا مقام امتحان ہی۔ اللہ نے اپنے بندوں کو عقل عطا فرما کر مختار بالفعل

الزام وارد ہاتا ہی نہ انبیا پر۔ دیکھیے حکام انگریزی نے تعزیرات ہند مرتب
کرکے سب کو آگاہ کر دیا ہی کہ فلاں جرم کروگے تو یہ سزا پاؤگے اب خلقت کو
اختیار ہی کہ اُس قانون کی پابندی کرے یا خلاف ورزی۔ انگریزوں سے
کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم نے بزور حکومت رعایا کی طبیعت کو ایسا مسخر کیوں
نہ کرلیا کہ جس سے وہ ارتکاب جرائم نہ کریں جناب والا ابتداے عالم سے
خلایق کی یہ عادت رہی ہی کہ مطیع انبیا تھوڑے رہے ہیں اور اُن کے
مذاق اُڑانے والے بہت۔ چنانچہ سورۂ یٰس میں ارشاد ہوا ہی۔
یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ یعنے افسوس
ہی آدمیوں پر کہ جو رسول اُن کے پاس بھیجا اُسی کا مذاق اُڑایا جناب
ابوالبشر علیہ السلام کے مواعظ کا اثر اُن کے بیٹے قابیل پر کیا پڑا اُسی کی
نسل سے تمام عالم میں کفر و بت پرستی پھیلی جناب نوح علیہ السلام
نوسو پچاس برس سرگرم دعوت رہے مگر بہت تھوڑے آدمی اُن کے ہاتھ پر
ایمان لاے دیکھو سورۂ ہود میں یہ آیت۔ (وما آمن معہ الا قلیل) خود
اُنکا پارۂ جگر اور ایک محبوب بی بی رہرو عرصۂ کجی رہے۔
جناب صالح و ہود علیہما السلام پر سواے معدودے چند کوئی ایمان
نہ لایا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ بقول اہل سنت کافر تھے۔ مگر
مسلمان نہ ہوے۔ سرور عالم جناب عایشہ صدیقہ و حضرت حفصہ سے

[illegible] دونوں کے دل کشادہ ہوئے۔

(فقد صغت قلوبکما) مندرجۂ سورۂ تحریم اسکا شاہد موجود ہی چونکہ دونوں کے قلب راہ صواب سے منحرف ہو گئے تھے لہذا خدا نے اُسے سورہ کے آخر میں ازواج لوط و نوح سے جو کہ کافرہ تھیں اُنکو مشابہ کیا۔ کلام پاک شہادت دے رہا ہی کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں بہت سے آدمی منافقانہ طرز سے آپ کی صحبت میں رہتے تھے چنانچہ ایک مبسوط سورہ جسکو منافقون کہتے ہیں اُن کی مذمت میں نازل ہوا ہی آیات صدر میں ثابت کیا گیا ہی کہ بُرے آدمی زیادہ ہوتے ہیں اور خالص الایمان کم ہیں بریں قاعدہ آن حضرت کے پاس بھی جہلا بہ کثرت تھے خدا نے آنحضرتؐ کو منافقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا۔

(یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین) قرآن میں موجود ہی اگر اہل نفاق تھوڑے ہوتے تو ویسے ہی اُنکا سر توڑ دیا جاتا۔ حکم جہاد سے معلوم ہوا کہ اُنکی تعداد ایسی بڑھ گئی تھی کہ احتیاج جہاد ہو گئی۔ حضرت آپکو خبر نہیں مصاحبان آنحضرتؐ کی مذمت کتاب اللہ میں موجود ہی چند آیات عرض کیے دیتا ہوں۔ (منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ) یعنے ای ہمراہیان محمدؐ تم میں سے بعض دنیا کے طالب ہیں اور بعض آخرت کے اور (تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ)

[illegible]

یخدعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون۔
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانو یکذبون۔
خلاصہ آیۃ ہو البعض آدمی کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر
وہ درحقیقت ایمان نہیں لائے بالکل جھوٹے ہیں مکاری سے ایسا
کہہ رہے ہیں۔ پس جبکہ حضرتؐ کے سامنے خلائق کی یہ حالت تھی تو بعد کا
کیا ذکر ہو سکتا ہی۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند لکھتے ہیں کہ آخر زمانۂ نبوت
میں بے شمار داخل اسلام ہو گئے تھے

مولوی مہدی علی صاحب محسن الملک نے اوائل آیات بینات میں
لکھا ہی کہ بعد اسلام اکثر مسلمانوں کو شیطان نے بہکایا۔ میں بہت
ادب سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کثرت پر نہ بھولیں ایمان پر نظر کریں
جس گروہ کو تابع ثقلین دیکھیں ایماندار سمجھیں اور مخالف کو بے ایمان

علمائے ثلاثہ۔ واللہ ہمکو اپنی زیادتی تعداد پر بڑا ناز تھا۔ مگر آپ نے
ایسے قوی دلائل سے اُس دعوے کو ڈسمس کیا کہ امید رجوع آیندہ
نہیں رہی اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک خلش اور باقی ہی اسکو بھی
نکال دیجیے۔

محمد زکی۔ بندہ عرض کرنے کے لیے حاضر ہی جو ارشاد ہو۔

فتوحات ہوئیں - اکثر بلاد کفار تحت حکومت اسلام آئے لاکھوں آدمی مسلمان ہوئے
ہزارہا بتخانے توڑے گئے - مساجد بنائی گئیں ممالک غیر میں اسلام کا پھریرا فراٹے
بھرتا رہا اگر وہ بہادری سے کام نہ لیتے اور اسلام کے سچے دوست نہ ہوتے تو
ایسی حمایت دین نبوی کیوں کرتے بلکہ اُس کے مٹانے میں کوشاں ہوتے -
ہم جہاں تک دیکھتے ہیں اُن کی خلافت و حکومت کسی برائی کا سبب نہیں ہوئی
اُس سے فوائد بے انتہا پہونچے ہیں - عقل تجویز نہیں کرتی کہ ایسے محسن اسلام
کے حقوق پر نظر نہ کی جاوے اور چند لغزشوں اور بے اعتدالیوں کی وجہ سے
تمام خدمات پر پانی پھیر دیا جاوے اور اُن کے کارناموں کو ورقِ سادہ بنادیا
جاوے -

محمد زکی - مجھکو اِس بات کے تسلیم کرنے میں انکار نہیں ہی کہ حضرت عمر کے زمانہ
میں کثرت جہاں سے سواد اسلام کو ترقی نہیں ہوئی - مگر گفتگو اِس میں ہی
کہ جو اسلام اِن کے ذریعہ سے دنیا میں پھیلا وہ خدا و رسول کے نزدیک مقبول
تھا یا مردود اور وہ بصلۂ اشاعت ما جور مثاب ہوسکتے ہیں یا معتوب و
مغضوب ہر ایک امر کو انشاء اللہ اِس صفائی سے عرض کروں گا کہ آپکا پورے
طور پر اطمینان ہو جاوے -

اِس موقع پر بندہ چند تنقیحات مطابق حال برآمد کر کے توضیح کیے دیتا ہوں اُن کے
معائنہ سے انکشاف حق و ناحق ہو جائیگا

دوم۔ شیخین وغیرہ نے جو فتوح ممالک میں کوشش کی وہ محض خالصاً لوجہ اللہ
ترویج دین کے لیے تھی یا کہ مثل سلاطین دنیا توسیع مملکت کرتے تھے۔
سوم۔ جن لوگوں کو انھوں نے مسلمان بنایا وہ مسلمان عنداللہ و عندالرسول
کیا مرتبہ پانے کے مستحق ہیں؟
چہارم۔ یہ کہ حضرت عمر بعلۂ اشاعت کیا رتبہ پا سکتے ہیں؟
پنجم۔ نفس اسلام و اہل اسلام کو ثلاثہ کی حفاظت سے کوئی فائدہ پہنچا
یا نقصان؟
امر اول یہ کہ جو اسلام خلفا ثلاثہ و خصوصاً حضرت عمر کے ذریعہ سے دنیا میں
پھیلا وہ انکی ذاتی بہادری کا نتیجہ تھا یا کچھ اور
جاننا اور سمجھنا چاہیے کہ موجودات عالم کی اکثر اشیاء اس بات پر شہادت
ہونے کو تیار ہیں کہ اول اول ہر چیز کی بنیاد تھوڑی ہی ہے۔ تدریجاً ترقی
پاتے پاتے کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ جناب عیسے علیہ السلام پر اول صرف
دس گیارہ آدمی ایمان لائے تھے اب دیکھیے تو اکثر حصہ زمین کو وہ ہی
بنیاد قلیل دبائے ہوئے ہے۔ میں اس امر کی بہت مثالیں دکھا سکتا ہوں
مگر اختصار سے کام لیتا ہوں۔
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ابتدائی دس برسوں میں تھوڑے
لوگ اسلام لائے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مواعظ سے کام لیا جاتا تھا اور مسلمان

ایسے اسباب پیدا کرتے تھے جو کہ اسلام کیلیے ضرر رساں تھے آنحضرتؐ نے کبھی
بنظر توسیع سلطنت کسی ملک پر چڑھائی نہیں کی نہ لوگوں کو مسلمان بنایا۔
یہاں تک کفار کی رعایت کیجاتی تھی کہ اُن سے جزیہ یعنے حق حفاظت لیکر پناہ
اسلام میں لے لیا جاتا تھا۔ دیگر اقوام و قبائل عرب کو اُن محفوظین اسلام
کی تکلیف دہی کا موقع نہ دیا جاتا تھا۔ حضرت نے جو بمقابلہ کفار تلوار اُٹھائی
اسکو اصطلاح اسلام میں دفاع کہتے ہیں۔
الحاصل اُس ابتدائی زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور کچھ
قوت مالی بھی مسلمان نہ رکھتے تھے اور اطراف عالم کے کفار اُنپر حملہ کناں
تھے جن لوگوں نے حمایت دین کر کے کفار کا قلع و قمع کیا معارک و مجاہدہ میں
اپنی جان پر کھیل گئے راہ اسلام سے کنکر پتھر دور کر کے سیدھی سڑک
نکال دی وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ فاتح بہادر معین دین کہے جائیں
وہ شخص کہ جسنے بہادران عرب میں نامی کا سر اُتارا اسلام کی نیو کو تہہ زمین تک
پہنچایا وہ ہی ہے کہ جس کی ضرب خندق نے تمام اُمت کی جملہ عبادات پر فوقیت
و افضلیت حاصل کی چنانچہ ابن روزبہان نے لکھا کہ داستوی الاسلام بسیف
علی یعنے علی کی تلوار سے اسلام مستوی ہوا۔ مدت قلیل میں اسقدر کثرت
و بیعت ہوئی کہ ڈیڑھ لاکھ مسلمان ہو گئے عورات و بچے علیحدہ رہے بالآخر
بزور ذوالفقار حیدری اسلام کو قوت ہو گئی اور تحت رایت نبوی ایک

تھا کس بڑے کا پیٹ کٹ گیا بیت المال یتیموں کے [illegible]
چلتی ہوئی دوکان یا دری قسمت سے خلفا کے ہاتھ آگئی اُسپر بیٹھ کر گرم بازاری کرلینا
کتنی بڑی بات تھی خلفاء ثلاثہ کے بعد بنی امیہ و عباسیہ ہوئے اُن کے اوقات
میں اور بھی ترقی ہوئی ہر سلطان بہ قوت و شوکت ملک کو بڑھاتا رہا۔
سلاطین لودھی و چغتائی و افاغنہ و مغلیہ نے ایسی ترقی دی کہ جسکا بیان خارج
از امکان ہی حضرت عمر کسی جنگ میں بذات خود تشریف نہیں لے گئے جس سے کسی
لڑائی کا فتح ہونا اُن کے ذاتی افعال میں داخل ہوکر جوانمردی و بہادری کا نبر
دیا جاسکے حضرت کے زمانہ میں جو اُن سے نمایاں کام صفوف جنگ میں ہوے وہ اس
سے پہلے بیاں ہو چکے اپنے عہد حکومت میں کبھی مدینہ سے باہر نہیں گئے افسران فوج
میدان جنگ میں کام دیتے تھے۔ اس طرح تو بہت سی بیگمات پس پردہ بیٹھکر سپاہ
کے ذریعہ سے دور و دراز ممالک میں رنگ حکومت جمالیتی ہیں حضرت عمر بھی ایسے
ہی خوش قسمت سلاطین میں داخل ہیں جیسے کہ ہزارہا بادشاہ بلکہ عورات ہو چکی ہیں
پس حضرت عمر بالذات بہادر نہ تھے فوجی لوگوں کی حق تلفی کرکے ایسے شخص کو جس نے
کبھی چارپائی سے قدم نہ اتارا ہو بہادر کہدینا خلاف انصاف ہی اگر صرف ملک گیری
کسی کو پیشواے امت ہونے کا مستحق کرسکتی ہی تو اُن کے بعد جو سلاطین ترقی دہ
ممالکت ہوے ہیں اُنھوں نے کیا قصور کیا جو مثل خلفاء نہ سمجھے جائیں
دوم شیخین وغیرہ نے جو فتوح ممالک میں کوشش کی وہ محض خالصۃً لوجہ اللہ
ترویج دین کے لیے تھے یا کہ مثل سلاطین دنیا توسیع مملکت کرتے تھے

اور سر قلم کرنے کے لیے اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے مغلوب بحالت درماندگی سوا
اس کے کچھ نہ کر سکا کہ جوش کفر سے آپ کے منھ پر تھوک دیا اسیوقت حضور بیکے
سینے سے اُتر پڑے اُس کو تعجب ہوا کہ قابو پا کر مجھکو کیوں چھوڑا اپنی تدبیر پر ناز
کرتا تھا آخر کار پوچھا کہ کون امر مانع قتل ہوا اپنی گرفت سے کس لیے رہا کیا۔
بجواب ارشاد ہوا کہ پہلے ہم صرف خوشنودی خدا کے لیے بجرم عدم قبول اسلام تجکو
قتل کرتے تھے تیری گستاخی سے غصہ مشتعل ہوا اور پہلے سے زیادہ قتل کرنے پر
برانگیختہ کیا میں نے نہ چاہا کہ جو کام خدا کی رضامندی کے لیے کرتا اس میں ذاتیات
کو دخل ہو اسواسطے چھوڑ دیا وہ شخص سمجھ گیا کہ بیشک اسلام کوئی سچی چیز ہی
جس کے پھیلانے والے اسدرجہ محتاط ہیں اسیوقت صدق دل سے کلمہ پڑھکر
حضرت کے رفقا میں داخل ہوا۔ مولوی روم صاحب نے بھی اپنی مثنوی میں
اس واقعہ کو تحریر فرمایا ہی ان کے اشعار یہ ہیں بیت از علی آموز اخلاص
عمل ؛ شیر حق را دان منزہ از دغل ؛ او خیو انداخت بر روی علی ؛ افتخار
ہر نبی و ہر ولی - خلفا یا دیگر سلاطین کے زمانہ میں جو لڑائیاں ہوئیں اُن میں
یہ احتیاط نہ ہوتی تھی غوغا مچا کر لوگوں کے ملک پر چڑھ جاتے تھے ایک واقعہ پر
جو کہ حضرت صدیق کے زمانہ کا ہی اور جسکو بوجہ ابتدائی ہونے کے اچھا وقت کہا
جاتا ہی آپکو اطلاع دیتا ہوں اُسی پر تمام مجاہدات خلفا کو سمجھ لیجیے۔
تاریخ واقدی جو کہ آپ کی مستند تاریخ ہی اُسکا ترجمہ اردو میں ہو گیا ہی اور مطبع

پانچ لاکھ سے دس لاکھ تک تھی اور مسلمان اتنے تھوڑے تھے کہ بہ اعتبار قلت
انکے سامنے کچھ وقعت نہ رکھتے تھے آخر کار یہ راے قرار پائی کہ ان کا مقابلہ
نہ کر دوادی قری کے نزدیک اپنا پڑاؤ ڈالدو۔ اس راے سے بعض کو اختلاف
اور بعض کو اتفاق ہوا۔ اس جلسہ میں قیس ابن جبیر ومراوی نے جو راے
پیش کی اور اُسپر کل فوج نے اتفاق پکارا۔ ترجمہ مذکور سے یہ لفظ
نقل کرتا ہوں

تقریر قیس مندرجہ ترجمہ تاریخ واقدی۔

(ہم اپنے اہل وعیال کی طرف صحیح وسالم واپس نہ ہوں گے اور کبھی ملک شام سے
نہ نکلیں گے بھلا ہم یہ بہتے ہوے چشمے اور نہریں اور سبز شاداب کھیتی اور
انگور اور سونا چاندی اور ریشمی کپڑے چھوڑ سکتے ہیں اور کیونکر طرف قحط زدہ
حجاز اور زمین خشک بے گیاہ وغذا ولباس کے ہم پھر سکتے ہیں۔ ابو عبیدہ
نے یہ سنکر تائید کی اور کہا کہ اس شہر کی طرف جانا چاہتے ہو جسمیں سوا
پتھر اور ڈھیلوں کے کچھ بھی نہیں۔ باغوں۔ نہروں۔ عمدہ عمدہ غذاؤں
اور چاندی سونے کا چھوڑنا ہرگز پسند نہیں)

جناب بندہ جو شخص اس کمانڈر انچیف کے خیالات پر نظر کریگا وہ کبھی یہ باور
نہیں کر سکتا کہ ممالک کفار پر خلفا کی فوج کشی ترویج دین کے لیے تھی وہ
لوگ بھوکے تھے شاداب مقام اور سیر حاصل زمین کبھی آنکھ کھول کر دیکھی

[illegible]

دیا کہ جس کا سُنی صاحبان کچھ جواب مخالفین اسلام کو نہیں دے سکتے۔ شیعہ چونکہ اِن

کارروائیوں کو بجائے خود مذہبی اعتبار سے بُرا جانتے ہیں لہذا مخالفین اُن کا

مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سوم۔ جن لوگوں کو اُنھوں نے مسلمان بنایا وہ مسلمان عند اللہ و عند الرسول

کیا مرتبہ پانے کے مستحق ہیں۔

چہارم۔ حضرت عمر بصلۂ اشاعت کیا رتبہ پا سکتے ہیں۔

تنقیح۔ سوم و چہارم چونکہ دست و گریبان ہیں اور ایک کو دوسرے سے

پورا علاقہ ہے لہذا ایک ہی جگہ اُسکا جواب دیا جاتا ہے

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ خلفاء ثلاثہ و دیگر سلاطین اسلام کے زمانہ میں خلائق

مجبور کی گئی کہ احاطۂ اسلام میں داخل ہو جو لوگ ایسا نہ کرتے تھے اُنپر طرح

طرح کے تشدائد ہوتے تھے خلفا وغیرہ بہ بہانۂ ترقی اسلام ریاست کو بڑھاتے

تھے اور لوگوں پر قبول اسلام میں بیجا دباؤ ڈالتے تھے۔ جو مذہب کہ بخوف جان

اختیار کیا گیا وہ کسی طرح قابل وقعت و پسند حضرت عزت نہ تھا۔

اصل ایمان یہ ہے کہ دلائل سے اُسکو مان لیا جائے۔ جبر و اکراہ کو اُس میں

دخل نہ ہو (لا اکراہ فی الدین) مندرجہ آیۃ الکرسی اِسی کا سبق دیتا ہے۔

اِس عنوان سے جو مسلمان ہوئے وہ از یں سو رامذہ و ازاں سو ماندہ کے

مصداق تھے حضرت عمر بھی اُسی درجے کے لوگوں میں داخل ہیں [illegible]

که اس کفر کیشی وسخت مزاجی کو چھوڑ دے ورنہ میں خدا سے دعا کرونگا که
مثل ولید تیرے معائب کھول دے

واضح ہو کہ آیہ مبارکہ۔ ز ولا تطع کل حلاف مہین الخ میں ولید کی دس
برائیاں ہوئی ہیں منجملہ اُن کے نو عیبوں کا تعلق عادات واخلاق ظاہری
سے ہی اور ایک عیب باطنی زنازادگی ہی حضرت عمر چونکہ اپنے عیوب ظاہر
وباطن سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ لہذا بخوف فضیحت ورسوائی بجبر سے
لا الہ الا اللہ۔ کہدیا۔ پس ایسا شخص خود اور نیز وہ لوگ جو کہ اس کے ہاتھ
پر مسلمان ہوئے ممدوح فی الاسلام نہیں ہو سکتے ہادی ومقتدی دونوں
ایک درجہ میں ہیں اگر انکا اسلام صحیح ہوتا تو بانئے اسلام کے ارشاد کو بالکل
اطاعت وتعقیل کرتے جیسی حسب اندراج صحیح مسلم انکو جھوٹا بے ایمان نہ جانتے
جو ایمان کہ برغبت طبیعت قبول کیا جاتا ہی اُس کی تصویر بھی آپکو دکھاتا ہوں
بحکم آنحضرت صلعم جناب امیر ملک یمن میں جماعت قلیل لیکر پند ونصائح کے لیے تشریف لیگئے آپکا وعظ
سنکر ایکدن میں کئی ہزار آدمی خوشدلی سے لحاظہ اسلام میں داخل ہوگئے انکی خبر جب پہنچی تو بعالم
ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ کا [illegible] پوری نے بھی لکھا ہی قابل مدح ہیں کہ زبردستی منہ میں گوشت کا ٹکڑا دینے والے
اگر بعد نبی خاندان رسالت فرمانروائے ملک اسلام ہوتا تو واللہ تمام دنیا ان کے مواعظ حسنہ سے مسلمان ہو جاتی
اسلام پر بزور شمشیر پھیلنے کا سیاہ داغ نہ لگتا ڈپٹی نظیر احمد صاحب نے بھی اپنی کتاب الف میں لکھا ہی کہ اسلام
غیر لوگوں کے ہاتھ میں جا پڑا جنہوں نے اسکو صفت جہت کشائی پر صادق نہیں آتی رواج دیا شیوع آنحضرت کے
[illegible]

کہ میرے نام میں خدانے وہ عزت وجلالت دی ہی کہ ایک مہینہ کی راہ پر لوگ ہمارا نام
لیکر شدت بیم و ہراس سے لرزنے لگتے ہیں۔ تفسیر اہل سنت میں بندہ نے بھی یہ
مضمون دیکھا ہی۔ آپکو اسپر بڑا فخر ہی کہ ثلاثہ اور خصوص حضرت عمر نے خوب تائید
اسلام کی اُس کی جو پیش رسول وقعت ہی وہ بھی آپکو دکھلائے دیتا ہوں۔
غالبًا پھر جناب کو یہ دعوی موجب حجاب ہوگا۔ بخاری میں وارد ہوا ہی کہ آنحضرتؐ
نے فرمایا (اِنّ اللہ لیُؤیِّدُ ہذا الدین بالرجل الفاجر) یعنی خدا مدد کریگا اس دین
کی مرد ناپاک سے۔ کتاب سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد مولفہ محمد بن
یوسف شامی میں لکھا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ان اللہ لیؤیّد ہذا الدین باقوام لا
خلاق لہم۔ جو لوگ اس دین کے مددگار بنیں گے انکا دین میں سے کوئی حصہ نہوگا
علامہ مناوی کتاب فیض القدیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ ان اللہ لیؤیّد ہذا الاسلام
برجال ما ہُم من اہلہ۔ یعنے خدا اسلام کا مددگار ایسے لوگون کو بنائے گا جو کہ اُس کے
اہل نہ ہوں گے ۔ آپ پر واجب ہی کہ ان احادیث کا کوئی مصداق پیش کیجیے ورنہ
انھیں کو سمجھنا پڑیگا جنکو کہ آپ مؤید دین سمجھ رہے ہیں۔
غرضکہ زمانہ ثلاثہ میں جو بھی مسلمان ہوے نہ وہ سچے مسلمان تھے نہ اُن کے
مسلمان بنانے والے کوئی رتبہ سوائے اِس کے پا سکتے ہیں جو کہ اُنکو احادیث
موصوفہ سے مل چکا ہی۔
پنجم۔ نفس اسلام و اہل اسلام کو ثلثہ کی خلافت سے کوئی فائدہ پہنچا یا

... و غیرہ و غیرہ ... عثمان اور بالخصوص حضرات

خاندان نبوت کی اطاعت کرتے اور حسب صوابدید اور ارشاد بجمع کار بند ہوکر

خدمات اسلام بجالاتے اور جیسے کہ سچے اور خیر خواہ کار بندہ مہمات ریاست کو انجام

دیتا ہی امر اسلام میں کوشاں ہوتے تو قیامت تک کوئی جھگڑا نہ ہوتا اور سب

یکدل ہوکر ترقی خواہ رہتے جسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ اہلبیت کے فیضان کلام سے

خلائق مستفید ہوکر سچے راستہ پر چلتے آئے دن جو ایک نہ ایک مذہب پیدا ہوکر

ضعف اسلام کا سبب ہو رہا ہی ہرگز نہ ہوتا ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب

مرحوم کی بہ اعتبار سلطنت و دنیا کیا اچھی راے تھی معقدم الوصف اپنی ایک تحریر

میں راے زن ہیں کہ اگر مسلمانوں کی توفیق رفیق ہوتی تو بعد نبی حضرت امام

حسن کو مسند پر بٹھاتے اور خود اُن کی پیش دستی میں امور اسلامی کو نیک نیتی سے

بجالاتے تو ہرگز مسلمانون میں پھوٹ نہ ہوتی ترقی اُسی درجہ پر پہنچ جاتی

جیسا کہ اتحاد و اتفاق سے پہنچا کرتی ہی۔ الخ

سید مرحوم نے امامت کو وراثت سمجھکر ایسی راے دی تھی اگر اُسوقت کے مسلمان

یہ راہ اختیار کرتے تو خوب ہوتا مگر حکومت مآب خاندان یعنے اہلبیت کا معطل

ہوکر گھر میں بیٹھنا اور مطیع قبیلوں کا مسند حکومت پر دراز پا ہونا گشت

اسلام کو اس سرے سے اُس سرے تک بالکل جلا گیا۔

مسلمانوں میں دو گروہ کی حکومت پر جھگڑا ہی۔ ایک اہلبیت دوم خلفاء ثلثہ

شیعہ کہتے ہیں کہ اگر بعد نبی خاندان رسالت فرمانرواے مملکت اسلام ہوتا تو

لی یہی اُمت کے لیے مناسب تھا اور اُنھیں کی حکومت مفید اسلام ہوئی۔
اہلبیت مہمات خلافت کو اس طریقہ سے انجام نہ دے سکتے تھے۔ ملک گیری و
جہانبانی کا مادہ اُن میں نہ تھا پولیٹیکل خیالات اُن کے دماغ میں منجانب قدرت
ودیعت نہ ہوے تھے اگر وہ حاکم ہوتے تو اسلام ڈوب جاتا شیخ شبلی کا خیال
پہلے عرض کر چکا ہوں کہ وہ بنی ہاشم کی تجویز کو شیرازہٗ اسلام کا اُکھاڑنیوالا
بتاتے ہیں۔
مولوی خلیل احمد صاحب ہدایات الرشید میں فرماتے ہیں کہ اگر شیخین دفن نبی
پر انتظام خلافت کو تقدم نہ دیتے اور سقیفہ میں قدم رکھکر فیصلہ نیابت نہ کرتے
تو کشتی اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی الحاصل اِن دو جھگڑا طلب حکومتوں میں
ایک حکومت خلفاء کا وقوع ہوا اور دوسری مستور الحال رہی۔
جو حکومت کہ صفحہ عالم پر وقوع پذیر ہوئی اُسکا حسن و قبح تمام ظاہر ہو گیا
لہذا دیکھنا چاہیے کہ واقع شدہ حکومت اسلام کے لیے مفید ہوئی یا مضر نتیجے اس سے
پیدا ہوے۔ اگر فائدہ رسان ثابت ہوئی تو شیعہ کا خیال جو اہلبیت کی طرف
ہی غلط قرار پائیگا اور سنیوں کو ڈگری مل جائے گی۔
سید سجاد حسین نے جن کی تحریروں کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں دلیل المتحیرین میں
جو کہ بجواب رسالہ خلافت شیخین۔ مؤلفہ مرزا حیرت دہلوی لکھی ہی چند نمبروں پر
بہت اختصار سے اُن مفاسد کو دکھایا ہی جو کہ خلافت ثلثہ سے جسم اسلام میں

فہرست اُن مفاسد کی جو خلافت ثلاثہ سے مرتب ہوئے

(۱) اگر بعد نبیؐ خاندان رسالت میں حکومت رہتی تو حضرت سیدہؑ مستغیثانہ حیثیت سے دروازہ عدالت پر دادخواہ نہ ہوتیں اور نہ حضرت امیرؑ و حسنینؑ کی گواہی بہ مقدمۂ فدک رد ہو کر عدم قبول شہادت کا خلیفہ اول پر اعتراض وارد ہوتا۔

(۲) حضرت ابو بکر کو بخلاف قرآن ورثاء انبیا سے سلب وراثت کرنے میں حدیث بنانے کی ضرورت نہ پڑتی۔

(۳) حضرت فاروق اعظم حسب روایات اہل سنت مندرجہ تشئید المطاعن سیدہؑ سے وثیقہ عطیہ ابو بکر لیکر چاک نہ کرتے۔

(۴) حسب تسلیم بخاری و مسلم جناب سیدہؑ شیخین پر غضبناک ہو کر ترک کلام نہ کرتیں

(۵) جناب سیدہؑ شیخین کے لیے یہ وصیت واقع نہ ہوتی کہ وہ میرے جنازہ پر نہ آئیں۔

(۶) حضرت امیر بوقت بیعت تخلیہ۔ جو کہ بقول اہل سنت ابو بکر صاحب کے ہاتھ پر کی تھی حضرت عمر کی صورت دیکھنا مکروہ نہ جانتے

(۷) حسب اندراج ۱۶۔ کتب اہل سنت مندرجہ تشئید المطاعن حضرت عمر دروازہ سیدہؑ آگ اور لکڑیاں نہ لیجاتے۔

(۸) حضرت ابو بکر اقالہ بیعت۔ (خلافت سے استعفاء) نکرتے۔

(۱۰) مالک بن نویرہ مرد مومن بہ الزام ردّت ناحق نہ قتل کیا جاتا۔

(۱۱) خالد ابن ولید زوجہ مالک مذکور سے زنا نہ کرتے۔

(۱۲) بوقت وفات خود حضرت ابوبکر بصد بیچینی دروازہ سیدہؑ پر آتش بازی کرنے سے محجوب و ندامت کش نہ ہوتے۔

(۱۳) حضرت عمر ابو لولو کی چھری سے زخم جگر نہ کھاتے۔

(۱۴) مجلس شوریٰ میں حضرت امیرؑ سیرت شیخین پر کاربند ہونے سے انکار نہ کرتے

(۱۵) پندرہ سولہ برس تک اسلامی دنیا صحیح قرآن سے خالی ہاتھ نہ رہتی۔

(۱۶) حضرت عثمان قرآن موجود کی ترتیب خلاف تنزیل نہ کرتے نہ ہزارہا قرآنون کو جلواتے۔

(۱۷) جلیل القدر اصحاب نبی مثل ابن مسعود و عمار یاسر دربار میں نہ پٹوائے جاتے۔

(۱۸) ابوذر غفاری مدینہ سے نہ نکلوائے جاتے۔

(۱۹) حضرت عثمان بہ الزام بدنظمی شہید نہ ہوتے اُنکی نعش پاک انبار ناپاک پر نہ پھینکی جاتی نہ اُن کے جسم شریف کا بعض حصہ کتون کے مقبرۂ معدہ میں دفن ہوتا۔

(۲۰) بہ اشتباہ شرکت قتل عثمان صدیقہ سفیان حضرت امیرؑ سے گرم پیکار ہو کر یادگار ستم و اسیف زمانہ ہوتیں

بزم ولی میں اپنی نظیر خود ہی نہ بنتیں۔

(۲۳) حضرت امیرؑ شہادت نہ پاتے۔

(۲۴) اسلام تِتّر بتّر ہو کر بہتّر حصّوں میں تقسیم نہ ہوتا۔

(۲۵) جناب امیرؑ کو نواصب شام بُرا نہ کہتے۔

(۲۶) امام حسن علیہ السلام کو حضرت امیر معاویہ زہر نہ دلواتے۔

(۲۷) امام حسین علیہ السلام شہادت نہ پاتے۔

(۲۸) نبی کی نواسیاں اسیر ہو کر دربار یزید میں نہ جاتیں۔

(۲۹) لشکر یزید کعبہ پر ڈھیلے نہ برساتا حرم محترم کا پردہ نہ جلایا جاتا۔
مسجد نبوی میں گھوڑے نہ بندھوائے جاتے۔

(۳۰) شیعہ سُنّیین کرام کی روح سے بدرشتی پیش نہ آتے۔

(۳۱) ایک مسلمان دوسرے کا دشمن نہ بنتا۔

(۳۲) مسلمانوں میں ناکثین و مارقین و قاسطین نہ ہوتے۔

(۳۳) اشاعت اسلام بزور تلوار نہ کی جاتی۔

(۳۴) خواجہ الطاف حسین صاحب حالی اسلام کا مرثیہ نہ لکھتے۔

(۳۵) سر سید مرحوم اتفاق اتفاق نہ پکارتے۔

(۳۶) محسن الملک و شمس العلماء مولوی نظیر احمد صاحب لکچروں میں بیش بہا
الفاظ سے اتحاد پر رغبت نہ دلاتے۔

(۳۷) خلیفہ بلافصل [illegible]

سے سنی بحکم گورنمنٹ نہ روکے جاتے۔

(۳۹) آیۂ مبارکہ ۔ انّما المشرکون نجس) مندرجہ سورۂ توبہ کو پس پشت ڈال کر سنی مشرکین کے جھوٹے کھانے پر مثل قحط زدگان مارواڑ نہ گرتے

(۴۰) سنی و شیعہ باوصف مسلمان ہونے کے باہمدگر ترک مناکحت نہ کرتے

(۴۱) مرزا حیرت دہلوی منکر شہادت امام حسین علیہ السلام عوام اہل سنت کی نظر میں مقتدر ہو کر دونوں ہاتھوں سے سنیوں کا روپیہ سمیٹ کر بالزام خیانت تین سال قید شدید جس میں قید تنہائی بھی شامل ہے مع ایک ہزار روپیہ جرمانہ کے سزایاب نہ ہوتے۔

جتنی باتیں آپکو دکھائی گئیں ایسے ہی معاملات مسلمانوں میں نزاعی ہیں اگر خاندان نبوت بعد نبیؐ حکمران ہوتا تو ان میں سے ایک بھی پیش آتی اہل اسلام میں وہی اتحاد رہتا جس کی نبی کریمؐ نے تعلیم دی تھی۔ مگر خلفا کی دراندازی نے انتظام میں خرابی پیدا کر کے اسلام کے بدن پر یہ ایسا گہرا زخم لگایا ہے جسکا مندمل ہونا ہالیے صاحب کے مرہم سے بھی ناممکن ہے۔ جملہ بیانات حقیر پر نظر فرما کر ایمانداری سے ارشاد فرمایئے کہ آپ جو فتوحات عمریہ سے گردن افراشتہ ہو کر ناز کناں ہو سکتے وہ کیسا بیجا خیال تھا۔

علما...

تھے اُس کی تائید وتشید پورے طور پر کی لیکن آج نتائج شجاعت اور تیس
نمبروں پر نظر کرنے سے معلوم ہوگیا کہ درحقیقت یہ لوگ دنیا کے بندے تھے
دین محمدی کو خراب و بدنام کر دیا جسقدر برائیاں اسلام میں ہوئیں سبکا اصل اصول
ان کی پر طمع رائے سے قائم ہوا آپنے باین توضیح وتشریح واقعات کو دکھایا
ہی۔ بخدا آجتک کسی مناظرہ کی کتاب مین نہ دیکھا تھا۔ یہ انصاف بھری تقریر
سنکر۔

محمد یوسف۔ حضرت اب تو پوری تسکین ہوگئی کوئی وہم باقی نہیں رہا
ٹھیلے منگوایئے شیعہ سرائے میں اسباب بھجوایئے۔

علمائے ثلاثہ۔ (دل ہی دل میں) خدا اس کو غارت کرے کس بُری
گھڑی سے مسلمان ہوا تھا۔ ہم کو مصیبت میں ڈال دیا۔ محمد زکی سے زیادہ اس کو
ترک مذہب پر اصرار ہی بار بار یہی کہہ رہا ہی چلو اُٹھو شیعہ محلہ میں آباد ہو
تو معلوم یہ کمبخت شیعہ ہو کر کیا ظلم کریگا بالآخر دانت پیسکر جوابدیا کہ۔
حضرت آپ تو ننگے بچے ہیں۔ جورو نہ ٹھور و بال نہ بچہ گھر نہ بار۔ لٹیا اُٹھائی
اور چلدیے۔ ہم کو سو طرح کے پس وپیش ہیں۔ والدین صاحب جائداد
ہیں اگر ترک ملت سے ناراض ہو کر ہمکو عاق کر دیا تو پھر کوئی ٹکے سوت
بکیگا۔ ایک شک اور رہگیا ہی اُسے بھی صاف کرلینے دو آپ نے تو بیڑا اُٹھالیے
یہ کہکر۔ محمد زکی سے۔

محمد یوسف - میر صاحب آپ کچھ جواب نہ دینا ان کی طول کلامی نے میرا ناک میں دم کر دیا ہی - کچھ نہ کچھ کہے ہی جاتے ہیں جتنی توجیہات پیدا کی تھیں وہ سب یکسر باطل ہوگئیں بحث کو بند کر دینا چاہیے امر حق آفتاب سے زیادہ روشن ہو گیا

محمد زکی - صاحب اِن کو نہ روکیے عقلا تو ایسی باتوں کو حرکت مذبوحی کہتے ہیں - گردن کٹا ہوا مرغ بال و پر مارنے تڑپنے سے زندہ نہیں ہوسکتا بالآخر ٹھنڈا ہی ہوجاتا ہی دریا کا ڈوبنے والا کنارے کی گھاس پر بایں خیال ہاتھ مارا کرتا ہی کہ شاید جان بچ جاے مگر آپنے کہیں دیکھا ہی کہ بحر عمیق گرا ہوا سالم نکلا ہو یہ صاحب تمام گاؤزوریاں دکھا چکلے چہار طرف سے راہ چارہ بند ہو گئی دم کٹے سانپ کی طرح ہر سوراخ میں سر چھپاتے ہیں شاید کسی روزن میں سما جائیں لیکن بندہ بہ خدا چھوڑنیوالا نہیں تہ زمیں سے نکال لینے کا ارادہ رکھتا ہی یہ کہکر مولوی صاحبان سے۔

ہاں صاحب جو پوچھنا ہو پوچھیے میں چاہتا ہوں کہ کھینچ کھانچ کر آپ کو بہشتی دروازہ تک لیجاؤں مگر آپ قدم بڑھاتے ہوے بچ نکلجاتے ہیں رسی تڑا کر جہنم کی طرف بھاگے جاتے ہیں روز بازپرس کا کچھ بھی خیال نہیں۔

تھوڑی سی جائداد کے لیے امر حق کو مٹانا چاہتے ہو اگر والدین اپنے ترکے سے محروم کر دیں گے فاتح باب رزق اور بند و بست کر دیگا جن کے واسطے ایسی جان کھپی کر رہے ہو آن کا سر رشتہ خداوندی میں کچھ بھی سوخ

که راه صواب ملجاوے ناچار طریقہ میں جو دم گذرتا ہی عذاب الیم دکھلانیوالا ہی

علماے ثلاثہ - بحث یہ پیش ہی کہ اسلام میں تہتروان فرقۂ ناجیہ کون ہی
ہر چند کہ اُس کے متعلقات سب طی ہو چکے کوئی خدشہ یا خرخشہ باقی نہیں رہا
مگر ہم ایک بات کی اور جانچ کرنا چاہتے ہیں اُس کے بعد مباحثہ ختم - پھر اگر
نبولیں تو گنہگار۔

یہ بتلایئے کہ اسلام میں قدامت سنیوں کو ہی یا شیعوں کو - جو فرقہ پہلا ہی وہ
صحیح ہی اور پچھلا غلط - کیونکہ یہ کسی طرح عقل قبول نہیں کرتی کہ اسلام کی ابتدا
غلط ہو پہلے صحیح اور سچے فرقہ سے کچھ کچھ اختلاف کرکے دیگر فرق بنتے تا اینکہ
باہم مختلف ہو ہو کر تہتر درجے تک ترقی کی - ابتداے زمانہ صحابہ کا تھا
وہ سب ایک طریقہ پر تھے اس مسلک کا جس نے شروع شروع میں
اتباع کیا وہ حق ہی باقی سب دوزخ کے ایندھن -

محمد زکی - آپکا یہ خیال کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں تمام اصحاب ایک طریقہ پر
تھے یہ ہی غلط ہی - میں انشاء اللہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں چار قسم کے لوگونکا
ہونا قرآن سے ثابت کرکے آپکو دکھلاے دیتا ہوں -

قسم اوّل میں وہ لوگ داخل تھے جو کہ خدا کو واحد اور آنحضرت کو نبی مان کر
محض بہ نظر مفاد آخرت صدق دل سے ایمان لاے تھے اور تاحیات بکمال
خلوص اُسپر قائم رہے

اسلام کو سچا سمجھا انھیں کو منافق بھی کہتے ہیں۔

قسم چہارم وہ کہ نفاق و ایمان دونوں صفت سے بے نصیب تھے کج فہمی و ہواے نفسانی سے اکثر لغزش میں پڑ جاتے تھے اچھے اور برے دونوں طرح کے عمل بجالاتے تھے۔

جملہ اقسام کے متعلق اگر تمام آیات نقل کروں تو بہت طوالت ہوگی۔ بنظر اختصار ہر قسم کے متعلق ایک ایک آیت پڑھے دیتا ہوں۔

آیت متعلق قسم اول اُن مسلمانوں سے متعلق جو کہ کامل الایمان تھے۔

خداے پاک سورۂ محمد میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہ یدخل الذین امنوا و عملوا الصّٰلحٰت جنّٰت تجری من تحتہا الانہار۔ جو لوگ کہ ایمان لاے اور عمل نیک کیے اللہ تعالیٰ اُن کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل فرمائیگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہوں گی

آیت متعلق قسم دوم کے اُن مسلمانوں سے جو کہ برغبت مسلمان ہوے مگر اُسپر قائم نہ رہے۔

اِنَّ الّذین ارتدّوا علیٰ ادبارہم من بعد ما تبیّن لہم الہدیٰ الشّیطٰن سوّل لہم و املیٰ لہم ذالک بانہم قالوا للذین کرہوا ما نزّل اللّٰہ سنطیعکم فی بعض الامر واللّٰہ یعلم اسرارہم فکیف اِذا توفتہم الملٰئکۃ یضربون وجوہہم و ادبارہم ذٰلک بانہم اتّبعوا ما اسخط اللّٰہ و کرہوا رضوانہ فاحبط اعمالہم۔

پھر گئے شیطان نے انکو دھوکھا دیکر اُمیدوں کی رسیوں کو دراز کر دیا
اور اُن کا پھر بیٹھنا اِس سبب سے ہی کہ جو لوگ قرآن کو ناپسند کرتے ہیں
یہ اُنسے کہا کرتے ہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمھاری صلاح پر چلینگے
اور اللہ اُن کے بھیدوں کو جانتا ہی پھر اُسوقت اُن کو کیسی گت بنیگی
جب فرشتہ اُن کی روحیں قبض کرتے اور اُن کے منھوں اور چوتڑوں پر مارتے جاتے ہونگے۔ اُن کی یہ نوبت اس لیے ہوگی کہ جو چیز خدا کو بُری لگتی ہی یہ اُسی رستہ پر چلے اور اُس کی خوشی نہ چاہی تو خدا نے بھی اُن کے اعمال محو اور حبط کر دیے۔

تنبیہ۔ اس آیت کے متعلق وہ احادیث مندرجہ بخاری و مسلم ہیں جن میں اصحاب رسول کا بجرم بدعت حوض کوثر پر گرفتار ہو کر آنا درج ہی۔

آیت قسم سوم کے مسلمانون سے متعلق جو کہ منافق تھے۔

سورہ بقر میں خدا فرماتا ہی۔ ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ہم بمؤمنین۔

ان لوگوں سے بعض ایسے ہیں جو منھ سے کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاے حالانکہ وہ ایمان نہین لاے۔

آیت قسم چہارم کے مسلمانون سے متعلق جو کہ اچھے اور بُرے دونون طرح کے کام کرتے تھے۔

کچھ اچھے اور کچھ برے)

بجز قسم اول ثلاثہ تین قسم کی آیات میں پورے حصہ دار تھے۔

یعنی آپ فرماتے تھے کہ حضرت کے زمانہ میں سب صحابہ ایک روش پر چلتے تھے قرآن کہہ رہا ہے کہ وہ مختلف راہوں کے چلنے والے تھے۔ اِن اقسام چہار گانہ سے جس نے جسکا اتباع کیا وہ اسی محال کا مترکب سمجھا گیا۔ بعد ازین میں آپکو شیعہ وسنی کی قدامت وجدت پر مطلع کرتا ہوں۔ بعنایت الٰہی معتمدین اہل سنت کے بیان سے دکھا دوں گا کہ شیعہ فرقۂ قدیم اور آنحضرت کے زمانہ سے ہے اور سنی معاویہ و یزید کے وقت میں وجود پذیر ہوے

شیعہ کے قدیم ہونے کا ثبوت کتب اہل سنت سے

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ میں لکھتے ہیں۔

باید دانست کہ شیعۂ اولیٰ فرقۂ سنیہ وتفضیلیہ اند در زمان سابق بہ شیعہ ملقب بودند وچون غلاۃ وروافض وزیدیان واسماعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند ومصدر قبائح وشرور اعتقادی وعملی گردیدند خوفًا عن التباس الحق بالباطل فرقۂ سنیہ وتفضیلیہ این لقب را بہ خود نپسندیدند وخود را بہ اہل سنت وجماعت ملقب کردند۔

اس بیان سے بالکل ظاہر ہوگیا کہ زمانۂ قدیم میں سب شیعہ کہلاتے تھے

سنیوں کے ... مشہور تھے۔ غالی اور زیدیہ

نام رکھ لیا - شاہ صاحب کی تسلیم سے ثابت ہو گیا کہ سنی نئے ہیں اور
شیعہ پرانے - نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آنحضرت کی وفات سے ڈیڑھ سو برس
کے بعد لفظ سنی تراشا گیا کیونکہ اسماعیلیہ وغیرہا کا گروہ تقریباً اتنی مدت
کے بعد قائم ہوا تھا مولوی رشید الدین شاگرد شاہ صاحب بجواب
سیف ناصری فرماتے ہیں -
مائیم شیعۂ اولیٰ واحادیث کہ در فضل شیعہ وارد اند مورد آن ما ہستیم
نہ روافض - و ہر گاہ کہ روافض این نام را بکذب و زور بر خود بربستند
و در ایشاں مشہور شدہ اطلاق آنرا بر خود مکروہ داشتیم و بہ لقب اہل
سنت والجماعت ملقب شدیم -
اُستاد و شاگرد دونوں کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ پہلے سب
سنیون کے بزرگ شیعہ تھے - نیز شیعہ ایسا مقبول فرقہ ہی کہ اُس کی تعریف
مین احادیث وارد ہوئی ہیں چونکہ فضیلت شیعہ مین ورود احادیث
ہوا ہی لہذا سمجھا گیا کہ یہ گروہ مقدس ہی اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں
موجود تھا - کیونکہ حضور نے حضرت امیرؑ سے فرمایا ہی کہ یا علی تم اور تمھارے
شیعہ رستگاری پانے والے ہو - بحمداللہ بقول علمائے معتمدین
اہل سنت شیعہ کا قدیم اور سنیون کا بہ ترک تشیع جدید ہونا ثابت
ہو گیا - نیز یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جبدن سنیوں نے مذہب شیعہ سے

ہیں نے اپنی تقریر میں بیان کیا تھا کہ سنی معاویہ و یزید کے زمانہ سے لقب اہل سنت والجماعت پکارے گئے ہیں اب اُسکو بعنوان دیگر عرض کرتا ہوں

سنیوں کے بعہد معاویہ و یزید وجود پذیر ہونیکا ثبوت کتب اہل سنت سے

شاہ صاحب و رشید الدین صاحب کے بیان سے تین باتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اول پہلے سب سنیوں کے بزرگوں کا شیعہ ہونا۔

دوم فضیلت شیعہ میں احادیث کا ورود۔

سوم۔ زیدیہ و اسماعیلیہ کے زمانے میں سنیت کا وقوع۔

نمبر ایک و دو کے بیان میں شاہ صاحب اور اُن کے شاگرد صحیح القول ہیں۔ اور نمبر ۳ کے دعوے میں بالکل غلط گو۔ زیدیہ و اسماعیلیہ کے زمانہ کا یہ واقعہ نہیں ہی کہ شیعہ مذہب چھوڑ کر خلعت سنیت سے آراستہ ہوئے ہوں یہ سنیت کی دستار فضیلت حضرت معاویہ اور اُن کے پسر رشید یزید کے زمانہ میں باندھی گئی تھی۔ شاہ صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے حجاب معلوم ہوا کہ موجد مذہب اہل سنت یزید اور اس کے پدر بزرگوار ہیں لہذا بخلاف علمائے قدیم زیدیہ و اسماعیلیہ کا زمانہ بتاکر لوگوں کو دھوکا دیدیا۔ در حقیقت سنی صاحب یادگار جناب معاویہ ہیں۔ اسی جہت سے

گران گذرا۔ کیونکہ بقول شاہ عبدالحق محدث دہلوی مندرجہ مدارج النبوۃ

وہ معظمہ حضرت امیرؑ سے طبیعت میں رنجش اور ثقالت رکھتی تھیں۔

حضرت عثمان کا جامۂ خون آلود بغل میں لیکر تمام حجاز میں کہہ پھریں کہ

مسلمانوں علیؑ نے ناحق خلیفہ کو قتل کرا کے اُن کی بی بی کو رنڈسالہ پہنا دیا

تم میری مدد کرو اور آمادۂ قصاص ہو طلحہ و زُبیر جو کہ حکومت کوفہ و

بصرہ کی نہ ملنے سے حضرت امیرؑ کے خلافت کو ناپسند کرتے تھے بی بی

صاحبہ کے مشیر کار و طرفدار بن گئے انجام کار لشکر گران ہمراہ رکاب لیکر

میدان جنگ میں آکودیں اور خوب خوب شان مجاہدانہ دکھلائی۔

محترمہ کے جنگی خیالات نے عرب کی ریتیلی زمین کو مسلمانوں کے خون

سے رشک میدان منے بنا دیا۔ جناب عائشہ کے سوز دروونی اور

عداوت باطنی کو ایک مسیحی مورخ نے خوب بیان کیا ہی۔ مورخ

موصوف کا نام امین بن ابراہیم شمیل ہی۔ وہ اپنی مصنفہ تاریخ میں

جوکہ اسکندریہ کے مطبع میں چھپی ہی اور جسکا نام (دوانی) ہی جلد اول

صفحہ (۳۴) مین جو عربی عبارت لکھی ہی اُسکا لفظی ترجمہ یہ ہی۔

پھر طلحہ و زبیر نے علیؑ کی ضد میں تخریب شروع کی دونوں مکہ میں پہنچے

پھر بصرہ مین آئے اور علیؑ سے بغاوت و سرکشی کرکے عراق پر مسلط

فتوے دینے والے ہوتی تھیں چونکہ ام المومنین تھیں اس لیے مخالفین علی ان کے
جھنڈے کے نیچے سرفروش و جانبازی ہو گئے۔ بعض علماء نے لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص
یہ دریافت کرنا چاہیے کہ انسان کس حد تک اپنے مخالف سے انتقام لینے میں
سعی کر سکتا ہی تو اُس کو لازم ہی کہ عورت کے دل کو ٹٹولے کیونکہ عورت سے زیادہ
کینہ جو اور اپنے مخالف کا برباد کرنے والا دوسرا النفس نہیں ہو سکتا۔

مورخ موصوف کی تحریر سے ہر اہل عقل اندازہ کر سکتا ہی کہ اُسنے مخالفت
عائشہ صاحبہ کو کہاں تک قیاس کر کے یہ فقرہ لکھا ہی۔ فی الواقع اس ذی عزت
بی بی نے اپنے انتقامی مادہ کو حد غایت کو پہونچا دیا اور جس درجہ تک اپنے دشمن
کو تنگ کرنا چاہیے علی کے ساتھ وہیں تک معرکہ پردازی کی ان لڑائیوں کا بالآخر
یہ نتیجہ ہوا کہ آتش حرب کی چنگاری اوڑ کر اُس بجلی کی بارود میں جا پڑی جس کو
میگزین شام میں اسی دن کے واسطے حضرت عمر نے جمع کیا تھا۔ امیر معاویہ
و حضرت علی سے جو لڑائیاں ہوئیں اُس سے یقیناً آپ بھی خبردار ہو گئے
نتیجہ یہ ہوا کہ خوش قسمتی سے امیر موصوف سنہ ۴۱ھ میں ملک عرب کے مستقل بادشاہ
ہو گئے چونکہ زمانے میں اُن کا کوئی مخالف نہ رہا اور اُسوقت کے وہ سب مسلمان
جو کہ علی سے مخالفت رکھتے تھے اُن کے خلافت پر مجتمع ہو گئے لہذا اُس
سال میمنت اشتمال کا نام (عام الجماعۃ) رکھا گیا۔ امیر موصوف نے شیعیان
علی کے جہنمی اور اپنے تابعین کے جنتی ثابت کرنے کے لیے اس حدیث کی جس میں

وہی الجماعة) یعنے رستگاری پانیوالا گروہ اہل جماعت کا ہی۔ صحیح ابو داؤد
پورا مضمون نقل ہوا ہی اس جگہ بنظر اختصار صرف۔ یہی فقرہ عرض کیا گیا۔
آپ کو لیے جنتی ہونے پر ناز تھا دیکھو ہم نے اُسکا کیسا پتہ لگا دیا۔ معاویہ صاحب
نے آپ کو یہ خلعت برات و رستگاری عنایت فرمایا ہی اور شیعیان علی کو
تسلیم رشید الدین آنحضرت نے اب آپکو اختیار ہی اس اچکن کو جو کہ امیر معاویہ
کتر بیونت کر کے آپ کو عنایت کی ہی زیب بدن رکھیے یا کہ اس عبا و قبا کو
پہنیے جو کہ عطیۂ نبوی ہی۔ پہلے آپکا گروہ شیعۂ عثمانی کہلاتا تھا جو لوگ کہ
طالب خون عثمان ہو کر حضرت سے برسر مخاصمت تھے وہ اسی لقب سے
پکارے جاتے تھے۔ علامۂ مسعودی کتاب مروج الذہب میں اُن لوگوں کی
نسبت جنھوں نے حضرت علیؑ کی بیعت سے کراہت بلکہ کنارہ کشی کی لکھتے ہیں۔
وقعد عن بیعتہ جماعت عثمانیہ ولم یروا الا الخروج منہم سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ بن
ابن اثیر اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو کہ جب عمرو نے محمد بن ابی بکر والی مصر
پر حملہ کیا ان لفظوں میں لکھتے ہیں۔
سار عمرو فنزل ادانی ارض مصر فاجتمعت الیہ العثمانیہ) جبکہ خون عثمان کا مقدمہ
بعدم ثبوت داخل دفتر ہو گیا اور اب معاویہ مملکت اسلام کے مالک بنے اور
سب شیعیان عثمان نے بلا اختلاف اُنکو حاکم مان لیا اُسوقت اہل جماعت
کہے گئے ... تاریخ طبری و تاریخ ابن جوزی و خطط مقریزی میں بھی لفظ

ضرت ممدوح نے جو غنیۃ الطالبین تالیف فرمائی ہی اُسکا ملا عبدالحکیم نے فارسی میں
رجمہ کیا ہی امیر معاویہ کی صحت خلافت پر پیر صاحب نے خوب خوب گلریزیاں
کی ہیں اُن کو چھوڑ کر اس بحث طلب کا ذکر کرتا ہوں ترجمہ میں لکھا ہی کہ جس وقت
امام حسن و امیر معاویہ کے باہم فیصلہ ہوگیا اور معاویہ بالاستقلال مالک ہو گئے
پس نامیدہ شدہ سال آن عقد سال جماعت - یعنے اُس برس کا نام سال جماعت
رکھا گیا اسوقت تک سنیوں نے تین رنگ بدلے اول محمدی کہلائے -
پس ازان شیعۂ عثمانی اُس کے بعد معاویہ شاہی ہوکر اہل جماعت کہے گئے -
تک طریقہ معاویہ پر چلے جاتے ہین - علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ۴۱ھ کو
(سنۃ جماعت) کہا ہی یعنے مسلمانوں کے یکجا ہونے کا سن کثرت استعمال سے سنِ
جماعت کا سنت والجماعت ہوگیا - شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جو فارسی میں
شرح مشکوٰۃ لکھی ہی اُس میں تحریر ہی - کہ لقب اہل سنت والجماعت حادث است
یعنے یہ جملہ نیا ہی پُرانا نہیں - بعض علما نے یہ بھی لکھا ہی کہ سنہ ۶۱ھ میں جب امام حسینؑ
شہید ہوے تو یزید نے جماعت پر سنت اضافہ کرکے اس مذہب کا نام اہل
سنت والجماعت قرار دیا - ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں - کہ امام ابوالحسن
اشعری نے اس لقب کو ترکیب دیکر اپنایا اور اپنے مقلدوں کا نام اہل سنت والجماعت
رکھا عبدالحق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن اشعری امام و رئیس اہل جماعت
است یہ بتا دینا ضروری ہی کہ امام موصوف موجد اہل سنت کس زمانہ میں

ہوا- وہ صدی تذکرہ میں ایک پورے جملے کے اندر سما گیا چونکہ گھر کی بات سے گھر والے خوب واقف ہوا کرتے ہیں لہذا ضرور ہی کہ آپ اپنے مذہبی امور سے پوری واقفیت رکھتے ہوں گے یہ بات بتلائیے کہ لفظ اہل سنت کے اضافہ کرنے کا کیا سبب ہوا-

علمائے ثلاثہ - ہم لوگ سنت نبوی کے قائل ہیں اسواسطے امام ابوالحسن اشعری نے اینظر اظہار عزت مذہب اس جملہ کو شامل کر دیا ہے-

محمد زکی - کلیہ قاعدہ ہی کہ ہر مذہب والا خصوصیت سے اپنی ملت میں اس بات کو سمجھا کرتا ہی جو کہ دیگر مذاہب میں نہ ہو آپ بیان فرمائیں کہ فلاں فرقہ اسلام یا یہ کہ سنیوں کا مدمقابل فرقہ شیعہ منکر سنن و مستحبات ہی کسی کتاب کا نام بتلائیے جسمیں منجانب شیعہ انکار از سنت نبوی ہوا ہو-

علمائے ثلاثہ - ہمنے اکثر شیعہ کی کتب فقہ دیکھی ہیں یا ہر جگہ فرائض کے ساتھ سنت کا ذکر ہی نماز میں چند ارکان واجب ہیں اور چند سنت- اعمال مسنونہ کی بجا آوری پر تاکید بھی بشدت وارد ہوئی ہی بلکہ انکو حافظ فرائض قرار دیا ہی ہم جھوٹ کیوں کر کہدیویں کہ شیعہ کو آنحضرت کی سنت سے انکار ہی

محمد زکی - جبکہ ہم اور آپ دونوں گروہ سنت نبوی کے ماننے والے ہیں تو حقوق مشترکہ میں آپ تنہا حصہ دار کیونکر ہو سکتے ہیں اگر ہم منکر ہوتے تو یہ اختصاص جائز تھا اگر سنی اسی کو کہتے ہیں جو کہ تابع سنت نبوی ہو تو

علماے ثلاثہ - نہ معلوم یہ کیا غلطی ہوگئی کہ حقوق مشترکہ میں ہمارے علماے
قدیم نے تنہا مالک ہونے کا ادعا کیا آپ بفضلہ اسم بامسمے نہایت ذکی الطبع
شخص ہیں بتلائیے تو سہی یہ فاش غلطی کیوں ہوئی۔

محمد زکی - سنیے حضرت یہ صرف آپ کے علما کا دھوکا ہی کہ بنظر مردم فریبی
اپنے فرقہ کو متابعت سنت آنحضرتؐ سے منسوب کیا ہی اگر آپ کے مرشدان
طریقت حضرات خلفاے ثلاثہ تابع احکام نبی ہوتے تو آپ بھی ہو سکتے تھے۔
حدیث ثقلین کی بحث میں اُنکا عدم اتباع پورے طور پر ظاہر ہو چکا ہی۔
مین آپ کو اُس سنت کا پتہ دیتا ہون جسپر آپ کا فرقہ فریفتہ و دلدادہ ہی اور وہ
ہی سنت اُنکے مذہب کی بنیاد ہی در اصل آپکا گروہ عامل بہ سنت شیخین ہی چنانچہ انکے متعلق حدیث شریف بھی کہی گئی ہی
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ یعنے آنحضرتؐ نے فرمایا ای لوگو تم میری اور خلفاے راشدین
کی سنت پر عمل کرنا لازم ہی شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں تحریر فرمایا ہے کہ
(خلفاء راشدین) صرف حضرت ابوبکر و عمر تھے اور علیؑ کا شمار اہل رشاد میں
نہیں ہے نہ مذہب اہل سنت کو اُن سے علاقہ ہی اسکی تفصیلی بحث ہو چکی ہی۔
میں آپکو اپنی گذشتہ تقریر یاد دلاتا ہون کہ سنت شیخین حضرت امیرؑ کے نزدیک
ایسی ناپسندیدہ تھی کہ بعد قتل عمر انتخاب خلافت کے لیے جو کمیٹی قائم ہوئی تھی
اُس میں حضرت نے صاف انکار کر دیا تھا کہ میں بشرط متابعت سیرت شیخین عہدہ

یقین سے چسپاں رہے پھر وہی فرقہ بعد معاویہ جماعت سے نامزد ہوا۔
امام ابوالحسن اشعری نے تیسری صدی میں اُسپر لفظ سنت اضافہ کر دیا۔
اسیواسطے آپکا گروہ اشعریہ کہا جاتا ہی۔ الحاصل کوئی قول ایسا نہین کہ جس سے
سوائے جدت آپکی قدامت حاصل ہوتی ہو۔

انصاف فرمایئے کہ حقیر نے کیسی صاف اور سیدھی تقریر سے اپنے مذہب کا
قدیم اور ممدوح ہونا اور آپ کے طریقہ کا جدید اور مذموم ہونا ثابت کر دیا
جناب کا یہ آخری حربہ ایسا بیکار کیا گیا کہ آیندہ کوئی اُسپر بھروسہ نہ کرے گا
اب کیا ارشاد ہوتا ہی اگر کچھ ہوس باقی ہو تو اور پوچھ لیجیے ورنہ خانہ سنیت
پھونک پھانک کر بندہ کے ساتھ چلیے۔

علمائے ثلاثہ۔ آپ نے ہمارے جملہ شکوک کو ایسی شایستہ تقریر سے
دفع کیا ہی کہ جس کی داد سے زبان قاصر ہی۔ پہلے ہمکو بہت کچھ جنبۂ مذہب تھا
مگر آپ کی گفتگو نے اُس کی تمام قوت طبیعت سے اُٹھا دی۔ ہم بہ طیب
خاطر شیعہ ہونے کے لیے تیار ہو گئے خدا مسٹر جوزف کو جزائے خیر دے
جن کے وجہ سے یہ راز سربستہ کھل گیا اور آپکو بہشت خدا کے رسول جو ہما
ہدایت کا صلہ ملیگا اُس کا اندازہ کون کر سکتا ہی۔ اللہ آپ کو زندۂ وسالم
رکھے اور ناصران دین محمدی میں آپ شمار کیے جائیں۔ واقعی بات یہ ہی
کہ ہر الجھی ہوئی بات کو جناب نے ایسا سلجھایا ہی کہ بیان نہین ہو سکتا سوائے

دو باتوں سے ہمکو زیادہ نفرت ہے ایک شراب پینے والے کے

اور دوسرے جناب سیدہ علیہ السّلام کے گھر پر آگ لیجانے سے رسولخدا

ایسے شخص کیطرف کبھی نظر توجہ مبذول نہ فرمائیں گے۔ جس نے اُن کی پیاری

اکلوتی بیٹی کا دل دکھایا ہو جلد ارکان مذہب امامیہ تعلیم کیجیے جو دم اِس

طریقہ ناجائز پر گذرتا ہی وہ گناہ سے بھرا ہوا ہی۔ فرجام کار محمد زکی صاحب

محمد یوسف صاحب و ہر سہ علماے و دیگر طلاب موجودہ موقع کو قبلہ رو

بٹھا کر اول کلمہ پڑھایا ازاں بعد چہاردہ معصومین علیہم الصلواۃ والسّلام کے

اسماے گرامی اُن کی زبان سے کہلواے۔

ائمہ کے دوستوں سے تولّا اور اُن دشمنوں سے تبرّا (بیزاری)

کرنے کی تعلیم دی

جناب مولانا مولوی امجد حسین صاحب مجتہد العصر نے نماز ظہرین پڑھائی اُسیوقت ایک مجلس مولود شریف قائم ہوئی۔ جناب مولوی ہدایت حسین صاحب نے حالات ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واقعات معراج کو اس خوبی سے پڑھا کہ چہار جانب سے صدائے تحسین ونعرۂ صلوات بلند ہوئے پھر واقعات کربلا کو بیان فرمایا ایسی رقت ہوئی کہ مولانا صاحب زیر منبر آگئے مگر سامعین کو خبر نہ ہوئی بعد ختم مجلس مرزا الہ دین نے وہ مسودہ پیش کیا جو کہ دوران مباحثہ ہیں وہ لکھتے گئے تھے۔

مجتہد صاحب موجود الوقت نے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب یہ تمام واقعہ مجلس کو آپ قید قلم میں لائے ہیں بآواز بلند سنائیے اور جملہ حضرات سے تصدیق و دستخط کرائیے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

العبد مولوی سلامت اللہ	العبد مولوی فصیح اللہ	العبد حافظ رحمت اللہ
العبد سید محمود زکی	گواہ شد مولوی امجد حسین مجتہد شیعہ	گواہ شد مولوی ہدایت حسین واعظ

متکلمین ہند جناب مولوی میر سجاد حسین صاحب مدظلہ کی خداداد طبیعت اور زور قلم کا نتیجہ ہی۔ کلام مین انتہا درجہ کی متانت اور شائستگی ہی اور خاص خاص مقامات پر بیساختہ شوخی سونے مین سہاگہ کا کام دیتی ہی۔ کتب مناظرہ میں اس قابل قدر اضافہ نے اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو قوم پر ایک قسم کا احسان کیا ہی مرزا حیرت دہلوی کو اپنی خلافت شیخین پر بڑا ناز تھا۔ مگر اب اُنکے کانون تک یہ آواز ضرور پہنچی ہے۔ اے ترکِ من مناز کہ ترکی تمام شد۔

ایک ایک فقرہ کا جواب اس خوبی سے دیا ہی کہ ناظرین پھڑک پھڑک جائینگے۔ اکثر مناظرہ کی کتابین خشک ہوتی ہیں۔ جہان دس پانچ صفحے پڑھے اور کتاب اوٹھا کر رکھدی یہ لطف ہم نے اسی کتاب مین دیکھا ہی کہ ایک دفعہ پڑھنا شروع کیجئے پھر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہمارا ذمہ ضخامت ۴۳۶ صفحہ۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا چکنا کاغذ۔ قیمت صرف ایک روپیہ

منشی سید سجاد حسین صاحب مناظر لاثانی کی بالکل نئی اور اچھوتی تصانیف

شرح کنز مکتوم فی بحث عقد ام کلثوم

اصلی اور نقلی دونون پہلوؤن سے ثابت کیا گیا ہی کہ حضرت عمر کا عقد جناب ام کلثومؑ سے جو بیان کیا جاتا ہے بالکل لغو ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحہ قیمت فی جلد ۸؍

جام جہان نما

خلفائے ثلثہ کے متعلق ۱۲۱ مطاعن قائم کرکے انکا ثبوت حضرات اہل سنت کی مشہور کتب سے بحوالہ صفحہ و سطر دیا گیا ہی۔ ضخامت ۱۷۲ صفحہ قیمت فی جلد ۸؍

آفتاب خلافت

جناب امیر المومنینؑ کی امامت بنص قرآن مجید ثابت کی گئی ہی ضخامت ۸۰ صفحہ قیمت فی جلد ۴؍

المشتہر

بزبان اُردو روزمرّہ مطابق روایات اہلبیت علیہم السلام

یہ ترجمہ علامہ دوران فصیح البیان دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی
حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی دام ظلہ العالی کا ہی - ہر ہر صفحہ پر اُسکے متعلق تفسیری نوٹ ہیں
جو نوٹ کسی صفحہ پر پورے نہیں آ سکے اُسکا صرف خلاصہ درج ہوا ہی اور تفصیل ضمیمہ میں لکھی جائے گی
لیکن یہ نہیں ہوا کہ ایک صفحہ کے نوٹ دوسرے اور تیسرے صفحہ کے حواشی پر چلے جائیں اور متلاشی کو
وقت و تکلیف اُٹھانی پڑے - بعد تیاری قرآن مجید تخمیناً ۵ جزو کا ایک دیباچہ چھاپا جائے گا
جسکے بارہ یا چودہ مقدمات ہونگے - تلاوت قرآن مجید کے فضائل رموز اوقاف تعداد آیات ترتیب
نزول و ترتیب موجودہ کے اختلافات اور آیات کے ناسخ و منسوخ - محکم - متشابہ - خاص و عام وغیرہ کل
امور سے مختصراً بحث کیجائے گی - کچھ تھوڑا سا ذکر علم تجوید کا بھی ہوگا اور قاریوں کے اختلاف کا بھی آخر کا
ضمیمہ غالباً ۵ یا ۶ جزسے کم نہو گا ہر پارہ (۳۲) صفحوں پر ختم ہی احتیاطاً مجتہد العصر والزمان کی نظر سے بھی
گذرانا جاتا ہی اور صحت کے اہتمام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا - اندرین صورت ہزار پانسو کی
تعداد سے چھپوانے میں چونکہ مصارف بہت زیادہ ہوتے اور شیعوں میں بامحاورہ اور انکے آئمہ کی احادیث
و روایات کے بموجب ترجمہ ناپید ہونے سے جو سخت ضرورت عقلا کے نزدیک محسوس ہو رہی تھی
اسکو مدنظر رکھکر کئی ہزار یکلخت طبع کرایا جاتا ہی تاکہ ہم بار بار کی محنت اور شائقین انتظار طبع ثانی کی
وقت سے بچیں - چھ پارے تیار ہو چکے ہیں اور قوم کی مختلف حالتوں کے لحاظ سے صرف تین قسم
کے کاغذ پر طبع ہوا ہی - بلحاظ کاغذ ہدیہ ۸ / ۶ / ۴ / فی پارہ مع خرچہ ڈاک وغیرہ مقرر ہے - اب ناظرین سے
امید ہی کہ بغور ملاحظہ ہذا نہ فقط خود ہی خریدار نہیں بلکہ اپنے احباب اعزا و اقربا سبکو ترغیب دیکر کوشش کریں کہ جلد
از جلد یہ قرآن ختم ہو جائے - پتہ اسم گرامی - قسم ہدیہ وغیرہ صاف صاف تحریر فرمائیں کہ تعمیل میں دقت نہو

937
400
37

Hami Ham
319
730
800 A
987
29 222
891 2870
277 20

386 1
386
30

86
319 729

اعلان

حق تصنیف اس کتاب کا

محفوظ ہے کوئی صاحب بقصد طبع نہ فرمائیں بلکہ

جسقدر نسخے مطلوب ہوں مندرجۂ ذیل پتہ سے

طلب فرمائیں

حکیم سید علی عباد صاحب قبیس پوسٹ آفس رنگی پور

ضلع غازی پور

یا

مولوی سید علی صاحب

مدرسہ کہنہ

رامپور اسٹیٹ